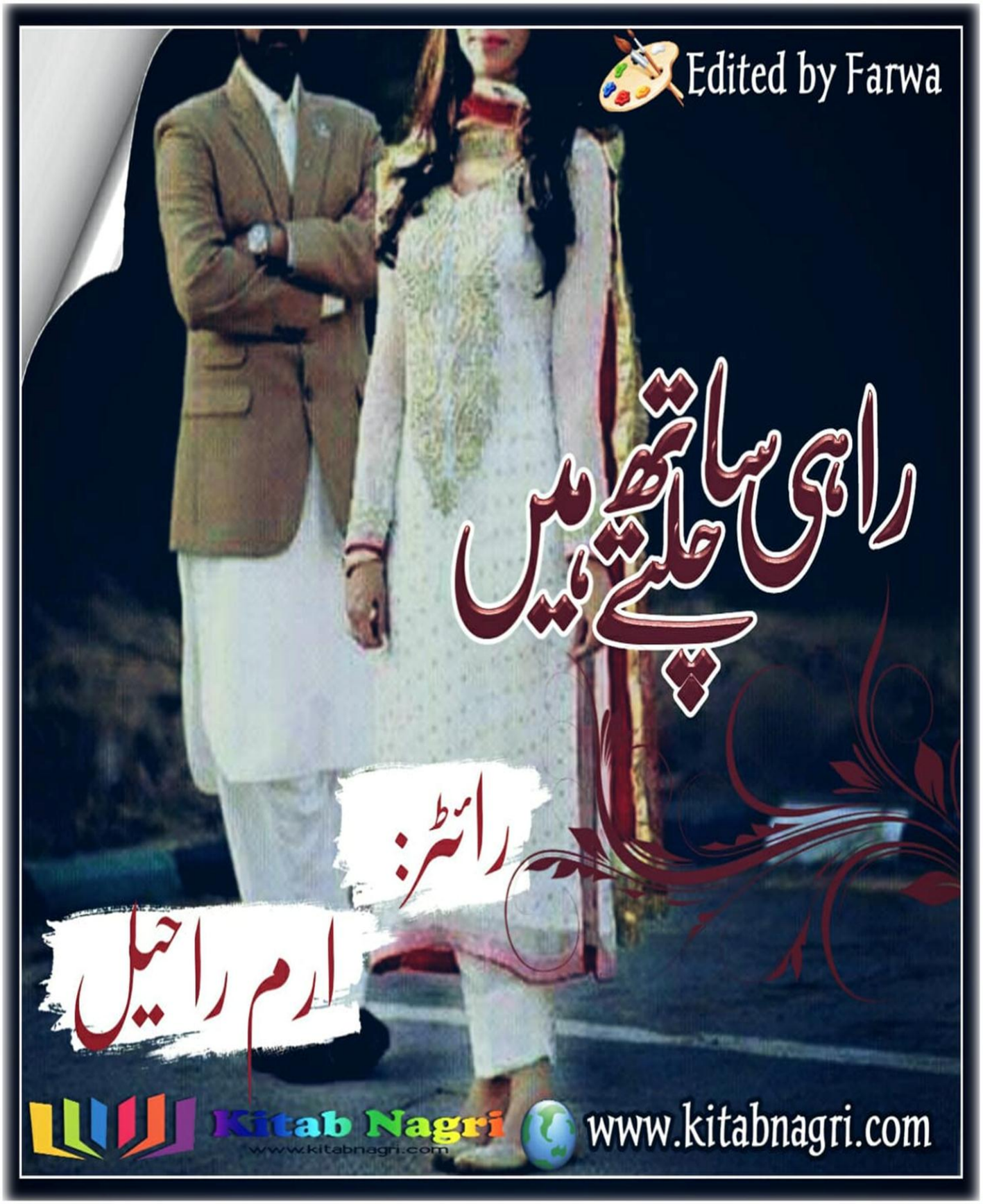
Edited by Farwa
راہی ساتھ چلتے ہیں
رائٹر:
ارم راحیل
Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

راہی ساتھ چلتے ہیں

از ارم راحیل

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مغرب کی نماز پڑھ کر ابھی جائے نماز اٹھائی ہی تھی کہ دروازہ کھٹکا اور ساتھ ہی اقراء کا چہرہ نظر آیا

آپی آپ کو بابا بلا رہے ہیں..."روشنی جو جائے نماز رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو چکی تھی پیغام سنا۔

"آ رہی ہوں"

کہا اور ڈوپٹہ جو نماز کے لیے لپیٹا تھا کھول کر سر پر لے لیا۔

اقراء اس کا جواب سن کر جا چکی تھی۔وہ بھی دروازے کی طرف بڑھی۔

بابا اپنے کمرے میں تھے۔دروازہ کھلا تھا اور وہ کوئی کتاب کھول کر بیٹھے تھے۔وہ اندر گئی اور سلام کیا صبح کے بعد اب ملاقات ہو رہی تھی۔تو انھوں نے کتاب بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

وعلیکم السلام..... آؤ بیٹھو بیٹا...."" بابا نے کہا تو وہ پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔تو وہ بنا کسی تمہید کے بولے۔

"روشنی بیٹا... تم جانتی ہو کہ تمہاری بڑی پھپھو آئی تھیں کچھ دن پہلے....."۔وہ چونکی۔اسے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ بابا نے یہ بات کرنے کے لیے بلایا ہو گا۔

"جی بابا" اس نے جواب دیا۔بابا اس سے یہ بات کریں گے اس نے سوچا نہیں تھا۔ورنہ وہ سوال جواب کے لیے خود کو تیار کر چکی ہوتی۔امی سے تو اس نے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ نہیں کرنی شادی۔اور کسی نے یہ ذکر دوبارہ نہیں کیا تو اس نے سوچا امی کو کہہ دیا ہے تو امی نے بابا کو بھی بتا دیا ہو گا اور بات ختم ہو گئی تو وہ بھی مطمئین ہو گئی۔لیکن لگتا تھا کہ بات ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہاری امی نے بتایا ہو گا کہ کس سلسلے میں وہ یہاں آئی تھیں۔" بابا نے پوچھا۔

"جی..." اس نے بس اتنا ہی کہا اور خاموش ہو گئی سر جھکا ہونے کی وجہ سے بابا اس کے تاثرات نہ دیکھ سکے اور نہ ہی لہجے سے کچھ اندازہ کر سکے۔

"بیٹا تمہاری کی کیا رائے ہے اس بارے میں.....تم نے کیا سوچا ہے؟" بابا نے اس سے دوٹوک بات کی۔

"بابا۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے امی کو کہہ دیا تھا کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔" روشنی نے بھی سوچا کہ اب دوٹوک بات کرلی جائے۔تو چہرہ اُٹھائے بغیر کہا۔

انوار صاحب نے نرمی سے اسے دیکھا۔

"کیوں بیٹا۔۔"

"بابا۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر اٹھا کر اتنا ہی بولی اور چپ ہو گئی۔

لیکن بابا اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب کے منتظر تھے۔

"کیا ضروی ہے شادی کرنا۔۔" وہ ناراض لہجے میں بولی۔

"ہوں ضروری ہے۔۔" اس کے برعکس وہ نرمی سے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن میں خود کو.....میں خود کو.....اس کے لیے راضی نہیں کر پاؤں گی.....اب بہت۔۔۔۔۔بہت مشکل لگتا ہے میں آپ کو نہیں سمجھا سکتی لیکن شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔ "

اس نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی آخر میں لہجہ نم ہو گیا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے سمجھائے بابا کو۔بابا نے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اپنی جگہ سے اٹھے اس کے ساتھ جا کر بیٹھے اور اس کو گلے سے لگایا۔۔۔

"بیٹا زندگی میں بہت سے اتار چڑھاؤ آتے ہیں کے ان اتار چڑھاؤ کے بعد انسان کے اندر اتنی توڑ پھوڑ ہو جاتی ہے کہ کبھی کبھی اس میں کھڑا ہونے کی سکت بھی نہیں رہتی لیکن اللہ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ امید کی کوئی چھوٹی سی کرن اس انسان کو پھر سے زندگی کی طرف لے آتی ہے یہ وہ یقین ہوتا ہے جو ایک انسان کو اتنے اتار چڑھاؤ کہ بعد ہوتا ہے کہ اللہ نے اس کے لیے کچھ تو رکھا ہے وہ کچھ کیا ہے انسان نہیں جانتا لیکن وقت آنے پر سب بھید کھل جاتے ہیں تو بیٹا میں یہی کہوں گا اپنے اللہ پر یقین رکھو انشاءاللہ سب اچھا ہو گا"

انوار صاحب اپنے مخصوص نرم اور دھیمے لہجے میں بولے۔۔۔وہ جیسے اس کو آمادہ کرنا چاہتے تھے۔اور یہی روشنی ٹھٹھکی۔

"لیکن بابا شادی ضروری ہے کیا۔۔۔۔میں یوں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ اب۔۔۔۔"

روشی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اپنی بات بابا کو کن الفاظ میں سمجھائے اس لئے جملہ بھی پورا نہ کر سکی۔اور بے بسی سے ان کو دیکھا۔۔۔

انھوں نے اس کی بے بسی محسوس کی تھی۔وہ بہت کچھ کہنا تو چاہتے تھے۔لیکن کہا تو صرف اتنا۔

"اللہ پر یقین رکھو جو بھی ہو گا انشاءاللہ اچھا ہو گا"

انوار صاحب نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما اور پیشانی پر بوسہ لیا۔

روشنی جانتی تھی کہ بابا اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔روشنی نے بوسے کی شدت کو آنکھیں بند کر کے محسوس کیا۔اور دل مسوس کر کے رہ گئی وہ چاہ کر بھی بابا کو اپنی بات نہیں سمجھا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھا بھی دی تھی تو بابا خود سمجھنا نہیں چاہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہ چاہ کر بھی ان کی بات رد نہیں کر سکتی تھی۔لیکن وہ کیسے بتائے سب کو کہ جو وسوسے خدشے اسے چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں۔وہ اسے صرف وہم نہیں لگتے تھے۔اُسے لگ رہا تھا کہ یہ فیصلہ بھی اور فیصلوں کی طرح غلط ہو گا۔وہ خدشے اسے مطمئین ہونے نہیں دے رہے۔ہوتا ہے نا کہ آپ کا دل و دماغ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے آپ کو کلک دیتا ہے کہ یہ اچھا ہو گا یا برا۔کبھی کبھی یہ خدشے غلط بھی نکل آتے ہیں اور سب اچھا بھی ہو جاتا ہے لیکن اسے پتہ نہیں کیوں

لگ رہا تھا اس میں کچھ اچھا نہیں ہونا تھا۔ اسے تو نہیں لگ رہا تھا کہ اس شادی سے وہ خوش رہے گی۔ کیسے رہے گی اتنا آسان ہوتا ہے کیا۔۔۔۔۔ اور جو سب آسان سمجھ رہے تھے اس کے لیے آسان بلکل بھی نہیں تھا۔۔

****

صبح ناشتے کا وقت تھا زاہدہ بیگم نے بنا شکر کے چائے کا کپ تھاما ہوا تھا وہ سپ لیتیں اور غیر مرئی نکتے پر نگاہیں جمائے سوچ میں گم ہو جاتیں۔ سکندر صاحب کب سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے بلکہ وہ اپنا چائے کا کپ بھی ختم کر چکے جو زاہدہ بیگم نے اپنے چائے کے کپ سے پہلے بنا کر دیا تھا۔۔۔

آہم۔۔۔۔ "سکندر صاحب نے کھنکارتے ہوئے ان کو متوجہ کرنا چاہا۔۔۔ جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے ۔۔۔۔ زاہدہ بیگم نے چونک کر انھیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"بیگم چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔۔۔" سکندر صاحب نے انھیں متوجہ دیکھ کر کہا۔۔۔ تو زاہدہ بیگم نے چائے کا کپ میز پر رکھ دیا اور گہری سانس بھری۔۔۔۔

"چھوڑ دیں سب سوچیں۔۔۔ اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔" سکندر صاحب جانتے تھے کہ وہ کس سوچ میں گم ہیں۔

"میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں ہمارا فیصلہ درست ہے بھی کہ نہیں۔۔۔ انوار کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔" وہ گہری سانس بھرتے ہوئے بولیں۔

"آجائے گا۔۔۔ او مجھے یقین ہے مثبت آئے گا انشاءاللہ۔۔۔" ان کی نسبت سکندر صاحب پر سکون تھے۔

"انشاءاللہ۔۔۔"زاہدہ بیگم بھی بولیں۔

"آپ خواہ مخواہ اتنی پریشان اور سوچوں میں گم ہیں میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ بس دعا کریں کہ اللہ سب کے حق میں اچھا کرے۔۔۔۔۔نصیب میں ایسے ہی لکھا تھا۔۔۔بس آگے بہتری کی دعا کریں۔۔۔"

سکندر صاحب نے کہا۔۔۔اس سے پہلے کہ زاہدہ کوئی جواب دیتی کہ ہال میں ایک دم شور سا اٹھا۔۔۔

"السلام علیکم داداجان دادو جان۔۔۔"وہ تینوں حسبِ معمول ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں شور کرتے ہوئے نیچے آچکے تھے۔۔۔

سب سے آگے سیف تھا۔۔۔ان کا بے حد شرارتی پوتا۔۔۔۔سیف دوسرے نمبر پر تھا اور چھ سال کا تھا۔۔۔اس سے بڑا ولی تھا ان کا بڑا پوتا جس کی عمر آٹھ سال تھی۔۔۔ولی سیف کی نسبت سنجیدہ طبعیت کا تھا۔۔۔اور دونوں سے چھوٹا اور دونوں کی نسبت فرخ معصوم تھا جو تین سال کا تھا۔۔۔ولی اور سیف تیار تھے سکول کے لیے دادا دادی کو سلام کر کے اور لاڈ کر کے اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔اور فرخ دادا کی گود میں چڑھ گیا تھا باقی دونوں تو تیار تھے ہی سکول کے لیے فرخ بھی نہا کر صاف کپڑوں میں تھا۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔" ان کی بڑی بہو سومیہ نے سلام کیا تو سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم نے جواب دیا۔۔۔سومیہ ان کی بڑی بہن کی بیٹی بھی تھی۔

سومیہ بچوں کے لیے ناشتہ تیار کرنے کچن میں چلی گئی۔۔۔جبکہ وہ دونوں بچوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔یہ ان کی روزآنہ کی روٹین تھی زاہدہ بیگم اپنا اور سکندر صاحب کا ناشتہ خود بنا لیتیں تھیں۔۔۔۔۔اس وقت وہ ناشتے سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔۔۔تو بچے بھی سکول کے لیے تیار ہو کر آجاتے تھے۔

****

اسلام آباد کی خوبصورت صبح تھی۔نکھری نکھری سی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔اور دھوپ کی کرنوں نے پھیلتے ہوئے ہو اس خوبصورت گھر کا احاطہ بھی کر رکھا تھا۔کمرے کے شیشوں سے پار روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔جو کمرے کا منظر واضح کر رہی تھی۔قد آور آئینے کے سامنے کھڑا وجود جس کی قدامت چھ فٹ سے اوپر تھی۔سیدھے ہاتھ سے بٹن بند کر رہا تھا جبکہ بایاں ہاتھ موبائل کی سکرین پر تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔مطلوبہ نمبر ملنے پر نمبر پش کیا بیل جا رہی تھی۔کان سے لگایا تو دوسری طرف اس کا مینیجر بشر فون اٹھا چکا تھا اور مستعدی سے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔ایک منٹ پندرہ سیکنڈ کے بعد کال بند ہوئی تو موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔وہائیٹ شرٹ کے اوپری بٹن کے علاوہ سب بٹن بند ہو چکے تھے۔کالی ڈریس پینٹ اور شرٹ کے اوپر اب بلیک ہی کوٹ پہنا۔ٹائی موجود تھی لیکن شائد آج موڈ نہیں تھا۔اسی لیے نہیں باندھی۔ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھایا اور بالوں میں چلایا۔شوز ریک سے بلیک ہی شوز نکالے اور پہننے لگا۔اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان "مضبوط اور بے لچک لہجہ جو بولنے والے کی بے نیازی کو ظاہر کرتا تھا۔اجازت ملتے ہی ملازم اندر آیا۔

"صاحب جی ناشتہ تیار ہے"

"ہوں اوکے"

ملازم جواب سنتے ہی چلا گیا۔شوز پہن کر پھر سے آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔اپنے سر اپے نگاہ سے ڈالتے ہوئے آخری جائزہ لیا ساتھ ساتھ شرٹ کے بازو ٹھیک کیے۔صاف کشادہ پیشانی۔سیاہ آنکھیں مقناطیسی کشش لیے ہوئے جو مقابل کو اپنی طرف کھینچتی تھیں۔ارادوں کی طرح اٹل سیدھی کھڑی ناک۔اور چہرے پر مخصوص سنجیدگی۔اپنی تیاری سے مطمئین ہو کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل چابیاں اور گاگلز اٹھائے۔اور کمرے سے باہر نکلا کہ موبائل بجا۔نگاہ ڈالی تو انجانا نمبر تھا۔یس کا بٹن پش کیا۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔۔فاران سکندر سپیکنگ"

****

ساری رات سوچ سوچ کر دماغ شل ہو چکا تھا۔نیند کیا خاک آئی۔بابا کے سامنے تو کچھ کہ نہیں سکی لیکن۔۔۔۔۔اب سمجھ نہیں آرہا تھا اس مصیبت سے کیسے نکلے۔بڑی پھوپھی کو بھی بیٹھے بٹھائے پتہ نہیں کیا سوجی اچھی بھلی زندگی گزر رہی تھی اب پھر یہ نیا شوشہ شادی اور بابا بھی راضی ہیں۔اور وہ جانتی تھی اگر بابا راضی ہیں تو اسے بھی راضی کرنے کے لیے ایسے دلائل دیں گے کہ اسے راضی ہونا پڑے گا اسے غصہ آرہا تھا ۔وہ سوچ رہی تھی اور جلدی جلدی بالوں میں برش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لمبے گھنے بال جو جلدی جلدی برش کرنے سے سلجھنے کی بجائے الجھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے اوپر اوپر سے برش کیا اور اٹکوں سمیت

بالوں کو گول گول کر کے کیچر لگالیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساڑھے سات ھو رہے تھے۔سکول سے دیر بھی ھو رہی تھی۔اور موڈ بھی بگڑا ہوا تھا۔گھڑی دیکھ کر جلدی سے ڈوپٹہ اُٹھایا ھینڈ بیگ پکڑا اور کمرے سے نکلی۔گھر میں امی ابو اقراء اور روشنی تھے۔ویسے تو چاچو بھی ان کے ساتھ رہتے تھے لیکن وہ نوکری کے سلسلے میں فیصل آباد میں تھے۔ڈاکٹر تھے ٹرانسفر ہوا تو اکیلے رہ نہیں پائے کچھ وقت بعد فیملی کو بھی بلوالیا۔وہ چار بہنیں تھیں۔سب سے بڑی عریشہ اُس سے چھوٹی روشنی۔پھر لیلیٰ تھی تیسرے نمبر پر اور سب سے چھوٹی اقراء تھی۔انوار صاحب اور سلمٰی کی یہی کل کائنات تھیں۔بیٹا نا ہونے کا دکھ تھا۔لیکن جب بیٹیوں کو دیکھتے تو شکر ادا کرتے تھے۔کہ اللہ نے رحمتیں دی ہیں اب انہیں ہی دیکھ کر دونوں جیتے تھے۔انوار صاحب گورنمنٹ کالج سے بحیثیت پروفیسر شماریات ریٹائرڈ ہو چکے تھے۔جبکہ سلمٰی بیگم گھریلو خاتون تھیں۔عریشہ کی شادی انوار صاحب کے دیرینہ دوست اکبر کے بیٹے زین کے ساتھ ہوئی تھی۔اور وہ اسلام آباد میں رہتی ہے۔لیلیٰ کی شادی چار ماہ پہلے ماموں کے گھر ہوئی تھی اور وہ لاہور میں ہی رہائش پذیر ہے۔جبکہ اقراء ایف ایس سی کر رہی تھی۔اور روشنی ایک پرائویٹ سکول میں جاب کرتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو بابا چائے پی رہے تھے۔اقراء بھی تیار ناشتہ کر رہی تھی۔ریٹائرمنٹ کے بعد بابا نے گھر میں ہی ایک چھوٹی سی اکیڈمی کھول لی۔تو وہ وہیں مصروف رہتے تھے۔چاچو اور ان کی فیملی کی موجودگی میں تو یہاں ہر وقت رونق لگی رہتی تھی۔پھر صبح کا ناشتہ ہوتا یا رات کا کھانا۔ان کے جانے سے گھر میں وہ بات نہیں تھی اب۔بابا اکیڈمی میں۔اقراء کالج۔وہ سکول۔ایسے میں امی بہت اکیلی ہو گئی تھیں اور حمدان چاچو کو واپس آنے کے لیے اصرار کرتیں تھیں۔ان کے بچوں سے ان کا دل بہلا رہتا تھا وقت کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔حمدان

چاچو کافی کوشش کر رہے تھے ٹرانسفر کی لیکن کسی نا کسی وجہ سے معطل ہو جاتا۔ لیکن اب وہ کہہ رہے تھے ایک یا دو مہینے کی بات ہے بس پھر وہ لاہور آ جائیں گے۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔" اس نے سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"و علیکم سلام۔۔۔" بابا نے جواب دیا۔ اور اس کی شکل دیکھی۔ آنکھیں رات نیند نا آنے کے باعث سوجی ہوئی اور لال لگ رہی تھیں۔ سلمٰی بیگم اس کے لیے ناشتہ لائیں تو اس نے جلدی جلدی بریڈ کا ایک سلائس لیا چائے کا کپ پکڑا اور جلدی جلدی سلائس کھانے لگی۔

"آرام سے کھاؤ" سلمٰی بیگم نے ٹوکا۔

"میں لیٹ ہو چکی ہوں امی۔۔۔۔۔" روشنی نے سلائس ختم کرتے ہوئے کہا۔ چائے کے دو سپ لیے اور جانے کے لیے کھڑی ہو گئی اور اللہ حافظ کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

سلمٰی بیگم نے انوار صاحب کو دیکھا وہ گہری سوچ میں گم نظر آئے۔ تو وہ بھی گہری سانس لے کر کرسی پر بیٹھ گئیں۔ اقراء بھی اپنا ناشتہ ختم کر کے اٹھی اور اللہ حافظ کہہ کر ماں کو بوسہ دیا۔ بابا کو مسکرا کر دیکھا تو وہ بھی متوجہ ہوئے۔

"خدا حافظ بیٹا" انھوں نے مسکرا کر اسے کہا۔

****

روشنی کو اپنے بابا سے بہت محبت تھی۔وہ جانتی تھی کہ وہ اُن کو انکار نہیں کر پائے گی لیکن اُسے شادی بھی نہیں کرنی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بابا کو کیسے سمجھائے۔سکول آکر بھی دل و دماغ جیسے سوچوں کے تانے بانے میں اُلجھے تھے۔امی سے بحث کر چکی تھی جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ان کے خیالات بھی کم و بیش ابو جیسے ہی تھے۔اب سوچ رہی تھی کس سے بات کروں جو اس کو سمجھے اور بابا کو بھی سمجھائے۔اور یہ مسئلہ حل ہو۔

سٹاف روم میں بیٹھی دائیں ہاتھ سے ٹیسٹ چیک کر رہی تھی بائیں ہاتھ سے سر کو تھام رکھا تھا۔رات نیند نا آنے کے باعث آنکھیں اور سر الگ دُکھ رہا تھا۔دماغ بھی لگتا تھا کام کرنا بند کر چکا ہے۔

"روشنی۔۔۔۔۔"یونہی سوچوں میں مگن تھی کہ اس کی کولیگ سمیرا نے آواز دی۔

"ہوں۔۔۔"روشنی نے دکھتے سر کو دباتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔سٹاف روم میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

"طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تمہاری۔۔۔۔۔چہرہ بھی لال ہو رہا ہے۔۔۔"سمیرا نے اس طرف دیکھا اور مزید بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پریشان بھی لگ رہی ہو گھر میں ٹھیک ہے سب۔۔؟؟ سمیرا جو اسے کافی دیر سے دیکھ رہی تھی پوچھے بنا نا رہ پائی۔

"ہاں یار ٹھیک ہے سب۔۔۔۔مجھے لگ رہا ہے شائد بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔اسی وجہ سے سر بھی پھٹ رہا ہے"روشنی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔سوچیں تھیں کہ پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہیں تھیں۔

"ناشتہ کیا تم نے"

"ہوں"

"ٹیبلٹ دوں سر درد کی کھالو کچھ فرق پڑے گا۔" سمیرا نے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر سٹاف روم میں پڑے فرسٹ ایڈ باکس کی طرف بڑھی۔

"یہ لو۔۔" گولیاں اور پانی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

روشنی نے اس کے ہاتھ سے گولیاں لیں اور پانی کے ساتھ نگل کر خالی گلاس ٹیبل پر رکھا۔

"اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو گھر چلی جاؤ۔ "

"نہیں یار پروگریس شیٹس بھی بنانی ہے ابھی لاسٹ ویک چل رہا ہے منتھ کا" روشنی نے دوبارہ پین تھامتے ہوئے کہا۔ اور سب سوچوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کام کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کی۔

"اوکے پھر میں چلتی ہوں۔۔۔ میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔" سمیرا اپنا بیگ اُٹھاتے ہوئے بولی۔

"اوکے۔۔۔ اور تھینکس پیاری دوست" روشنی نے ممنونیت سے شکریہ ادا کیا۔

"کس بات کا پاگل۔۔۔۔" سمیرا کہہ کر سٹاف روم سے نکل گئی۔

روشنی بھی کام کی طرف متوجہ ہوئی کہ کام بھی کرنا تھا۔

* * * * * * * * * *

فاران سکندر نامور وکیل تھا۔اور بہت کم وقت میں محنت اور لگن سے اپنانام بنا چکا تھا۔اور دی لوئل لاء کے نام سے ایک کمپنی بھی چلا رہا تھا۔جہاں اس کی قابلیت کے چرچے تھے وہی اس کی لکس اور شاندار پرسنیلٹی نے دھوم مچا رکھی تھی۔جب دلائل کی بات کرتا تو مخالف کو بولنے کے قابل نہیں چھوڑتا تھا۔کالی سیاہ گنگھور آنکھیں جب مخالف کو دیکھتی تو اگلا بندہ بات بھول جاتا تھا۔اور جہاں کسی پارٹی میں شرکت کرتا تو صنفِ مخالف کے دھڑکتے دل رک جاتے۔پارٹی میں جان پڑ جاتی تھی۔لیکن وہ کسی پر نظر ڈالے بغیر آگے بڑھ جاتا۔اسی وجہ سے مغرور اور خود پرست بھی مشہور تھا۔اپنے اسی رویہ کی وجہ سے دوست کم تھے اور دشمن زیادہ۔بشر اس کا سیکنڈ ہینڈ تھا۔اس کے کلائنٹس کو ڈیل کرتا تھا۔اور فاران کو اِس پر بھروسہ تھا۔بشر نے بھی اس کے اعتماد کو سنبھال کر رکھا تھا۔اور اس سے وفادار تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کا باس اتنا بھی برا نہیں یہ تو لوگوں کی باتوں نے بنا رکھا تھا۔جو اس سے حسد کرتے تھے۔ہاں وہ کسی سے جلدی فرینڈلی نہیں ہوتا تھا۔محتاط تھا۔لیکن رشتوں کو نبھانا بھی جانتا تھا۔بشر کو اس کے ساتھ کام کرتے چار سال ہو چکے تھے۔اتنا تو وہ اس کو جان ہی چکا تھا۔اس وقت بھی وہ آفس میں بیٹھے کیس کی ڈسکشن کر رہے تھے۔آفس بھی اپنے مالک کی شخصیت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔قیمتی سازوسامان سے آرائش تھا۔آنے والے پسندیدہ نظروں سے دیکھتے تھے۔اور تعریف کرتے تھے۔اور فاران علی ہلکا سا مسکرا کر تعریف وصول کرتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر اب تو مخالف پاٹی وقت ضائع کر رہی ہے"بشر بولا

"ہوں کتنا کر لی گی۔۔۔۔ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے۔"فاران مسکرا کر بولا اور ایش ٹرے میں سگریٹ جھاڑا۔

"کیس ہمارے ہاتھ میں ہے ہار تو ان کی ہے ہی پھر وہ ابھی ہاریں یا ہاتھ پاؤں مار کر یا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے "

"جی سر لیکن کلائنٹ ویٹ نہیں کر رہا۔۔"بشر نے مودب لہجے میں بولا۔

"ان سے کہو کے اگر انتظار نہیں کر سکتے تو کیس واپس لے لیں۔۔۔۔۔۔فیس واپس مل جائے گی۔۔۔"وہ پر سکون لہجے میں بولا۔

"جی سر"اب کہ بشر نے ہلکے سے مسکرا کر جواب دیا۔جانتا تھا کہ یہ بات کہنے سے ہی کلائنٹ کی سٹی گم ہو جاتی ہے۔

"سر ہمدانی کے ساتھ اب کیا کرنا بیچارہ بہت منتوں پر اتر آیا اب تو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کرنے دو ابھی اُسے منتیں۔۔۔اُسے بھی پتا لگے کہ دھوکہ دینے کا انجام۔۔"فاران بے لچک لہجے میں بولا۔بشر خاموش رہا۔

"اگلے دو تین دن کے لیے کام سمبھال لینا مجھے شائد لاہور جانا پڑے۔۔۔۔اماں جان کا کافی مرتبہ فون آچکا ہے لگتا ہے اب جائے بنا گزارا نہیں۔۔"فاران نے سگریٹ بجھاتے ہوئے بشر کو کہا۔

"ٹھیک ہے سر" بشر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔اور دوسرے کیس کی ڈسکشن کرنے لگے۔

روشنی گھر آئی اور آتے ہی کمرے میں گئی اور سو گئی مغرب کا ٹائم ہونے والا تھا کہ امی آکر اسے اُٹھانے لگیں۔جب انھوں نے اس کے سر اور ماتھے پر ہاتھ پھیرا تو انھیں غیر معمولی گرم لگا۔انھوں نے پریشانی میں اُسے آواز دی لیکن وہ یونہی پڑی رہی۔اب کے انھوں نے اس کے گال زرا زور سے تھپتھپائے تو وہ کسمسائی۔

"روشنی۔۔۔"انھوں نے پھر آواز دی۔

"ہوں۔۔۔"اس نے ہلکا سا جواب دیا لیکن یونہی پڑی رہی۔

"اٹھو تمہیں بخار ہے کچھ کھالو پھر میڈیسن لے کر سو جانا۔۔"

"اچھا امی۔۔۔"اب کہ وہ ہلکی آواز میں بولی لیکن ہنوز غنودگی میں تھی۔

سلمٰی بیگم باہر گئیں تاکہ اقراء کو میڈیسن اور کچھ کھانا لانے کے لئے کہہ سکیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"فاران کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا آئے گا کل یا پرسوں تک"

سکندر صاحب کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے زاہدہ بیگم کی بات پر کتاب سائیڈ پر رکھی اور چشمہ بھی اُتار کر رکھ دیا۔

"اچھا۔۔۔کب آیا فون؟"

"شام کو آیا تھا۔۔۔"

"اچھا تو صاحب زادے کے پاس وقت نکل ہی آیا آنے کے لیے۔۔۔۔"

"آپ ایسے نا کہا کریں۔۔۔جانتے بھی ہیں کہ مصروف ہوتا ہے ٹائم نہیں نکلتا پھر بھی اب تو جب بھی کہو آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔"زاہدہ بیگم نے شاکی نظروں سے شوہر کو دیکھا۔

"ارے ہماری کیا مجال آپ کے شہزادے کو کچھ کہیں۔۔"سکندر صاحب اب کے شرارت سے بولے جب کہ زاہدہ بیگم افسردہ ہو گئیں۔

""باجی سے بات ہوئی تھی آج کہہ رہی تھیں کل فون کریں گی انوار کو بس انوار ہاں کہہ دے۔۔۔مجھے یقین ہے دونوں خوش رہیں گے۔۔"زاہدہ بیگم اداسی سے بولیں۔

"ہوں۔۔۔مجھے لگا تھا کہ فاران نہیں مانے گا لیکن خوشی ہوئی جب اُس نے آپ کی بات مان لی اچھی بات ہے کہ زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہے زندگی ایک انسان یا ایک رشتے پر ختم نہیں ہوتی۔۔۔"سکندر صاحب بھی سنجیدگی سے بولے۔

"باجی کہہ رہی تھیں انوار تو راضی ہے لیکن روشنی نہیں مان رہی اور انوار روشنی سے پیار بھی تو کتنا کرتا ہے اگر وہ نامانی تو انوار بھی نہیں مانے گا۔۔"زاہدہ بیگم پریشانی سے بولیں۔

"ارے بیگم ایسا کچھ نہیں ہو گا آپ پریشان نا ہوں۔۔۔اللہ سے بہتری کی دعا کریں۔۔"سکندر صاحب نے انھیں پریشان دیکھ کر تسلی دی۔

"کتنی پیاری تھی روشنی۔۔۔۔کتنا مسکراتی تھی ہر وقت کھکھلاتی رہتی تھی اور جب اماں جی غصے سے ٹوکتیں تھیں اُسے تو انھیں بھی ہنسا دیتی تھی کتنی خوبصورت مسکراہٹ تھی روشی کی۔۔"زاہدہ بیگم کی آنکھیں گزرا وقت یاد کر کے نم ہو گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پیاری تو اب بھی ہے دونوں کی جوڑی خوب جچے گی۔۔۔۔۔۔"سکندر صاحب کو لیلیٰ کی شادی کا منظر یاد آیا جب روشنی انھیں سلام کرنے آئی تھی۔ سنجیدگی سے سلام کرتے ہوئے انھیں بہت بھلی لگی تھی۔

"جی ماشاءاللہ خوبصورت تو ہے۔۔۔"زاہدہ بیگم نے ڈوپٹے سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اماں جی کو دونوں عزیز بھی تو بہت تھے اسی لیے تو دونوں کو ایک بندھن میں باندھ گئیں تھیں۔۔۔کب جانتی تھیں وہ کہ جتنی محبت اور چاہت سے یہ بندھن باندھ رہیں ہیں وہ ٹوٹ بھی جانا تھا۔۔۔۔۔۔مجھے آج بھی

انوار کے سامنے جاتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔لیکن اُس نے مجھے ایک مرتبہ بھی نہیں جتایا۔۔"گزرا ہوا وقت یاد کر کے آزردگی سے بولیں۔

"قسمت میں سب ایسے ہی لکھا تھا۔۔۔۔اور جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔۔اتنے وقت بعد پھر قسمت دونوں کو ساتھ لا رہی ہے۔۔۔سب نصیب کی باتیں ہیں ورنہ اُس وقت کس نے یہ سوچا تھا کے سالوں بعد ایسے بھی ہو سکتا ہے۔۔۔دونوں کو ایسے ہی ملنا ہے شائد۔۔۔۔"سکندر صاحب بردباری سے بولے۔

"اور انوار سمجھدار ہے اپنی بیٹی کے لیے بہتر فیصلہ کرنے کا حق ہے اسے۔۔۔۔۔۔میں بھی چاہتا ہوں کہ یہ شادی ہو جائے لیکن سب کی دلی رضامندی کے ساتھ۔۔"سکندر صاحب نے کہا تو انھوں نے گہری سانس لے کر آنسو صاف کیے۔

****

"اب کیسی طبیعت ہے روشنی کی بخار اترا۔۔۔"

زاہدہ کمرے میں آئیں تو انوار صاحب نے پوچھا۔

"جی بہتر ہے سو رہی ہے اب۔۔"انھوں نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور بیڈ پر بیٹھ گئیں۔انوار صاحب نے بغور ان کے تھکے ہوئے انداز کو دیکھا تو پوچھے بنا نا رہ پائے۔۔"پریشانی ہے کوئی۔۔۔؟۔

"نہیں تو بس روشی کا سوچ رہی تھی۔۔۔ہم جس چیز کو آسان سمجھ رہیں ہیں وہ اس کے لیے آسان بلکل نہیں ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔جانتا ہوں۔۔۔"

"پھر بھی آپ کرنا چاہتے ہیں انوار جانتے ہیں کہ وہ نہیں مان رہی۔۔۔"

"وہ جذباتی ہو کر سوچ رہی ہے اس وقت۔۔۔۔۔۔ساری زندگی یونہی نہیں گزر سکتی۔۔۔ہم کتنے دیر زندہ رہیں گے۔۔۔پھر کیا کرے گی وہ۔۔۔۔کیسے رہے گی اکیلی جانتی تو ہو باہر کیسی دنیا بھری پڑی ہے اکیلی عورت کو کوئی جینے نہیں دیتا۔۔۔۔اس کے بھلے کو ہی کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ابھی مشکل لگ رہا ہے۔۔۔شائد ناممکن بھی۔۔۔۔لیکن وقت سب مرہم بھر دیتا ہے۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ سنبھل جائے گی۔۔۔۔میں نے یہ سب سوچ کر فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔آسان میرے لیے بھی نہیں تھا۔۔۔۔"انھوں نے تفصیل سے جواب دیا۔سب باتوں سے واقف تو وہ بھی تھیں اور یہ بھی چاہتیں تھی اس کا گھر بس جائے جبکہ اس بات پر روشی راضی نہیں تھی۔اس لیے جب انھوں نے روشی سے بات کی اسے قائل کرنے کی کوشش کی تو اس نے دوٹک اور واضح انداز میں انکار کر دیا۔انھوں نے اس کے بابا کو سب بات بتادی۔پھر انوار صاحب نے خود بات کی۔اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔

"پتا نہیں کیسی قسمت لکھوا کر لائی ہے جب بھی دیکھتی ہو اسے دل دکھ سے بھر جاتا ہے۔۔۔۔کتنی خوش رہتی تھی ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی اب تو پھر بھی بہت سنبھل گئی ہے شروع میں تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اتنی فرمانبردار ہے ہماری بچی کہ کبھی کسی بات سے بحث نہیں کرتی تھی جو کہو مان لیتی تھی۔جب آپ نے دوبارہ شادی کا کہا تو کوئی ضد بحث نہیں کی اور شادی کو مان گئی لیکن پھر بھی۔۔۔میں تو اٹھتے بیٹھتے اس کے لیے دعا کرتی رہتی تھی لیکن اس کے حق میں دعائیں بھی کام نا آئیں۔۔"زاہدہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"کون ماں باپ اپنی اولاد کے لیے غلط سوچتا ہے۔۔۔۔۔فاران کے ساتھ رشتہ ختم ہوا تو سوچا کے اس میں یہی سہی تھا۔۔۔۔جب دل راضی نا ہوں تو زبردستی رشتہ بنانے کا کوئی فائدہ نا تھا۔زبردستی کے رشتے بوجھ کی طرح ہوتے ہیں ایسے بوجھ جو نا چاہتے ہوئے بھی ڈھونا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ دوسری مرتبہ بھی اس کی ازدوجی زندگی ناخوشگوار ہو گی اور ختم ہو جائے گی۔ہم ماں باپ ہو کر اس کا دکھ محسوس کرتے ہیں تو دل چیرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔جب کہ اس نے تو سب اپنی ذات پر سہا ہے پھر بھی اس نے خود کو سنبھال لیا ہمارے لیے اور ہم نے اُس کے لیے۔۔۔۔۔"انوار صاحب کی آواز بھی بیٹی کے دکھ سے بوجھل ہو گئی۔اور یہ انسانی فطرت ہے کہ جو اولاد دکھی ہو وہ خود بخود دل کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے اور بیٹیوں کے دکھ تو ماں باپ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتے ہیں۔انوار صاحب کی بات پر سلمی بیگم جو آنسوؤں کو روکے ہوئے تھیں برداشت نا کر سکیں اور رونے لگیں۔اس بات کو دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہونے والا تھا لیکن ایسا لگتا تھا کے ابھی کل کی بات ہے۔پہلی دفعہ تو انھوں نے قسمت کا لکھا مان لیا تھا لیکن دوسری مرتبہ بھی ان کی بیٹی کا گھر اُجڑ گیا۔تو ان کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔پہلی دفعہ لوگوں نے دبے دبے لہجے میں باتیں کی تھیں تو دوسری مرتبہ لوگوں نے منہ بھر روشنی پر بد قسمتی کا ٹھپہ لگا دیا تھا۔اور یہ معاشرے کا اصول ہے کہ جب طلاق ہوتی ہے تو قصور عورت کے حصے میں ڈالا دیا جاتا ہے۔اور روشنی کے ساتھ یہ دوسری مرتبہ ہوا تھا۔لوگ دلجوئی کے بہانے گھر آتے اور کرید کرید کر باتیں پوچھتے ہاتھ مل مل کر افسوس کرتے۔اور ایک کی چار لگا کر ملنے والوں کو بتاتے وہی باتیں کچھ کی کچھ بن کر ان کے گھر واپس آتیں تھیں۔سلمی بیگم تو رو پڑتیں تھیں جبکہ انوار صاحب رو بھی نہیں سکتے تھے۔اگر خود کمزور پڑ جاتے تو ان کو کیسے سنبھالتے۔وقت کڑا تھا لیکن گزر گیا تھا۔اور سب سنبھل ہی گئے تھے ایک دوسرے کے لیے۔

****

رات کی خاموشی چہار سو پھیلی تھی۔ سٹریٹ لائیٹس مدھم سی چل رہیں تھیں۔ بیڈروم کی بالکنی میں سگریٹ تھامے کھڑا تھا۔ نگاہیں دور کہیں غیر مرئی نکتے پر جمی تھیں۔ سگریٹ کے شعلے نے جب اُنگلی کو چھوا تو چونکا۔ سگریٹ کو پاؤں تلے مسلا اور اندر آکر بیڈ پر بیٹھا تو نظریں سائیڈ ٹیبل پر پڑے فوٹو فریم پر پڑیں۔۔۔۔۔۔

اُسے تصویروں کا بہت شوق تھا۔۔۔ گھر کی کوئی دیوار ایسی نہیں تھی جہاں اس نے تصویر نا لگائی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ خوبصورت پوزز میں کچھ ان کی کپل فوٹو تھیں۔۔۔۔ کچھ دونوں کی الگ الگ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں تک جب وہ امید سے تھی تب بھی اُس نے پروفیشنل فوٹو گرافر سے فوٹو شوٹ کروایا تھا۔۔۔۔۔۔۔ یہ بھی ان تصویروں میں سے ایک تھی۔

زندگی سے مسکراتا چہرہ۔۔۔۔۔۔ زروہ فاران۔۔۔۔۔۔۔۔ جس کو پانے کے لیے اپنوں سے جنگ لڑا تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔ اُس کی محبت تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔

اُس سے محبت تب ہوئی تھی جب وہ جانتا تھا کہ یہ غلط ہے لیکن پھر بھی مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ محبت کرنے پر ۔۔۔۔ لیکن محبت مجبوری میں تھوڑی ہوتی ہے یہ تو بس ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ بنا سوچے سمجھے۔۔۔۔۔ جیسے زروہ کو ہوئی تھی اس سے۔۔۔۔۔۔ ایک ساتھ پڑھتے تھے روز ملتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوستی کے رشتے نے کب اپنا رنگ بدلا پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زروہ جانتی بھی تھی کہ فاران کا نکاح ہو چکا ہے لیکن پھر

بھی خود کو روک نا پائی محبت سے۔۔۔۔۔۔اور جب ہو گئی تو اس محبت کو اپنے تک بھی نا رکھ سکی۔۔۔۔۔۔فاران سے اظہار محبت کر لیا۔۔۔۔۔فاران جانتا تھا لیکن جان کر انجان تھا۔اس نے زروہ کو جھٹلا دیا۔۔۔۔۔لیکن وقت گزرتے ساتھ اس کو خود بھی احساس ہوا کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔۔۔اور فاران سکندر جس کے متعلق سب جانتے تھے کہ جو چیز من کو بھا جائے اسے پا کر ہی رہتا ہے پھر یہ تو اس کی محبت تھی۔۔۔۔۔ اس نے سر توڑ کوشش کی۔محبت کو پانے کا جنون عروج پر تھا زروہ کے بغیر جینا نا ممکن لگنے لگا تھا اور آخر کار زروہ کو پا لیا لیکن روشنی کو طلاق دینے کے بعد کیونکہ یہ زروہ کی بھی شرط تھی اور فاران خود بھی اب روشنی کے ساتھ تعلق ختم کر کے ہی اپنی نئی زندگی شروع کرنا چاہتا تھا روشنی کو طلاق دینے سے روکنے کے لیے اس کے گھر اور خاندان والوں نے ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن وہ اُسے روک نہ سکے۔۔۔۔۔کہ انوار صاحب نے خود ہی رشتہ ختم کرنے کا فیصلہ سنا دیا۔۔۔۔۔۔قسمت میں فاران اور زروہ کا ساتھ لکھا تھا لیکن کتنا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔زروہ کی دوستیں اُس پر رشک کرتیں تھیں کہ فاران اُسے دیوانوں کی طرح چاہتا ہے کہ اسے پانے کے لیے فاران نے راستے میں آئی ہر رکاوٹ کو پار کر لیا تھا۔اس محبت کا احساس زروہ کے چہرے پر فخر و غرور بن کر جھلکتا تھا۔۔۔۔۔اور یہ سچ بھی تو تھا اس گھر کا کونہ کونہ ان کی محبت کا گواہ تھا اور کیوں نا ہوتا کہ اس کی ہر خواہش پوری کرتا تھا ناراض ہونے والی باتوں پر بھی ناراض نہیں ہوتا تھا فاران فطرتاً دھیمے اور سلجھے ہوئے مزاج کا تھا ویسے تو غصہ کم آتا لیکن جب آتا تو شدید آتا تھا۔۔۔۔۔۔چونکہ زروہ خالصتاً اُس کی پسند تھی گھر والے اس کی خوشی میں شریک تو تھے لیکن جانتا تھا دل سے نہیں۔۔۔۔۔۔تو وہ اسلام آباد سیٹ ہو گیا اور زروہ بھی اُس کے ساتھ ہی رہی۔۔۔۔۔۔۔زروہ نے بھی اپنے سسرال میں گھلنے ملنے کی کوشش نہیں کی نا ہی فاران نے اُس کو مجبور کیا۔وہ جانتا تھا کہ سب آہستہ آہستہ نارمل ہو جائیں گے کچھ وقت لگے گا۔البتہ زروہ کے گھر والے خوش تھے۔

۔۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے اور شادی کے ایک سال بعد جب زروہ امید سے ہوئی تو دونوں کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا کہ ان کی محبت کا جیتا جاگتا ثبوت اس دنیا میں آنے والا تھا۔جب فاران کو خود باپ بننے کا احساس ہوا تو اسے اپنے کوتاہیاں نظر آئیں۔اُسے احساس ہوا اپنے ماں باپ کے دکھ کا۔وہ گیا تھا اور ان سے معافی مانگی۔زاہدہ بیگم اپنے بھائی سے نظریں نا ملا پاتیں تھیں۔بیٹے نے دکھ تو دیا تھا۔لیکن ماں تھیں بیٹے کو معاف کر دیا اور ڈھیروں دعائیں بھی دی تھیں۔لیکن خوشی کے لمحات کم تھے شائد کہ زروہ کی ڈلیوری میں ایسی پیچیدگیاں آئیں کہ زروہ اور بچہ دونوں جانبر نا ہو سکے۔فاران کے لیے تو یقین کرنا مشکل تھا۔اسے لگا کہ یہ ایک خواب ہے جاگے گا تو زروہ ہنستی مسکراتی سامنے آجائے گی۔لیکن یہ خواب نہیں حقیقت ہے اس حقیقت کو فاران نے مشکل سے ہی سہی لیکن قبول کر ہی لیا تھا۔لیکن اس فاران میں زروہ والے فاران کی جھلک تک نہ تھی۔اسے لگتا تھا جتنی زندگی تھی اس نے زروہ کے ساتھ جی لی۔اب نہ تو کسی سے ملتا تھا اور نہ ہی زیادہ کسی سے بات کرتا تھا۔اس نے اپنے گرد اجنبیت کی دیوار کھڑی کر لی۔اسے لگتا تھا کہ اس کی باتیں کھکھلاہٹ سب زروہ کے ساتھ ختم ہو چکیں ہیں۔اور باقی کی زندگی بھی ایسے ہی گزر جانی تھی۔لیکن نہیں جانتا تھا کہ یہ زندگی ہے یہ تو اپنے طور ہی چلتی ہے۔چاہے آپ کتنی ہی دیواریں اپنے ارد گرد کھڑی کر لیں۔اس کو کوئی دیوار نہیں روک سکتی۔

چار ماہ پہلے لیلیٰ کی شادی پر انوار صاحب نے سب کو انوائیٹ کیا تھا۔لیلی کی شادی سلمی کے بھائی رفیع کے گھر طے تھی۔بہت دیر بعد کوئی خوشی ان کے گھر آئی تھے اور وہ چاہتے تھے کہ سب ناراضگی اور کدورتیں ختم ہو جائیں۔اس لیے اپنی بہن کو محبت سے شادی کی دعوت دی۔جانتے تھے کہ ان کی بہن ان سے شرمندہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہے۔ لیکن وہ سب رنجشوں کو بھلا دینا چاہتے تھے۔ یہ شائد اس لیے بھی تھا کہ روشنی نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔ اپنی فیملی کے لیے ہی سہی۔ انوار صاحب جانتے تھے کے جو کچھ بھی ہوا اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں تھا۔ روشنی کی قسمت میں یہ سب لکھا تھا۔ انھیں زروہ کی وفات کا بھی دکھ تھا اور فاران سے ہمدردی تھی وہ ان کے بیٹے کی طرح تھا۔ جب وہ عریشہ کو کارڈ دینے اسلام آباد گئے تو فاران کو بھی خود انوائیٹ کرنے گئے تھے۔ فاران ان سے ملا تھا۔ اور شادی پر آنے کی ہامی بھی بھری تھی۔ بچپن تو سب کا ساتھ گزرا تھا۔ بچپن کی یادوں کے نقش اتنے کچے نہیں ہوتے کہ انسان بھول جائے تو اسے بھی یاد تھا۔ ہاں زروہ کے اس کی زندگی میں آنے کے بعد وہ ان سب سے دور ہوا تھا لیکن تھا تو ان میں سے ہی۔۔۔۔۔۔

****

۔ انوار صاحب چار بہن بھائی تھے۔ اور والدین بھی لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے بڑی دو بہنیں تھیں پھر وہ تھے اور ان سے چھوٹا بھائی تھا۔ بڑی بہنوں اور ان میں بالترتیب ڈیڑھ دو سال کا فرق تھا لیکن حمدان ان سے دس سال چھوٹا تھا۔ سب سے بڑی بہن آمنہ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور ان سے چھوٹی زاہدہ جن کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ دونوں شادی کے بعد لاہور میں ہی رہتیں تھیں خود انوار صاحب اور حمدان بھی لاہور میں تھے۔ لیکن دو سال پہلے حمدان کا تبادلہ فیصل آباد ہو گیا تھا وہ ڈاکٹر تھا۔ انوار صاحب حلیم طبعیت کے مالک تھے تو حمدان اتنا ہی شرارتی اور شوخ تھا اسی ہنسوڑ طبعیت کے بنا سب کے بچوں کے ساتھ عمر کا فاصلہ مٹا دیتا تھا۔ لیکن بہنوں اور بھائی کے بھی لاڈلے تھے۔ لیلی کی شادی پر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے پندرہ دن کی چھٹی لے کر شادی سے ایک ہفتہ پہلے بمع اہل و عیال پہنچ چکے تھے ان کے دو بیٹے احد، احمر اور ایک بیٹی حمنہ

تھی۔ حمدان کے آنے سے گھر واقعی شادی والا گھر لگنے لگا۔ انوار بھی بھائی کے آنے سے پر سکون ہو گئے تھے۔ حمدان اس شادی پر بھرپور انجوائے کرنا چاہتے تھے اور باقیوں کو اپنے ساتھ شامل نا کریں یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ انہیں دنوں انھوں نے فاران سے رابطہ کیا اور اس سے شادی میں شرکت کے متعلق پوچھا۔ تو فاران نے ان کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔

۔"مشکل لگتا ہے۔۔۔۔۔شاید نا آسکوں۔۔"

جبکہ حمدان سیریس ہو گئے۔

"ہمارے لیے نہیں تو اپنی ماں کے لیے آجانا خوش ہو جائے گی" انداز سنجیدہ تھا۔

"ماموں آپ سیریس ہو گئے۔۔۔۔میں مزاق کر رہا تھا"

وہ شرمندہ ہو گیا۔

"لیلی بھائی کی نہیں میری بھی بیٹی ہے فاران اور ان کا بیٹا نہیں ہے مجھے پتا ہے وہ محسوس کرتے ہیں لیکن کہتے نہیں۔۔۔۔۔لیکن تم سب کو وہ اپنا بیٹا ہی سمجھتے ہیں اگر بھائی بن کر آؤ گے تو وہ بھی خوش ہوں گے۔۔"فاران مزید شرمندہ ہو گیا۔

انوار ماموں کی رواداری کا وہ خود بھی قائل تھا۔ انھوں نے اس کی شادی پر بھی شرکت کی تھی۔ اور بعد میں جب کبھی ملاقات ہوئی بہت محبت اور خلوص سے ملے اور یہی رویہ انھوں نے زروہ کے لیے بھی قائم

رکھا۔شادی پر وہ خود بھی جانا چاہتا تھا شائد وہ اپنوں کو پھر سے محسوس کرنا چاہتا تھا۔جو اجنبیت کی دیوار اس نے اپنے ارد گرد قائم کی تھی شائد وہ خود اس دیوار سے بیزار ہو رہا تھا۔اور یہ اس لیے بھی تھا کہ وہ زروہ کی جدائی کو قبول کر رہا تھا یا شائد کر چکا تھا۔لیکن اس کے پیچھے ایک یہ بھی وجہ تھی کہ اب وہ اپنے والدین کو اور پریشان بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔زروہ کے بعد وہ اپنے ماں باپ کے لیے ان پہلوؤں پر سوچ رہا تھا۔جن پر کبھی سوچا نہ تھا۔اور نتیجہ یہی نکلا کہ وہ اچھا بیٹا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔اور اب اچھا بیٹا بننا چاہتا تھا۔اچھا بیٹا یہ نہیں ہوتا کہ آپ اپنی پڑھائی اچھی کر رہے ہیں اس معاملے میں آپ اپنے والدین کو تنگ نہیں کرتے پڑھائی کے بعد اچھی نوکری کرتے ہیں اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں ایسے کہ آپ ان دو لوگوں کو بھول جاتے ہیں جن کی محنت اور دعاؤں نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باپ اپنی اولاد کو اچھا پڑھانے کے لیے بہت محنت کرتا ہے۔وہ اپنی اولاد میں اپنے خوابوں کو دیکھتا ہے جو وہ اپنے لیے پورے نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن والدین کے لیے اچھے بیٹے وہ ہوتے ہیں جو ان کے خوابوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے بڑھاپے میں ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔انھیں ایک گھر تک محدود کر کے اپنے جہاں الگ نہیں بسا لیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔فاران کو لگتا کہ تیمور بہت لکی ہے اس نے ماں بابا کو تنہا نہیں چھوڑا۔وہ اچھا بیٹا ہے اور وہ خوش بھی ہے۔لیکن خوش تو ریحان بھی تھا۔جبکہ کچھ عرصہ قبل وہ اسپیشلائزیشن کے لیے باہر گیا تھا۔پھر تھوڑی دیر بعد اس نے بیوی بچوں کو بھی بلا لیا تھا۔فاران سوچتے سوچتے اپنا موازنہ اپنے بھائیوں سے کرنے لگتا۔۔۔۔۔۔۔۔زروہ کی وفات کو بھی وہ اللہ کی رضا جان کر قبول کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر بھی کیا وجہ ہے وہ سمجھ نہیں پاتا تھا۔انہیں سوچوں سے نجات پانے کے لیے وہ سوچ رہا تھا کہ گھر والوں کے ساتھ ٹائم گزارے کہ ماموں انویٹیشن دینے آ گئے۔تو اس نے اپنے پروگرام میں ردوبدل کیا۔اور جانے کی تیاری کرنے لگا۔

اور یہ سہی تھا گھر آ کے جیسے سکون دل و جان میں اترا تھا۔"ہم اپنوں سے ناراض ہو کر خفا ہو کر جتنا بھی دور چلیں جائیں سکون ہمیں کہیں نہیں ملے گا کیونکہ وہ سکون تو ہم گھر ہی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اپنوں کے پاس۔۔۔۔۔۔۔"گھر والوں کے ساتھ ٹائم گزارنے لگا تو طبعیت پر چھائی بے زاری اور رنجیدگی بھی دور ہونے لگی۔اور فاران کو یہ بدلاؤ خود بھی اچھا لگنے لگا۔شاید وہ زندگی میں طاری جمود سے اکتا گیا تھا۔ماں کی گود میں سر رکھے لیٹتا اور جب زاہدہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتیں تو پتہ نہیں کب وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو جاتا۔بابا اور تیمور سے سیاست،اسپورٹس،دیگر موضوع پر بات چیت کرنے میں وقت پر لگا کر اُڑتا۔ریحان اور ایرج سے پر بھی فون پر بات ہونے لگی۔(ایرج اس کی اکلوتی بہن جس کی شادی سکندر صاحب کے کزن کے بیٹے کے ساتھ ہوئی تھی بیاہ کر ایبٹ آباد گئی تھی۔(

۔سومیہ سے فرمائشی کھانے پکوانے لگا۔اور بچے بھی بہت خوش تھے۔کہ ان کو چاچو باہر گھمانے لے کر جاتے ہیں جبکہ پاپا کہ پاس تو ٹائم نہیں ہوتا تھا۔تو بچوں کا فرمائشی پروگرام ناختم ہونے والا تھا۔گھر میں سب خوش تھے۔۔۔۔۔۔اس بدلاؤ پر۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن وہ زندگی کی طرف واپس آ رہا تھا۔زاہدہ بیگم تو شکرانے کے نفل پڑھتے نا تھکتیں۔زروہ کی وفات کے بعد ڈیڑھ سال جیسے وہ ساری دنیا سے تو کیا خود سے بھی خفا تھا۔۔۔۔۔۔۔

انہیں دنوں میں سے شام کا وقت تھا۔ولی اور سیف کو ٹیوٹر پڑھانے آیا تھا۔سومیہ کچن میں تھی۔بابا اماں اور وہ لاؤنج میں تھے۔فاران ماں کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا کہ فرخ فیڈر پکڑے آیا۔اور غصے سے اسے دیکھنے لگا۔ڈھائی سال کا تھا۔گل گوتھنا سا۔دیکھتے ہی پیار آجاتا۔اس وقت بھی غصے سے ہونٹ بھینچے اور گال پھلائے بہت کیوٹ لگا۔

"کیا ہوا" فاران نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر پاس کیا۔

"میں نے لیٹنا ہے یہاں دادو پاس۔۔"وہ رک رک کر اور اپنی طرف سے غصے میں بولا۔فاران نے شرارت نے اسے دیکھا۔

"یہ میری مما ہیں آپ کی دادو نہیں۔۔۔"زاہدہ بیگم اور انوار صاحب مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھنے لگے۔سیف اور ولی اس کے ساتھ گھل مل گئے تھے۔فرخ چھوٹا تھا تو وہ اس کے زیادہ قریب نہیں ہوا تھا۔زیادہ وقت سومیہ کے پاس رہتا تھا۔

"نئیں یہ میری دادو ہے"اس نے جتنی زور سے سر ہلایا اتنے زور سے یہ بات بولا۔

"تو میں بھی آپ کا چاچو ہوں۔۔۔۔بولو چاچو۔۔"

فاران کو فرخ کی ادا پر بے ساختہ پیار آیا تو اسے اٹھا کر اپنے اوپر بٹھالیا اور اس کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے بولا۔اور اسے گدگدی کرنے لگا۔فرخ کھلکھلانے لگا۔جبکہ زاہدہ بیگم دل ہی دل میں دونوں کی نظر اُتارنے لگیں۔فاران خود اٹھ بیٹھا اور فرخ کو اپنی جگہ لیٹا دیا ایسے کے فرخ کا سر اب دادو کی گود میں اور ٹانگیں چاچو کی گود میں تھیں۔وہ مسکراتے ہوئے اب بھی فرخ کو دیکھ رہا تھا اور فرخ بھی۔دوستی ہو رہی تھی چاچو بھتیجے میں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فاران۔۔"

"جی۔۔" اماں نے آواز دی تو وہ متوجہ ہوا۔ اماں نے پاس صوفے پر بیٹھے سکندر صاحب کو دیکھا تو وہ بھی متوجہ تھے۔

"میں نے پوچھنا تھا کہ لیلی کی شادی پر چلو گے۔۔۔" وہ جھجکتے ہوئے بولیں۔

"جی اماں اب شادی کے بعد ہی السلام آباد جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ بار بار آنا بھی مشکل ہے" اس نے جواب دیا تو اماں کے چہرے پر طمانیت پھیل گئی۔ جبکہ وہ پھر فرخ کو چھیڑنے لگا۔ اماں نے سکندر صاحب کی طرف دیکھا اور مسکرا دیں۔ اور سکندر صاحب نے بہت دیر بعد ان کو ایسے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا تھا مہمان بھی آنا شروع ہو چکے تھے۔ سب مرد حضرات اپنی تیاری مکمل کیے اپنا ٹولا بنائے بیٹھے تھے۔ اور حمدان چاچو سب کی ٹانگیں کھینچ رہے تھے آخر سب اتنے عرصہ بعد خوشی کے موقع پر شریک ہوئے تھے۔ جبکہ ادھر آمنہ بیگم اور سلمی بیگم لڑکیوں کو ڈانٹنے لگیں تھیں۔ جن کی تیاریاں ہی ختم ہونے کو نا آرہی تھیں۔ لڑکیاں جلدی جلدی کا شور مچانے لگیں۔ اور مائیں اپنے اپنے بچوں سے تنگ تھیں۔ کسی کا بچہ نیچے نہیں اتر رہا تھا۔ اور کسی کو ابھی فیڈر چاہیے تھا۔ آمنہ بیگم کی بہو نے تو اپنے والے کو دودھ لگا بھی دیں۔ جبکہ کہ عریشہ کی بیٹی لپسٹک کھولے شیشہ پکڑے مگن تھی۔ تو عریشہ نے اسی بھی لگائی۔

"مجال ہے جو انجوائے کرنے دیں۔ اور اباؤں کو باہر ہنسی مزاق کرنے کی پڑی ہے۔ مجال ہے جو بچوں کو تھوڑی دیر کے لیے سنبھال لیں۔ "

۔اور لیلی دونوں ہاتھوں پر مہندی لگائے ان سب کو دیکھ کر دانت نکال رہی تھی۔

"ہاں بی بی۔۔۔۔ نکالو دانت۔۔۔۔ اگلے سال تم بھی اسی لائن میں ہو گی۔" بھابھی نے اسے دانت نکالتے دیکھ کر چھیڑا۔ تو لیلی جھینپ گئی۔ اسی وقت روشنی اندر آئی۔

"بھابھی جلدی کریں۔۔۔ لیلی کو لے آئیں۔۔۔" کہہ کر جھپاک سے باہر نکل گئی۔

"ہیں۔۔۔۔ روشنی تو تیار بھی ہو گئی۔۔۔ جلدی کرو اب تم سب بھی۔۔۔" بھابھی کہہ کر خود بھی جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگیں۔

"چاچی کینڈلز کہاں رکھی ہیں نہیں مل رہی سارا گھر چھان مارا۔۔۔" روشنی چاچی کے پاس آکر بولی جو حمنہ کے بال بنا رہیں تھیں۔

"کیا۔۔۔۔ ادھر کچن میں رکھیں تھیں دھیان سے دیکھو۔۔۔"

"دیکھ لیا ہے۔۔۔ نہیں ملیں۔۔۔" روشنی جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"تو کسی سی کہہ کر بازار سے منگوالو اب اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔" انھوں نے مشورہ دیا تو وہ جلدی سے کسی کو بازار بھیجنے کے لیے باہر کو جانے لگی جہاں تمام مرد حضرات تھے۔ کہ سومیہ نے اسے روکا۔

"روشی باہر جا رہی ہو۔۔۔"

"جی۔۔۔"اس نے ان کے پوچھنے پر جواب دیا تو انھوں نے فرخ کو اسے دیا"پلیز دیکھنا اگر اس کے پاپا باہر ہوئے تو اسے اس کے پاپا کو پکڑا دینا باہر جانے کی ضد کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔"کہہ کر چلی گئیں۔روشنی نے فرخ کو دیکھا جو منہ بسورے ہوئے تھا۔روشنی نے اس کے گالوں پر پیار کیا۔ابھی بڑھنے کو ہی تھی کہ پیچھے سے ایسا لگا جیسے کسی نے قمیض کھینچی ہو۔پلٹ کر دیکھا تو اپنا بھانجا تھا۔وہ بھی منہ بسورے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا معیز۔۔۔ "

"پاپا پاس جانا ہے۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کو جانے لگی۔ویسے تو سب تیاری مکمل تھی۔بس مہندی کی پلیٹوں پر کینڈلز لگانی تھیں۔اس نے سوچا پہلے تیار ہو جاؤں پھر آرام سے لگالوں گی۔لائیٹ گرین کلر کی کامدار شرٹ جو گھٹنوں تک تھی ساتھ میں دو ٹانگوں والا شرارہ ہاٹ پنک کلر کا اور اسی کا ہم رنگ دوپٹہ تھا۔شادی کے کپڑے لیلی نے لڑ کر خود تیار کروائے تھے۔جب اس نے شور مچایا تو لیلی نے خاطر میں لائے بغیر اسے اموشنل بلیک میل کر کے مجبور کیا۔۔۔۔۔۔۔ناچار اسے اس کی ماننی ہی پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔لیلی کی خوشی کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔میک اپ پھر بھی اس نے ہلکا پھلکا کیا تھا اور پارلر جانے سے صاف انکار کر دیا۔لیکن اس میں ہی اس کا خوبصورت چہرہ اور دلکش ہو گیا تھا جبکہ بال ناچاہتے ہوئے بھی چاچی کے پرزور اصرار پر کھلے چھوڑنے پڑے تھے۔کالے سیاہ ریشمی بال اور بلکل سیدھے۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن قسمت۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت رات میں بدل چکا تھا۔ لیکن جدید طریقے سے کی گئی اریجمنٹ اور لائٹنگ میں ہر چیز واضح تھی۔ باہر آئی تو سب مرد ایک طرف لان میں ٹولا بنائے بیٹھے تھے۔ اسے چاچو بھی نظر آ گئے۔ اس نے سوچا ان کو کینڈلز کے لیے کہے۔ اور ان دونوں کے ابا بھی وہیں تھے جن کے منہ بسورے ہوئے تھے۔۔۔ وہ لوگ گول دائرہ بنائے اس طرح بیٹھے تھے کہ دو لوگوں کی روشنی کی طرف پشت تھی تو وہ جان نہیں سکی کہ کون ہے باقی سب کو وہ دیکھ سکتی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" اس نے پاس جا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔" سب نے کورس میں جواب دیا۔

"ارے بھئی کون ہو تم۔۔۔" چاچو اسے چھیڑنے کو بولے۔

"چاچو پلیز۔۔۔" اس سے پہلے کہ چاچو شروع ہوتے اس نے جھنجھلا کر انہیں ٹوکا۔

"ارے بھئی یہ روشی ہی ہے۔۔۔" اس کے جھنجھلانے پر چاچو ہنستے ہوئے بولے۔ باقی سب بھی مسکرا دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔معیز زین بھائی کو دیکھتے ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کر ان کے پاس جا چکا تھا۔ تو وہ فرخ کو تیمور بھائی کو دینے کے لیے آگے بڑھی۔ تیمور نے دونوں ہاتھ بڑھا کر فرخ کو پکڑ کر اپنی طرف کیا۔ روشنی جو فرخ کو پکڑا کر چاچو کی طرف مڑنے لگی تھی۔ لیکن مڑ نا سکی۔ ایک جھٹکے سے فرخ کے ساتھ ہی جھکی اور ہلکی سی چیخ بھی نکلی۔ تیمور اور باقی سب نے اسے تشویش و حیرانگی سے دیکھا۔ بال پھر کھینچے تو روشنی بولے بنا نہ رہ پائی۔

"سی۔۔۔۔ تیمور بھائی میرے بال۔۔"۔دیکھا تو اس کے بال فرخ کی شرٹ کے اوپری بٹن میں پھنسے ہوئے تھے۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔۔۔ نکالتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔" تیمور نے فرخ کو اپنی گود میں لیا۔خود بھی بیٹھے اور اسے بھی اپنے سامنے کرسی پر بٹھایا۔اب ایسے تھا کہ وہ فرخ کی طرف جھکی ہوئی تھی۔دائیں طرف سے بال پھنسے تھے۔تو چہرہ مخالف سمت کر لیا۔

"آہ تیمور بھائی آرام سے۔۔۔"

"ارے۔۔۔۔ماموں یہ تو نکل ہی نہیں رہے۔۔۔"ان کے کوشش کرنے پر بال نہیں نکلے تو انھوں نے حمدان کو بلایا۔

"کس احمق نے کہا تھا بال کھلے رکھنے کا۔۔"حمدان بولتے ہوئے اٹھے۔

"اب چاچی کا نام لوں گی تو برا مت مانیے گا۔۔"روشی تلملائی۔تو حمدان نے قہقہہ لگایا۔باقیوں کی بھی ہنسنے کی آواز آئی۔جبکہ روشنی اس صورتحال میں خود کو ان ایزی فیل کر رہی تھی۔

"افففف۔۔۔۔ کس مصیبت میں پھنس گئی۔۔"اس نے جھنجھلاتے ہوئے نظریں اٹھائیں۔تو چونکی۔فاران سکندر بلکل قریب ہی تھا۔وہ انہیں دو کرسیوں میں سے ایک پر براجمان تھا۔جو تیمور کے قریب تھی۔اور آتے ہوئے وہ اس لیے نہیں دیکھ سکی کیونکہ اس کی پشت روشنی کی طرف تھی۔اور اس طرح جھک کر بیٹھتے ہوئے وہ اس کے قریب ہو گئی تھی۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔روشنی کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔اس نے نظریں جھکا لیں۔لیکن محسوس کر رہی تھی کہ فاران اب بھی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ واقعی ہی روشنی پر سے نظریں نہیں ہٹا پایا تھا۔ نا جانے کتنے عرصے بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اگر اس کا نام نا لیا جاتا تو وہ پہچان بھی نا پاتا کہ وہ روشنی ہے۔۔۔۔۔۔۔ جو بھی تھا ان کے درمیان رشتہ تو رہ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔ فاران واقعی اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔ جبکہ روشنی کو اس کی نظریں بری طرح چبھ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

"چاچو۔۔۔ قینچی لائیں پکڑ کر کاٹ دیں۔۔۔ "

"اچھا بھئی اب کچھ صبر تو کرو۔۔۔" اس کے جھنجھلا کر بولنے پر چاچو بھی تپے۔

"روشنی ریلیکس۔۔۔۔" اب کہ زین بھائی بولے۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ وہ ان کمفرٹیبل فیل کر رہی ہے۔

"یہ لو نکل گئے۔۔" چاچو نے کہا تو وہ فوراً اٹھی اور پیچھے کو ہوئی ہی تھی کہ چاچو کا پاؤں اس کے پاؤں کے نیچے آ گیا اور اب کہ چاچو کراہے۔۔۔ تو روشنی سٹپٹا کر پیچھے ہٹی۔ نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبایا۔

"روشنی۔۔" انھوں نے غصے و بے بسی سے اس کا نام لیا۔

"سوری چاچو۔۔" روشنی فوراً بولی۔ اور وہاں سے نکل گئی۔

"آج تو قسمت ہی خراب ہے۔۔" جھنجھلا کر سوچا اور احمر کو روک کر کینڈ لز لانے کا کہہ کر اندر گئی۔ تو تپ گئی کہ امی اس کو دیکھتے ہی شروع ہو گئیں کی ابھی تک لیلی کو باہر لے کر نہیں آئیں۔

* *

مہندی کا فنکشن ختم ہوا سب تھک کر سونے کی تیاری کرنے لگے پھر بھی اٹھتے اٹھتے ایک بج گیا چاچو تو اب بھی محفل جمائے بیٹھے تھے۔ کہ بڑی پھپھو نے اٹھایا۔ روشنی کمرے میں آئی تو چاچی، لیلی اور عریشہ بھی جاگ رہیں تھیں۔ چاچی نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔

"حمدان اٹھے کے نہیں۔۔"

"چلے گئے ہیں روم میں سب کو اٹھا دیا بڑی پھپھو نے۔۔" روشنی ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اچھا یہ دیکھو۔۔" انھوں نے پاس پڑا ایک چھوٹا خوبصورت ڈبہ اسے پکڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔۔" اس نے تھامتے ہوئے کہا۔

"کھول کر تو دیکھو۔۔۔"

روشنی نے کھولا تو اندر بہت خوبصورت وائٹ گولڈ کے ائر رنگز تھے۔ ڈیزائن بھی بہت خوبصورت تھا۔ پسند کرنے والے کی پسند واقعی بہت اچھی تھی۔ روشنی کے چہرے پر پسندیدگی کا تاثر آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت خوبصورت ہیں۔" وہ کہے بنا نہ رہ سکی۔

"فاران نے گفٹ کیے ہیں لیلی کو۔" چاچی نے بتایا تو اس نے نارمل انداز میں بھنویں اچکا کر کیس بند کر کے رکھ دیا۔ تینوں کی نظریں اس پر ہی تھیں۔

"کیا ہوا۔۔" اس نے حیرانگی سے ان تینوں کو دیکھا۔ تو چاچی نے گہرا سانس لیا۔ اور بولیں

"ہمیں لگا کے تمیں شاید اچھا نہیں لگا فاران کا آنا۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔"اس کا انداز نارمل تھا۔

"چاچی بہت وقت ہوا میں اس فیز سے نکل آئی ہوں۔۔۔اگر نا نکلتی تو شادی کے لیے کبھی حامی نا بھرتی۔۔۔۔اور ایک اور ناکام رشتے نے مجھے ویسے بھی مردوں سے بیزار کر دیا ہے"اس نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔لہجہ بلکل نارمل تھا۔

"میں چینج کر لوں۔۔۔۔رات کافی ہو گئی ہے صبح بھی جلدی اٹھنا ہے۔"وہ کہتے ہوئے واش روم میں چلی گئی۔تو چاچی بھی گہرا سانس لے کر اٹھیں۔جبکہ عریشہ اور لیلی نے ایک دوسرے کو خاموش نظروں سے دیکھا۔

****

بارات کا فنکشن ہال میں تھا۔وہ سب ہال میں پہنچ چکے تھے۔آج کے دن چاچی اور عریشہ کا ساڑھی کا پلان تھا جس میں انھوں نے روشنی کو بھی گھسیٹا تھا۔اور آج زبردستی پارلر بھی لے کر گئیں تھیں اسے۔۔۔۔۔۔لائٹ سکائی بلیو کلر کی جدید فیشن کی خوبصورت ساڑھی میں وہ خوب جچ رہی تھی۔بالوں کا جوڑا بنایا تھا۔اور کانوں میں لمبے خوبصورت ایئر رنگز۔جو صراحی دار گردن کو اور واضح کر رہے تھے۔ماہرانہ طریقے سے کیا گیا میک اپ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔سب کی توصیفی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ خوبصورت لگ رہی ہے۔لیکن اس کے برعکس اس کے تاثرات سنجیدہ تھے۔جو اسے پروقار ظاہر کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بارات پہنچنے کی اطلاع آئی تو سب استقبال کو باہر کو چلے گئے۔فاران بھی جانے کے لیے اٹھنے لگا تھا کہ روشنی کے نام پر چونکا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کیوں وہ رک گیا اور ان کی باتیں سننے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارینجمنٹ میں پارٹیشن نہیں تھی تو خواتین اور مرد سب اکھٹے ہی تھے جس کو جو جگہ مناسب لگی وہ وہاں بیٹھا تھا۔۔۔۔انہیں

میں جہاں فاران تھا اس سے آگے ٹیبل پر کالونی کی کچھ خواتین بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔۔جو آپس میں گوسپ کرنے میں مگھن تھیں اور آواز بھی ان کی اتنی تو تھی کہ جہاں فاران تھا۔وہاں تک آسانی سے جا رہی تھی۔۔۔۔

"بیچاری روشنی کی قسمت ہی خراب ہے۔۔۔۔ بھئی دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے لیکن۔۔۔کیا فائدہ ایسی خوبصورتی کا جب قسمت ہی اچھی نا ہو۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔۔"دوسری خاتون نے پوچھا۔ان کے انداز میں تجسس تھا۔

"قسمت خراب ہے تب ہی تو دو مرتبہ طلاق ہوئی ہے بیچاری کو۔۔۔"پہلی والی خاتون بولیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا واقعی۔۔۔"دوسری خاتون کو یقین نا آیا جیسے۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ تمہیں نہیں پتا کیا۔۔۔یہ تو سب جانتے ہیں۔"ایک اور خاتون بولیں۔

"نہیں پتا تھا اسی لیے تو حیران ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔"وہ حیرت سے بولیں۔

"بس قسمت بیچاری کی۔۔۔۔۔ایک شادی پھپھو کے گھر ہوئی تھی۔۔۔۔۔نکاح ہوا تھا۔۔۔۔۔لڑکے کو کوئی اور پسند آگئی تو طلاق دے دی اسے۔۔۔۔۔۔۔پھر دوبارہ جب شادی ہوئی تو وہ لڑکا کہتے تھے اکیلا ہے ماں باپ باہر ہیں کسی جاننے والے نے کروایا تھا۔۔۔۔۔لیکن بعد میں پتہ لگا شادی شدہ اور دو بچوں کا باپ تھا۔۔۔۔۔۔۔"پہلی والی خاتون نے تفصیل سے بتایا۔

"پھر۔۔۔؟؟۔"دوسری عورت نے تجسس سے پوچھا۔

"پھر کیا سنا ہے اس کی پہلی بیوی کو پتا لگا۔۔۔۔تو آگئی اور اس کو دھکے دے کر نکالا گھر سے۔۔۔۔۔۔۔چھ ماہ ہی تو ہوئے تھے شادی کو زیادہ ٹائم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سنا ہے بعد میں اس لڑکے نے بڑی کوشش کی صلح کی لیکن روشنی نہیں مانی اور طلاق لے لی۔۔۔"

"چہ چہ چچچ۔۔۔۔۔واقعی برا ہوا۔۔۔۔"آواز میں افسوس اور ہمدردی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں میں تو کہتی ہوں کم عمری میں بچوں کے رشتے ہی نہیں کرنے چاہیے۔۔۔۔۔لڑکے کا کیا جاتا ہے۔ساری بدنامی تو لڑکی کی ہوتی ہے۔۔۔۔اب بتاؤ بھلا کون کرے گا اس سے شادی۔۔۔۔۔یہاں تو کنواری لڑکی کو بنا بات کے رد کر کے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔"

خواتین اور بھی تبصرے کر رہیں تھیں۔لیکن فاران وہاں سے اٹھ گیا۔اس طرح کی بات اس نے پہلی مرتبہ سنی تھی اور وہ بھی ایسے۔وہ اپنی زندگی میں زروہ کے ساتھ اس طرح مگھن ہوا کہ اسے کسی اور چیز کا علم ہی نہیں رہا اور نا ہی جاننے کی جستجو۔اور جب اس کا رویہ ایسا تھا تو یقیناً گھر والوں نے بھی اس بات کرنا ضروری نہیں سمجھا ہو گا۔لیکن وہ سب جانتے تھے۔اگر محلے کی خواتین یہ بات کر رہیں تھیں تو سب خاندان کو ہی پتہ ہو گا یقیناً۔۔۔۔۔۔۔۔فاران کا دل بوجھل ہو گیا نا جانے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔شاید وہ خوش نہیں تھی اس لیے ہم بھی خوش نہیں رہے۔۔۔۔۔۔یہ اور بہت سی سوچیں اس کے ذہن میں آنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ چلتا ہوا ہال کے داخلی دروازے پر پہنچا تو بارات آچکی تھی۔اس کو استقبالیہ کے لیے پھولوں والی پلیٹیں پکڑے سومیہ،اقراء،عریشہ اور باقی بھی سب نظر آئیں لیکن جانے کیوں اس کی نظروں نے بے ساختہ ہی روشنی کو تلاشا تھا۔۔۔شائد جو باتیں اس نے سنی یہ اس کا اثر تھا۔۔۔۔۔لیکن وہ اسے نظر نہیں آئی۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔"اسے پتا نہیں لگا کہ وہ بے دھیانی میں داخلی دروازے کے عین بیچ میں کھڑا تھا۔آواز پر پلٹا تو وہی تھی۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔فاران کو وہ نظریں سرد لگی تھیں۔

"راستہ۔۔۔"وہ پلٹا تو تھا لیکن ہنوز راستے میں تھا تو روشنی ٹھنڈے لہجے میں بولی۔تو فاران نے خاموشی سے ایک طرف ہو کر اسے رستہ دیا۔وہ قریب سے گزر کر نکل گئی۔اور فاران کی گہری نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔

****

شادی بخیر و عافیت انجام پا چکی تھی۔سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔بس چاچو تھے یہاں اور انھوں نے بڑی پھپھو کو بھی روک لیا۔شادی سے دو دن بعد کی بات تھی ایک بجنے والا تھا۔روشنی سکول اور اقراء کالج گئی تھی۔امی اور چاچی دونوں کچن میں دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھیں۔پھپھو بیٹھیں ٹی وی دیکھ رہیں تھیں کہ پھپھو کو احمر نے لیپ ٹاپ پر شادی کی تصویریں لگا کر دیں تو وہ دیکھنے لگیں۔کہ ایک تصویر آئی جسے انھوں نے پہلے تو خاص غور کیے بغیر آگے کر دیا پھر ان کے ذہن میں ایک دم جیسے وہ تصویر اٹکی۔چونکہ وہ کافی تصویریں آگے کر چکیں تھیں۔پھر واپس اس تصویر کو ڈھونڈا۔اور اپنی نظریں تصویر پر پُر سوچ انداز میں جما دیں۔اب ان کے ذہن میں جو چل رہا تھا۔وہ صرف حمدان کو ہی بتا سکتیں تھیں۔انھوں نے پاس بیٹھے ٹی وی پر کرکٹ دیکھتے احمر کو بلایا۔

"پاپا کدھر ہیں تمہارے۔۔"

"پاپا کچن میں۔۔۔"احمر نے ٹی وی سے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔میچ دیکھنے کے لیے ہی اس نے بڑی پھپھو کو لیپ ٹاپ لگا کر دیا تھا۔ورنہ وہ تو کوئی پرانا ڈرامہ لگائے بیٹھی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچن میں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔جاؤ بلا کر لاؤ اسے۔۔"

اب جب تک وہ بات باہر نا نکل آتی انھیں سکون نہیں آنا تھا۔

چاروناچار احمر کو اس حکم پر اٹھنا ہی پڑا۔ میچ اتنے دلچسپ موڑ پر تھا۔ آر یا پار۔ وہ جلدی سے بھاگ کر گیا۔ کچن میں پاپا کو جا کر بتایا۔ اور واپس دوڑ کر آیا مزید ٹی وی کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ پھپھو غور کرتیں تو ضرور ہی لتاڑتیں۔ لیکن وہ کہیں سوچ میں گم تھیں۔

"جی آپا۔۔۔"حمدان پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔

"ارے کیا لاسٹ اوور چل رہے ہیں۔۔۔"ان کا دھیان بھی میچ پر گیا۔ احمر کے مثبت جواب پر وہ بھی میچ دیکھنے میں مگن ہو گئے۔ وہ سوچ میں ہی گم تھیں کہ بریک آیا تو حمدان ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اصل میں ان کا ذہن ماضی کی طرف چلا گیا تھا۔ جانے کیا کیا یاد آ گیا تھا ان کو۔

"آپا کیا ہوا۔۔۔۔۔؟ وہ متوجہ ہوئیں تو گہرا سانس لے کر انھوں نے کھلا لیپ ٹاپ حمدان کے آگے کیا۔ حمدان نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا کر انہیں دیکھا اور لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا۔ تو کچھ سمجھ نا پائے۔ جبکہ وہ حمدان پر نظریں جمائے بیٹھیں تھیں۔

"تصویر دیکھو۔۔۔" وہ تصویر پر زور دیتے ہوئے بولیں۔

"دیکھی ہے۔ کیا ہوا۔۔۔۔" اب کے حمدان حیران ہوئے۔ تو وہ جھنجھلا کر بولیں۔

"غور سے دیکھو۔۔۔" حمدان مزید حیران ہوئے اور لیپ ٹاپ ان کے آگے کر کے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس میں کیا ہے دیکھنے والا۔۔۔" دودھ پلائی کے گلاس کی تصویر تھی۔ جو قریب سے لی گئی تھی۔ خوبصورت طریقے سے سجی ہوئی پلیٹ میں سجا ہوا گلاس تھا۔

"ارے یہ کہاں سے آئی۔۔۔" انھوں نے دیکھ کر سر پر ہاتھ مارا۔

"مجھے کیا پتا آپا۔۔۔ آپ نے مجھے یہ دکھانے کے لیے بلایا تھا۔۔۔۔۔ لگتا ہے بھائی جان کی یاد آرہی ہے۔۔"

حمدان کا حیران لہجہ آخر میں شرارتی ہو گیا۔ جبکہ انھوں نے کوئی جوب نہیں دیا اور تصویریں آگے پیچھے کرنے لگیں۔

"یہ دیکھو۔۔۔" وہ بولیں تو حمدان گہری سانس لے کر متوجہ ہوئے۔ کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ آپا سیریس تھیں۔ اور اب کہ تصویر دیکھنے کے بعد تشویش سے آپا کو دیکھا۔

"آپا کیا ہے۔۔۔ روشی اور فاران ہیں۔۔۔۔۔" بولتے ہوئے ان کا لہجہ آجر میں دھیما ہو گیا۔ وہ سمجھ گئے کہ وہ کیا دکھانا چاہتیں ہیں۔ اور اس عظیم کامیابی پر انھوں نے چھت کو دیکھ کر شکر ادا کیا تھا۔ اب اندر آسمان تو نظر آنے سے رہا۔

جبکہ حمدان اب تصویر غور سے دیکھ رہے تھے۔ بارات کی تصویر تھی۔ روشی اور فاران ہال کے داخلی دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ فاران دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے داخلی دروازے کے بیچ تھا۔ داخلی دروازے سے کوئی ایک قدم کے فاصلے پر۔ اور روشنی اس سے دو تین قدم کے فاصلے پر۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جس میں دونوں کے سائیڈ پوز تھے۔ یہ ایک خوبصورت تصویر تھی۔ جبکہ دونوں کے تاثرات الگ کہانی سنا رہے تھے۔ اور بس یہاں سے شروع ہوئی ایک نئی کہانی۔ جس چیز کو وہ لوگ بھول گئے تھے بھولنا کیا نا ممکن ہو گیا تھا۔ بڑی پھپھو کو لگا کہ اب ہی تو ممکن ہے۔

"ہممممم۔۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔"حمدان جانتے تھے کہ آپا نے کچھ سوچ کر ہی اسے اس میں شامل کیا ہو گا۔وہ سمجھ گئے تھے ان کا اشارہ۔

"تو اب ان دونوں کی شادی۔۔"آپا نے بھی گھما پھرا کر نہیں بلکہ بلکل سیدھی بات کی۔

"آسان نہیں ہے یہ اتنا۔۔۔۔۔"حمدان سمجھ رہے تھے کہ کہنا آسان ہے لیکن ہونا نہیں۔

"ارے کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔۔۔"آپا نے ناک سے مکھی اڑائی ہو جیسے۔یہ تو حمدان بھی جانتے تھے کہ جب وہ کچھ کرنے کا ٹھان لیتی تو پورا کر کے ہی رہتیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔۔۔باقی سب تو مان جائیں گے فاران بھی راضی ہو جائے گا۔لیکن روشنی نہیں مانے گی۔۔۔۔مشکل ہے۔۔۔"اب کہ ان کا انداز پر سوچ تھا۔

"اچھی فرمانبردار بچی ہے مان جائے گی۔۔۔" آپا کو تو جیسے یقین تھا۔اب حمدان کچھ نہیں بولے۔جبکہ نظریں پُر سوچ انداز میں تصویر پر جمیں تھیں۔جیسے وہ فیصلہ نا کر پا رہے ہوں۔

"بھئی بہت ہو گیا۔۔۔۔مرحومہ والدہ کی خواہش تھی یہ تم بھی جانتے ہو آج بھی تکلیف ہوتی ہے سوچ کر۔۔۔۔لیکن یہ کہہ کر جانے دیا کہ زندگی بچوں نے گزارنی ہے زبردستی اچھی نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے تو یہ سوچ کر ہی لگ رہا ہے کہ ایسا ہو جائے تو ماں جی کی روح کتنی خوش ہو گی۔۔۔۔اور دیکھو دونوں کو ۔۔۔۔۔کوئی بھی خوش نہیں اگر اپنی اپنی زندگیوں میں خوش ہوتے تو ہم بھی مطمئین ہو جاتے۔۔۔۔۔ لیکن سچ پوچھو اب تو یہی لگنے لگا ہے بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہیں۔۔۔۔۔اور جہاں تک بات ہے راضی ہونے کی بس نکاح ہونے دو پھر دیکھنا۔۔۔۔۔۔بھئی بال دھوپ میں سفید نہیں کیے۔۔۔۔۔۔۔اللہ کے کلام میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ اس کا کلمہ پڑھ کر قبول ہے کہنے سے ہی دو دل ایک ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ہاں ان میں کچھ اڑیل دل بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن گھٹنے ٹیک ہی دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔آخر میں قابو آ ہی جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حمدان کے چہرے پر شش و پنج کے تاثرات دیکھ کر وہ مزید بولیں۔والدہ کا ذکر کرتے ہوئے لہجہ نم بھی ہوا تھا۔ آپا تو فل موڈ بنا چکیں تھیں۔اور حمدان کو بھی سوچنے پر مجبور کر چکیں تھیں۔

"چلیں کرتے ہیں کچھ لیکن ابھی تو لیلی کی شادی ہوئی ہے اب تھوڑے دن گزرنے دیں۔۔۔"

حمدان نے کہا تو انھوں نے بھی مطمئین ہو کر اثبات میں سر ہلایا۔ اتنی جلدی انھیں بھی نہیں تھی۔

****

حمدان کو فاران سے زیادہ روشنی کی فکر تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ جو بھی ہو روشنی کے حق میں اچھا ہو۔ کہیں نا کہیں انھیں یہ دونوں کے حق میں بہتر بھی لگا۔ لیکن وہ ادھیڑ پن میں مبتلا تھے۔ اور فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے۔ کہ آیا اس بات کو آگے بڑھایا جائے یا نہیں۔ پھر ایک دن انھوں نے اپنی بیوی ردابہ سے بات کر ہی لی۔ رات کا وقت تھا۔ بچے بھی اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے جا چکے تھے۔ ردابہ بھی نیم دراز لیٹیں ہوئیں موبائل پر مصروف تھیں۔ وہ بھی بیڈ سے ٹیک لگائے۔ آرام دہ انداز میں بیٹھے تھے۔ کہ انھوں نے ردابہ کو دیکھتے ہوئے بات کرنا شروع کی۔

"سنو جب ہم شادی پر گئے تھے۔۔۔" ان کے بولنے پر ردابہ نے موبائل بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور مکمل ان کی طرف متوجہ ہوئیں تو وہ بات آگے بڑھاتے ہوئے بولے۔

"تو آپا نے مجھ سے بات کی تھی۔۔۔" وہ بول کر چپ ہوئے تو ردابہ نے انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خریت۔۔۔کیابات۔۔؟؟"

"ہوں خیریت ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دراصل وہ چاہتیں ہیں کہ فاران اور روشی کی شادی ہو جائے۔۔"انھوں نے انھیں دیکھتے ہوئے بات مکمل کی۔

"ہاں اگر ایسا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ تو نہیں۔۔"ردابہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ہاں لیکن روشنی۔۔۔۔۔وہ نہیں مانے گی۔۔۔"وہ روشنی کے لیے فکر مند تھے۔الجھن بھرے انداز سے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن روشنی کو سمجھنا ہو گا حمدان۔۔۔۔۔۔۔اس کے لیے مشکل ہے لیکن اب کے وہ دوبارہ کسی تلخ تجربے سے گزرے۔۔۔۔۔۔۔۔یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔شادی تو اس کی کرنی ہے۔۔۔۔ابھی نہیں تو سال دو سال یا کچھ اور وقت کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔تو بہتر آپشن فاران ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی فاران پہلے کی نسبت بہت بہتر لگا اب مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ردابہ مطمئین انداز میں بات کر رہیں تھیں۔ان کی بات سن کر

حمدان سوچ میں گم ہو گئے۔بولے کچھ نہیں۔ردابہ کھسک کر ان کے قریب ہوئیں۔اور ان کا ہاتھ تھاما۔اور نرمی سے مسکرا کر پوچھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔"تو حمدان نے گہری سانس لے کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"اور ردابہ ان کے ٹالنے پر مسکرائیں تھیں۔وہ جانتیں تھیں کہ انھیں روشنی کی فکر ہو رہی ہے۔اور ہوتی بھی کیوں نا بیٹی سمجھتے نہیں تھے بیٹی تھی وہ ان کی۔ردابہ نے ان کے کندھے پر سر ٹکایا۔

"حمدان میں بس یہ کہوں گی کہ عورت اس مرد کو کبھی نہیں بھولتی جو اس کی زندگی میں سب سے پہلے آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔پہلا مرد۔۔۔۔۔۔پہلی محبت۔۔۔۔۔۔۔۔اور روشنی کے لیے فاران پہلا مرد تھا۔بحیثیت شوہر وہ اسے قبول کر چکی تھی۔اور اس سے محبت بھی۔۔۔۔۔۔۔۔"

ردابہ کا لہجہ دھیما مگر صاف تھا۔وہ ان کی پریشانی سمجھ چکیں تھیں۔انھیں اچھی طرح یاد تھا جب روشنی اور فاران کا نکاح ہوا تھا۔پندرہ سال کی تھی وہ۔دسویں کلاس میں گئی تھی۔جھینپی جھینپی،شرمائی سی،سب کے چھیڑنے پر روہانسی ہو جاتی تھی۔پر گزرتے وقت کے ساتھ اس رشتے کا احساس اس کے چہرے پر جھلکنے لگا تھا۔اور اس کے چہرے پر پھیلتے خوشی کے خوبصورت رنگ اسے اور دلکش بنا دیتے تھے۔آنکھوں میں ستارے چمکتے تھے۔اور گالوں پر جیسے انار رکھ دیے ہوں۔لیکن وقت کی بے مروت کروٹ نے آنکھوں سے ستارے

نوچ دیے تھے۔ اور گالوں سے سرخی۔ انھوں نے روشنی کو گلاب کے پھول کی طرح کھلتے اور پھر مرجھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن وہ جانتی تھیں۔ روشنی کے دل میں اس کی پہلی محبت ناسور کی طرح تھی۔ بھلا عورت کب بھولتی ہے۔ بھولنا چاہے بھی تو نہیں بھول سکتی۔ پہلا خواب، پہلی محبت اور پہلا درد۔۔۔۔۔۔۔

اور درد بھی اس سے ملا ہو جس سے محبت ہو۔

لیکن اگر اس درد کا مداوا بھی اگر درد دینے والا کرے تو دوا بھی ہو ہی جاتی ہے۔

اس لیے ردابہ کو بھی لگتا تھا کہ ان دونوں کا ساتھ دونوں کے لیے نہیں تو روشنی کے لیے بہتر ہے۔ اور مرد کا کیا ہے۔ وہ تو بہل ہی جاتا ہے۔ فاران بھی آج نہیں تو کل شادی کر ہی لیتا۔ روشنی سے نہیں تو کسی اور سے۔

لیکن روشنی کو کسی اور سے شادی کر کے بھی سوائے درد کچھ نہیں ملا تھا۔ اور اس تلخ تجربے نے اس کے ماتھے پر ایک اور طلاق کا دھبہ ہی لگایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

پھر کچھ دنوں کے بعد کی بات ہے حمدان نے آپا کو فون کر کے پہلے زاہدہ آپا سے بات کرنے کا کہا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ پہلے انوار بھائی سے بات ہو۔ ان کے خیال میں اگر زاہدہ آپا کو اعتراض ہوا تو بات یہیں دب جائے گی اور کسی کی دل آزاری بھی نہیں ہو گی۔ زاہدہ آپا سے مثبت جواب کے بعد انھوں نے انوار صاحب سے بات کی۔ اور

حمدان نے ہی انھیں قائل کیا۔بات آہستہ آہستہ سب کو معلوم ہو چکی تھی اور سب کی رائے اس بارے میں مثبت ہی تھی۔ لیکن اس سارے معاملے سے روشنی بے خبر تھی۔یوں روشنی تو انجان تھی لیکن سب کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ انکار کر چکی تھی۔اور حمدان تک بھی یہ بات پہنچ چکی تھی۔ سلمی بیگم حمدان کو اپنی اور اس کی ہوئی گفتگو بتا چکیں تھیں۔اور خاصی پریشان تھیں۔حمدان نے انھیں تو تسلی دیتے ہوئے فون رکھ دیا تھا لیکن خود متفکر ہو گئے تھے۔کیونکہ روشنی واضح،دوٹوک انکار تو کر ہی چکی تھی لیکن دوبارہ کبھی شادی نا کرنے کا فیصلہ بھی سنا چکی تھی۔جب انھوں نے ردابہ کو بتایا تو وہ ہنس پڑیں۔حمدان نے تعجب سے انھیں دیکھا۔ہنسی والی بات کیا تھی اس میں بھلا۔

"حمدان۔۔۔۔۔۔وہ شادی کرے گی۔۔۔۔اور فاران سے ہی ہو گی اس کی شادی۔۔۔۔۔۔انشاءاللہ "

وہ پر یقین لہجے میں بولیں تھیں۔تو حمدان نے ہولے سے سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

وہ بیدار ہوئی تو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔ بھرپور نیند لینے سے طبعیت پر خوشگوار اثر ہوا تھا۔اور دماغ بھی قدرے پر سکون تھا۔انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھی۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔لیکن محسوس ہو رہا تھا کہ باہر دن کب کا چڑھ چکا ہے۔طبعیت کی خرابی کی وجہ سے کسی نے اٹھایا نہیں تھا۔تو کافی دیر تک سوئی رہی۔سکول سے

بھی چھٹی ہو چکی تھی۔ سکول کا خیال آتے ہی موبائل کا خیال آیا تو فون ڈھونڈا۔ سکول سے فون تو ضرور آئیں ہونگے۔ بغیر بتائے چھٹی جو کی تھی۔ لیکن پتا نہیں فون کہاں تھا ملا نہیں۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے بازو سیدھے کیے ہوئے کچھ دیر بیٹھی رہی۔ سوچیں پھر اسی نکتے پر جا رہیں تھیں۔ وہ سر جھٹک کر بیڈ سے اتری اور کمرے کے پردے ہٹائے۔ کِھلا کِھلا اور روشن دن تھا۔ صبح کی ٹھنڈک محسوس کی جا سکتی تھی۔ پلٹ کر ٹائم دیکھا تو نو سے اوپر ہو چکا تھا۔ روشنی نے پھر ایک بھرپور انگڑائی لی اور الماری میں سے سوٹ نکالا واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ نہا کر آئی تو گیلے بال ٹاول میں لپیٹے تھے۔ آ کر موبائل ڈھونڈا تو ٹیبل پر پڑا ملا۔ آن کر کے دیکھا تو واقعی مس کالز تھیں۔ اس نے سمیرا کو ہی میسج کیا طبیعت خرابی کا فون نہیں کیا کیونکہ اس ٹائم کلاس لے رہی ہوتی تھی۔ موبائل رکھا تو ڈریسنگ ٹیبل پر آئی ٹاول ہٹا کر بالوں کو برش کرنے لگی۔ برش کرنے کے بعد ڈوپٹہ لیا اور کمرے سے باہر نکلی طبعیت بہتر تھی تو بھوک بھی محسوس ہونا شروع ہوئی۔ نیچے جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی کہ پیچھے سے کسی نے بھاگ کر اسے پکڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روشی آپی۔۔۔"حمنہ کھکھلاتے ہوئے بولی تھی۔ روشنی خوشگوار حیرت سے پلٹی اور نیچے جھک حمنہ کو گلے لگایا۔

"ارے تم کب آئی۔۔"روشنی حیران تھی۔ کہ کل تک تو کوئی اطلاع نہیں تھی آنے کی۔

"صبح صبح آئیں ہیں۔۔۔۔۔پاپا کہتے سرپرائز دیں گے۔۔۔۔"حمنہ خوشی سے بتا رہی تھی۔

"اچھاااا۔۔۔۔۔"روشنی نے شرارت سے لفظ لمبا کھینچا۔

"جی۔۔۔۔۔"حمنہ نے بھی ویسے لمبا کیا۔تو روشنی کو ہنسی آگئی۔دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں نیچے اترنے لگیں۔

سب ڈرائنگ روم میں تھے۔وہ اندر گئی اور سب مل کر چاچی کے ساتھ بیٹھی تو چاچی نے اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھنے لگیں۔

"روشی بھابھی نے بتایا کہ بخار تھا تمہیں اب کیسی طبعیت ہے۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بخار تو ہلکا ہی تھا اب اتر گیا ہے ویسے ہی تھکاوٹ سی تھی۔اب تو ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر ان کو جواب دیا۔چاچو بھی اسے دیکھ رہے تھے۔

"جاؤ اقراء آپی کے لیے ناشتہ بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔۔۔ہم سب تو کر چکے ہیں۔۔۔" سلمی نے اقراء کو کہنے کے بعد روشنی سے کہا۔تو روشنی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چاچو سے بولی۔

"چاچو اتنا اچھا سرپرائز دیا آپ نے۔۔۔۔۔اور کسی کو بتایا بھی نہیں۔۔۔۔۔" اس کی آواز میں خوشی تھی۔

"ارے اگر بتا دیتا تو سرپرائز کیسے رہتا۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی ایک اور سرپرائز ہے اب روشنی بھی آگئی ہے تو سب کو بتاتا ہوں۔۔۔۔۔اقراء کو ابھی"

چاچو کی بات پر اقراء بھی جاتے جاتے واپس آگئی۔جبکہ چاچو کہنے کے بعد سسپینس پھیلانے والے انداز میں دیکھ رہے تھے۔چاچی بھی مسکرا رہی تھیں یعنی وہ بھی جانتیں تھیں جبکہ بچوں کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ بے خبر ہیں۔

"بتائیں نا پاپا۔۔۔" احد بے صبری سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ خبر یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔۔۔۔"چاچو سب کے تجسس بھرے چہروں پر نظر دوڑاتے ہوئے سسپینس کے انداز میں بول رہے تھے۔

ان کا مزید ستانے کا انداز اتھا کہ اب امی نے انھیں ٹوکا۔

"ارے حمدان بتا بھی دو اب۔۔۔۔"

"اچھا اچھا بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ہوں تو ایسے کہ میرا ٹرانسفر لاہور ہو گیا ہے۔۔۔ "

"کیا واقعی۔۔۔"امی نے خوشی سے پوچھا۔باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت و خوشی کے تاثرات تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سچ پاپا۔۔۔۔"بچے خوشی سے جھوم اٹھے۔

"ہاں بھئی بلکل سچ۔۔۔"اب کے حمدان ہنستے ہوئے بولے۔

روشنی نے حیرت سے چاچی کو دیکھا تو انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تو روشنی خوشی سے ان سے لپٹ گئی۔ جبکہ امی ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کرنے لگیں۔

"یہ بہت اچھی خبر ہے حمدان۔۔۔" بابا نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر خوشی بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔ حمدان بھائی کے محبت بھرے سادہ انداز پر مسکرا دیے۔ جانتے تھے کہ جب وہ یہاں سے گئے تھے۔ تو کوئی بھی خوش نہیں تھا لیکن مجبوری تھی۔ وہ تو کب کے کوشش میں تھے ٹرانسفر کے۔ لیکن اب ہو ہی گیا تھا۔ وہ سب کے چہروں پر چھائی خوشی دیکھ سکتے تھے۔ بچے اسی خوشی میں پارٹی کرنے کے پروگرام بنانے لگے۔ روشی، چاچی، اقراء اور امی بھی شامل تھیں۔ حمدان بھی مشورہ دینے لگے۔ بابا مسکراتے ہوئے سب کو دیکھنے دیکھ رہے تھے۔

****

دوپہر کو امی اور ان سب نے مل کر پُر تکلف کھانے کی تیاری کی اور رات کو چاچو ان کو باہر کے کر گئے۔ یوں ایک اچھے دن کے بعد سب تھک کر سونے کی تیاری کرنے لگے۔ روشنی بھی صبح سکول کے لیے اپنے کپڑے تیار کر کے ابھی فارغ ہی ہوئی تھی کہ چاچو اس کے روم لیں آئے۔

"اور بھئی کیسا چل رہا۔۔۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب ٹھیک چاچو۔۔۔"روشنی نے مسکرا کر انھیں دیکھا۔اور مزید کہا۔

"چاچو آپ ریسٹ کرتے بہت تھک گئے ہوں گے آپ۔۔۔"

"ارے کہاں۔۔۔دوپہر کو سو لیا تھا تھکان تو اتر گئی تھی۔۔۔اور فلحال نیند نہیں آ رہی تھی میں نے سوچا روشی سے باتیں کرتے ہیں۔۔۔"

ان کے کہنے پر روشنی مسکرا دی۔لیکن اندر سے ٹھٹھک گئی۔اسے شک ہوا کہ اب چاچو اس سے شادی کی بات کریں گے۔لیکن انھوں نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔روزمرہ کی باتیں کیں اور تھوڑی دیر بعد چلے گئے۔

وہ حیران تو ہوئی کے چاچو نے بات کیوں نہیں کی۔کیوں کے اب بابا کے بعد چاچو ہی اس سے بات کرنے والے تھے یہ تو اسے پتا تھا۔اور یہ بھی اندازا ہو گیا تھا کہ اس میں چاچو بھی راضی ہیں۔اگر نا ہوتے تو امی کو انکار کرنے کے بعد یہ بات کوئی اس سے دوبارہ نا کرتا۔پر روشنی کو اب آہستہ آہستہ سب سمجھ آ رہا تھا۔کہ اب سب کا ارادہ فاران اور اس کی شادی کا ہے۔لیکن اب روشنی کو فاران تو کیا کسی بھی مرد میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔وہ شادی ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔اور یہ کوئی سمجھنا نہیں چاہ رہا تھا۔اور پھر آخر کار چاچو نے بھی بات کر ہی لی۔

"مسئلہ کیا ہے اس میں آخر۔۔۔۔"اس کے بار بار انکار پر چاچو جھنجھلا کر بولے۔اب تک وہ اس سے پیار سے ہی بات کر رہے تھے۔لیکن اب انھیں بھی غصہ آگیا۔چاچو اسے سکول سے لینے آئے تھے۔اور واپسی پر وہ اسے لنچ کے لیے قریبی ریسٹورنٹ لے گئے۔اور روشنی سمجھ گئی کہ وہ کس سلسلے میں بات کریں گے وہ اندر ہی اندر جھنجھلائی تو بہت لیکن اس نے خود کو پر سکون ہی ظاہر کیا اور پر سکون طریقے سے پھر سے انکار کیا۔چاچو اسے زمانے کی اونچ نیچ بتانے لگے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن وہ بھی ٹس سے مس نا ہوئی تو انھیں غصہ آگیا۔یعنی کہ حد ہو گئی اتنی دیر سے دماغ کھپا رہے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نا ہو رہی تھی۔بے تاثر چہرے کے ساتھ ان کو بولتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اس کے انداز پر انھیں غصہ نہیں آتا تو کیا پیار آتا۔

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ سب کے ساتھ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو اپنی لائف سے مطمئین ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے تو کوئی مسئلہ نظر نہیں آرہا یا کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آرہی کہ شادی کرنا ضروری ہے میرے لیے۔۔۔۔۔"وہ بھی ناراض بھرے انداز سے بولی۔

"کیوں کہ تم دیکھ نہیں رہی ہو ہم دیکھ رہے ہیں کچھ سالوں بعد تم۔۔۔۔۔۔"وہ پھر سے اسے سمجھانے لگے۔

"اوہ پلیز چاچو۔۔۔۔۔کچھ سالوں بعد میں زندہ ہوں گی کیا آپ کو کنفرم ہے۔۔۔۔۔"روشنی ان کی بات تلخی سے کاٹتے ہوئے بولی۔

"ایکزیکٹلی۔۔۔۔یہی میرا پوائنٹ ہے کسی کو اپنی اور دوسرے کی زندگی کا نہیں پتا کہ کتنی ہے اور جو تم نے ساری زندگی شادی نا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔کیا گرینٹی ہے کہ بھائی بھابھی تمہارے ساتھ رہیں گے ہمیشہ۔۔۔۔۔"آخر میں حمدان کا لہجہ بھی کڑا تھا۔

"چاچو۔۔۔"روشنی نے انھیں دکھ سے دیکھا۔یعنی کہ انھوں نے بے مروتی کی حد کر دی۔

"دیکھو۔۔۔۔۔میں آج بھائی کو تمہاری طرف سے ہاں میں جواب دے رہا ہوں اور تم اب کوئی بحث نہیں کرو گی۔۔۔۔"انھوں نے حتمی انداز اختیار کیا۔

"اور فاران۔۔۔۔وہ راضی ہے یا اسے بھی زبردستی منانا ہے۔۔۔۔"روشنی طنزیہ بولی۔

"تم مان گئی ہو تو وہ بھی مان جائے گا۔۔۔۔۔۔ ویسے وہ تمہارے جتنا بے وقوف اور جذباتی نہیں ہے۔۔۔۔"

حمدان کے چھیڑنے پر اس نے طنزیہ ہنکارا بھرا اور رخ موڑ لیا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ حمدان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بے چین ہوئے۔ آگے ہو کر اس کا ہاتھ محبت سے پکڑا۔

"میری پیاری روشی۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوڑ دو سب فضول کی سوچیں۔۔۔۔۔۔۔ تم خوش رہو گی دیکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حمدان اسے محبت سے دیکھ کر بولے۔

روشنی نے ضبط کرتے ہوئے آنسو کو بہنے سے روکا۔ اور ان کی بات پر استہزا ہنسی تھی۔

"ٹھیک ہے آپ سب یہی چاہتے ہیں تو ایسے ہی سہی لیکن مجھے کچھ وقت دیں آپ ابھی گھر میں بات نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔ میں آپ کو کچھ دنوں تک بتا دوں گی۔۔۔۔" روشنی نے ان کو دیکھتے ہوئے کہا تو حمدان نے گہرا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

اور روشنی نے گھر جاتے پہلا کام چاچو کے موبائل سے فاران کا نمبر لینے کا کیا تھا جو بہت آسانی سے ہو گیا تھا۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آفس میں کلائنٹ سے میٹنگ کے بعد وہ بشر کو اطلاع دے کر گھر کے لیے نکلا۔ دوپہر کا ٹائم تھا۔ کچھ دیر بعد لاہور کے لیے نکلنا تھا۔ پارکنگ میں آکر گاڑی کی طرف جارہا تھا کہ فون بجا۔ نمبر دیکھا تو انجانا تھا۔

"یس فاران سپیکنگ۔۔۔" یس کر کے فون کان کو لگایا اور گھمبیر آواز میں بولا۔ گاڑی کے پاس پہنچ چکا تھا تو فرنٹ ڈور کھولنے لگا۔

"السلام علیکم۔۔" روشنی سنجیدہ لہجے میں بولی۔

"وعلیکم سلام۔۔۔" فاران گاڑی کا دروازہ کھول چکا لیکن بیٹھا نہیں۔ وہ کھڑا ایک ہاتھ بالوں میں چلاتے ہوئے اطراف کا جائزہ لینے لگا تھا۔ آنکھوں پر بلیو شیڈ کے سن گلاسیز تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف روشنی جانے کیوں تپ گئی۔ کیونکہ سلام کے بعد وہ خاموش ہو چکا تھا۔ جبکہ اس کے خیال میں اسے پوچھنا چاہیے تھا کون۔ لیکن وہ تو کمال کا بے نیاز لگا کم از کم روشنی کو تو یہی لگا۔ یعنی کے تم نے فون کیا تم بتاؤ کون ہو میں کیوں پوچھوں۔ بالآخر اسے ہی اپنا تعارف کروانا پڑا۔

"میں روشنی بول رہی ہوں۔۔۔۔"روشنی کی آواز اس کے محسوسات کی نسبت سنجیدہ تھی۔

فاران روشنی کے نام پر ٹھٹھکا تو تھا۔لیکن پھر بھی اسے لگا کہ شاید کوئی اور ہو۔اب روشنی تو اسے فون کرنے سے رہی۔فاران کے خیال میں یہ ایک ناممکن نا سہی لیکن ایسی بات تو تھی جس پر یقین کرنا آسان نا تھا۔کہ اسے روشنی کا فون آسکتا ہے۔

"سوری۔۔۔۔"وہ بے دھیانی میں بولا۔یعنی مطلب یہ تھا کہ پہچانا نہیں۔تو معذرتی انداز میں بولا۔روشنی کو حیرت تو نہیں ہوئی لیکن پھر بھی عجیب لگا۔

"روشنی انوار۔۔۔۔انوار احمد کی بیٹی۔۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تھی۔فاران بری طرح چونکا تھا۔یعنی کہ جس بات پر آسانی سے یقین نہیں آسکتا تھا وہ بات ہو گئی تھی۔اسے واقعی یہ امید بلکل نہیں تھی کہ دوسری طرف روشنی ہو گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوری میں نے پہچانا نہیں تھا۔۔۔۔"روشنی کے بولنے کے انداز سے پتا لگ گیا تھا کہ اسے برا لگا ہے تو وہ معذرتی انداز میں بولا لیکن۔۔۔۔۔۔۔لہجہ اب بھی بے نیاز تھا۔

"میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔"روشنی نے اس کی معذرت کا کوئی جواب نہیں دیا اور سیدھی مُدے پر آئی۔جبکہ دوسری طرف فاران جو اب آرام سے گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا پھر حیران ہوا۔ہوتا بھی کیوں نا لیلی کی شادی پر وہ اس کی اپنے لیے سرد مہری دیکھ چکا تھا۔تو اب یہ بات سمجھ سے باہر تھی۔

"کس سلسلے میں۔۔۔۔"فاران نے تحمل سے پوچھا۔

"یہ میں آپ کو مل کر ہی بتا سکتی ہوں۔۔۔"روشنی کا انداز وہی تھا۔ایک پل فاران کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بولے۔

"میں تو ابھی اسلام آباد میں ہوں۔۔۔۔"وہ خاموش ہوا کہ روشنی کچھ کہے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔میں لاہور آکر ہی بتا سکتا ہوں۔۔۔۔۔"وہ کچھ نہیں بولی تو ناچار اسے ہی بولنا پڑا۔

"اوکے۔۔۔۔"روشنی کہہ کر فون رکھ چکی تھی۔اب آگے کیا کہتی کہ کب آئیں گے آپ؟؟؟؟اسے بات ختم کرنا ہی مناسب لگا۔

جبکہ وہ سوچ رہا تھا۔ اس سے ایسا کیا کام آ گیا اس کو۔ لیکن خیر وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے پارکنگ سے نکالنے لگا۔ اس وقت اسے بھول چکا تھا کہ جس بندی کا نام وہ پہچانا نہیں اس سے شادی کے لیے وہ اپنی ماں کو ہاں کہہ چکا تھا۔۔۔

****

وہ جس وقت لاہور پہنچا رات کے دس بج رہے تھے۔ ہارن دینے پر چوکیدار نے گیٹ کھولا اور اسے دیکھ کر سلام کیا۔ وہ سر کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے گاڑی اندر لے گیا۔ چوکیدار نے گیٹ بند کیا اور اس کی جانب آیا اور پھر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ کیسے ہو خان۔۔"

" بلکل ٹھیک صاحب جی۔۔۔۔ آپ سنائیں سفر ٹھیک رہا۔۔"

"ہوں ٹھیک۔۔۔۔۔ ایسا کرو گاڑی میں سے سامان نکال کر اندر لے آؤ۔"

گاڑی میں سے اپنا موبائل، چابی، پرس نکال کر اس نے خان کو کہا وہ جی صاحب جی کہہ کر بیگ نکالنے لگا۔ جبکہ فاران اندر کی جانب بڑھ گیا۔

سب ڈنر کے بعد چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اور ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ ایرج کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑی وہ چیخ مار کر اٹھی اور دوڑتے ہوئے اس کے گلے جا لگی۔ باقی سب بھی خوشگوار حیرت سے دیکھنے لگے۔

"واٹ آ سرپرائز۔۔۔" تیمور ملتے ہوئے بولا۔

"آنا تو دو دن بعد تھا۔ لیکن آج مصروفیت ختم ہوئی تو سوچا آج ہی چلتا ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے سکندر صاحب کے برابر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بہت اچھا کیا جو آ گئے۔۔۔ کھانا لگواؤں۔۔۔؟

زاہدہ بیگم نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔۔۔ بھوک تو لگی ہے۔۔۔"

"جاؤ ایرج بھائی کے لیے کھانا گرم کرو۔۔۔۔ نسرین دیکھو ہے یا چلی گئی۔۔۔۔ بھائی کے لیے تازہ روٹی بنانا۔۔۔ "

"بچے کہاں ہیں۔۔۔" فاران نے بچوں کا پوچھا۔

"سومیہ سلانے گئی ہے تینوں کو۔۔۔۔" بابا نے جواب دیا اور اس کے کام کے متعلق پوچھنے لگے۔ کچھ دیر کام کی نوعیت کی باتیں ہوتی رہیں۔ تو ایرج نے کھانا لگنے کا کہا۔ تو اس نے اٹھتے ہوئے ان کو بھی ساتھ دعوت دی۔۔

"بیٹا ہم تو کھانا کھا چکے اور چائے بھی پی چکے۔ تم کھاؤ آرام سے۔۔۔"

جواب میں بابا نے کہا تو وہ ہاتھ منہ دھونے کے لیے ڈرائنگ روم سے ملحقہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

ڈائننگ ٹیبل پر آیا تو ایرج اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اور اپنے لیے سالن نکالنے لگا۔

"تم کب آئی۔۔۔" کھانا کھاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"آج ہی۔۔۔" ایرج نے اپنے خوبرو بھائی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"عمر کیسا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہیں۔۔۔۔"

"وہ نہیں آیا۔۔۔ "

"نہیں۔۔ "

"تو کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔۔"

"عمر اسلام آباد چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔ عریشہ آپی نے بھی آنا تھا تو ان کے ساتھ ہی آئی ہوں۔۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

وہ کہہ کر کھانے میں مصروف ہو گیا اور ایرج اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی کتنا شاندار ہے اس کا بھائی کہ اب بھی کوئی بہت اچھی لڑکی مل سکتی تھی انہیں۔۔۔۔۔ لیکن امی کو پھر وہی ملی۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں روشنی کی محبت کا بھوت کب اترے گا سب کے سروں سے۔۔۔۔۔۔ وہ تلخی سے سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ بلکے کوئی کیا بہت سی لڑکیاں اب بھی مرتی ہوں گی بھائی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور شادی کرنے کو تیار ہوں گی اب بھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ

فاران کو دیکھتے ہوئے ان ہی سوچوں میں مگن تھی۔ کہ سر جھٹک کر خود کو ان سوچوں سے نکالا۔ اور فاران سے کہنے لگی۔

"کل امی نے سب کی دعوت کی ہے گھر میں۔۔۔۔ "

"آہاں۔۔۔ خیریت۔۔۔"

"جی ماموں کا ٹرانسفر لاہور ہو گیا ہے تو امی نے اس خوشی میں کل سب کو کھانے میں بلایا ہے۔۔۔"

"واقعی۔۔۔۔ یہ تو اچھی خبر ہے۔۔"

"جی۔۔۔۔ سب بہت خوش ہیں۔۔۔۔ کھانے کے بعد چائے یا کافی۔۔۔"وہ کھانا ختم کر چکا تھا تو اس نے پوچھا۔

"چائے وہ بھی آدھا کپ۔۔۔۔۔ کافی پی تو نیند نہیں آئے گی۔۔۔۔"وہ کہہ کر نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا ہوا اٹھا اور ایرج کے گال کو شفقت سے تھپتھپا کر ڈرائنگ روم میں چلا گیا جہاں سب اس کا ہی انتظار کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

* *

"روشنی۔۔۔۔۔ بھول مت جانا آج آپا کے گھر دعوت ہے۔۔۔۔۔۔ سکول سے سیدھا آجانا وہی ہم سب وہیں ہونگے۔۔۔۔۔ "

وہ جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی کہ امی نے ایک مرتبہ پھر یاددہانی کروائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہیں اس کے موڈ کے پیشِ نظر شبہ تھا کہ شاید وہ ڈنڈی مار جائے۔۔۔۔۔روشنی نے اپنی ماں کے چہرے کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔پاس ہی چچی بھی بیٹھی تھیں اور عریشہ بھی جو کل ہی آئی تھی۔روشنی کو لگ رہا تھا کہ سب اس کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں۔اسے عریشہ کی بھی بے وجہ آمد کھٹک رہی تھی۔امی کا تو خیال تھا کہ وہ چھٹی کر لیتی مگر روشنی نہیں مانی۔جبکہ اقراء گھر ہی تھی۔خیر وہ ناشتہ کر چکی تو اللہ حافظ کہہ کر باہر نکل گئی۔امی کی پر سوچ نگاہوں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔

عریشہ اپنے بیٹے کو ناشتہ کروا رہی تھی۔امی کے تفکر بھرے چہرے کو دیکھنے لگی۔جو انجانی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"چاچی میں کون سے کپڑے پہنوں۔۔"

اقراء نے امی کا دھیان بٹانے کے لیے بات چھیڑی تھی پر ان کی سوئی پھر روشنی پر جا رکی تھی۔

"روشنی کو دیکھو ذرا کتنی دفعہ بتایا پھر بھی وہی۔۔۔"

انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی وہ سب سمجھ گئیں کہ ان کا اشارہ روشنی کے کپڑوں کی طرف تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"امی بچی تھوڑی ہے وہ اور اچھی لگ رہی تھی۔۔"

"ہاں اور جو دو بجے تک ایسے ہی رہے گی نا۔۔۔ گرمی دیکھو کتنی ہے۔۔۔۔"

عریشہ کے کہنے پر انھوں نے کہا تو وہ چاچی کو دیکھ کر رہ گئی۔

"اچھا بھابھی دوپہر کے لیے کچھ پکائیں یا نہیں ویسے تو سب ہی آپا کی طرف جائیں گے۔۔"

چاچی نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا اور دوپہر کے کھانے کے متعلق پوچھنے لگیں۔اب پتہ نہیں دھیان بٹہ کہ نہیں پر موضوع بدل گیا تھا۔

جبکہ روشنی کا سکول تک کا سفر سوچوں میں مصروف گزرا تھا۔

****

اندر سب ہی موجود تھے کچھ بچوں کا شور بھی تھا جس وجہ سے وہ کال سننے باہر لان میں آیا۔اور غیر ارادی طور پر کال پر بات کرتے ہوئے بیرونی دروازہ عبور کر گیا اور گیٹ کے ایک طرف ہو کر کال پر بات کرنے لگا۔یہ ایک غیر مصروف سڑک تھی۔کیونکہ مین روڈ سے کچھ دور تھی۔یہاں پر زیادہ رہائشی مکین کی ہی آمدورفت تھی۔تو کبھی کبھی ہی کوئی گاڑی چلتی نظر آتی۔

وہ فون پر بات کر رہا تھا کہ گیٹ میں سے پہلے تو عریشہ کا بیٹا معیز باہر آیا پھر اس کے پیچھے پیچھے فرخ۔خان دونوں کو دیکھنے باہر آیا تو فاران کے اشارہ کرنے پر واپس چلا گیا۔دونوں ایک ہی جتنے تھے۔اور اپنے ہی انداز میں کھیل

میں مگھن تھے۔اور جانے اپنی زبان میں کیا کیا ایک دوسرے کو سمجھا رہے تھے۔اسی وقت سامنے سڑک پار رکشہ رکا تھا۔چونکہ وہ گیٹ کے بلکل سامنے رکا تھا۔تو فاران کے ساتھ ساتھ بچے بھی ادھر متوجہ تھے۔رکشے میں سے روشنی نکلی تو معیز اسے دیکھتے ہی بھاگنے لگا۔اور فرخ بھی اس کے پیچھے پیچھے۔

"واپس آجاؤ دونوں جلدی۔۔"

ان کو ایک دم بھاگتے دیکھ کر فاران نے دونوں کو ڈانٹا۔۔۔۔اگر ایک دم کوئی گاڑی آجاتی تو۔۔۔۔وہ دونوں ابھی آدھی سڑک پر بھی نہیں پہنچے تھے فاران کے غصے سے بولنے پر سہم کر واپس چلے گئے اور فاران سے فاصلہ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔یہ ان کا خفگی دکھانے کا انداز تھا۔دونوں کے منہ پھول چکے تھے۔۔۔۔ناراضگی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔روشنی جو رکشے والے کو پیسے دے رہی تھی۔آواز پر ان کو مڑ کر دیکھنے لگی۔اور مڑ کر دیکھنے پر اسے فاران اور فاران سے کچھ دور وہ دونوں کھڑے نظر آئے۔اس نے مڑ کر رکشے والے سے بقایا پیسے پکڑے۔۔۔۔۔۔۔۔فاران کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔۔والٹ میں پیسے رکھ کر والٹ ہینڈ بیگ میں ڈالا۔رکشہ والا رکشہ موڑ کر جانے لگا تو وہ بھی سڑک کراس کرنے لگی کہ بیگ میں موبائل بجنے لگا۔اس نے وہی کھڑے ہو کر موبائل نکالا۔تو سکول سے میم کی کال تھی وہ تھوڑی سی حیران ہوئی ۔میم کم ہی کال کرتی تھیں۔کوئی ضروری بات ہی تھی جو ان کی کال آئی تھی۔خیر اس نے کال اٹینڈ کی۔اور وہی کھڑی ہو کر بات کرنے لگی۔

سلام کے بعد وہ اس سے سکول کی ایک ٹیچر کا نمبر مانگ رہی تھیں جو بغیر اطلاع کے کافی دنوں سے غیر حاضر ہو رہی تھی۔اور اس ٹیچر کا دیا گیا نمبر آف جا رہا تھا۔اور ساتھ ہی وضاحت بھی دی کہ انھیں سکول میں پوچھنا یاد نہیں رہا۔روشنی کے پاس بھی چونکہ وہی نمبر تھا۔تو کنفرم کرنے کے بعد کال بند ہو گئی۔تو وہ سڑک پار کرنے لگی

۔سڑک بلکل خالی تھی تو وہ فون بیگ میں رکھتے ہوئے بے فکری سے پار کرنے لگی کہ بائیں سائیڈ سے ایک تیز رفتار موٹر بائیک اچانک ہی آئی تھی اور بائیک والے کی بچانے کی کوشش کے باوجود بھی دیکھتے ہی دیکھتے بائیک کی ٹکر روشنی کو لگی۔روشنی کو تو سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا۔اس کا بیگ نیچے اس سے کچھ دور جا کر گرا تھا۔جبکہ اپنے سر کو زمین پر لگنے سے بچانے کے لیے اس کی دونوں ہتھیلیاں بہت بری طرح رگڑ کھا چکی تھیں۔۔۔۔لیکن پھر بھی سر رمین پر لگا تھا اور بائیک والا لڑکا بھی بائیک سمیت گر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حادثہ اتنا اچانک ہوا کہ فاران بھی کچھ سمجھ نا سکا۔خان بھی آواز سن کر باہر آ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔فاران فوراً دوڑ کر روشنی کے پاس گیا۔اور اسے اٹھایا۔وہ اٹھ تو نہیں سکی لیکن سیدھی ہو کر زمین پر ہی بیٹھ گئی۔روشنی کو سمجھ ہی نہیں آئی اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔"

فاران اس کی ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھنے لگا۔اس کے ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔جس سے ہلکا ساخون نکل رہا تھا۔فاران نے اسکے چہرے کے بال پیچھے کر کے ماتھے کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔بچت ہو گئی تھی۔۔۔۔لیکن ہتھیلیاں بری طرح رگڑی گئی تھیں جن سے اب خون نکلنے لگا تھا۔اچانک حادثے سے روشنی کے حواس اتنی بری طرح سلب ہو چکے تھے کہ وہ فاران کے پوچھنے پر بھی کچھ نہیں بولی۔سر گھوم رہا تھا۔تکلیف سے آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔اس کے جواب نا دینے پر فاران نے اس کا ڈوپٹہ پکڑا جو آدھا اس کے کندھے پر اور آدھا اس کے نیچے دبا تھا۔اس نے دوپٹہ اس کے گرد دینا چاہا پر وہ ناکافی رہا۔وہ پنجوں کے بل اس کے نزدیک ہی تو بیٹھا تھا۔لیکن روشنی کو تکلیف اور درد کے علاوہ اس وقت کسی چیز کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن مقابل موجود فرد لاپرواہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے اتنا نزدیک تھا کہ

کسی بھی شعوری کوشش کے بغیر وہ اس کا ایک ایک نقش محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روشنی کی بھیگی جھکی ہوئی پلکیں۔۔۔۔۔۔تکلیف سے بھینچے ہوئے لب۔۔۔۔۔۔۔۔صاف شفاف چہرہ کتنا نزدیک تھا۔۔۔۔۔۔گرنے کی وجہ سے بال چہرے پر آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔بے ساختہ فاران کا ہاتھ بڑھا اور اس کے چہرے پر آئے بال نرمی سے پیچھے کیے تھے۔فاران کو اس پل کیا ہوا تھا وہ سمجھ نہیں سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن روشنی اسے اس وقت احساس ہی کب ہوا تھا بھلا۔۔۔۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔۔۔۔۔اندر چلو۔۔۔۔۔"

اس نے اس کے سراپے سے نظریں چرا کر کہتے ہوئے اسے کہنی سے پکڑ کر اٹھانا چاہا۔تو روشنی نے تکلیف سے سسکی بھری۔تب ہی فاران کو اندازہ ہوا کے اس کی کُہنی پر بھی چوٹ آئی ہے۔اب کے اس نے اسے دونوں طرف سے کہنیوں کے اوپر بازو سے پکڑا اور پوری قوت سے اسے کھڑا کیا۔فاران کو اس کا اس حالت میں سڑک پر بیٹھنا کسی بھی طرح مناسب نہیں لگ رہا تھا۔وہ کھڑی ہوئی اور لڑکھڑا بھی گئی اگر فاران نے اسے تھاما نا ہوتا تو گر جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فاران نے ایک ہاتھ سے اس کے کندھے سے لٹکتا دوپٹہ پکڑا اور کھول کر اس کے گرد لپیٹا اسی پل روشنی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔پانی بھری آنکھیں فاران کو بہت نزدیک محسوس ہوئی تھیں۔دونوں کی نظریں کچھ پل ایک ہوئی تھی۔۔۔۔۔اور اس ایک پل کے تعلق کو روشنی نے ہی توڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اور فاران۔۔۔۔۔کہیں تو کچھ تو ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں سکا۔۔۔۔۔۔

نا جانے وہ کون کون سی دعائیں تھیں جو اس ایک پل میں پوری ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

کسی نے تو کی ہوں گی دعائیں۔۔۔۔۔

اپنی محبت کے لیے ایک پل مانگا ہو گا۔۔۔۔

رو رو کر۔۔۔۔۔۔ سجدوں میں۔۔۔۔۔ اور ایک پل ملا بھی تو کب۔۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت ملا۔۔۔۔۔۔ کہ جس نے مانگا تھا اسے احساس تک نا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ اس ایک پل کے گزرنے کا۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اثر کرنے والے پر ایک پل بھی پوری طاقت سے اترا تھا۔۔۔۔۔

فاران نے سنبھل کر اس کے کندھوں کے گرد بازو لپیٹ کر اسے لیے آہستگی سے آگے بڑھنے لگا وہ بھی تکلیف برداشت کرتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگی۔ بائیک سیدھے آکر ٹانگ پر لگی تھی چلتے وقت تکلیف ہو رہی تھی۔ فاران نے بائیک والے کی طرف نظر کی تو اسے بھی خان اٹھا چکا تھا ہیلمٹ کی وجہ سے وہ کسی گہری چوٹ سے بچ چکا تھا۔ لیکن گرنے کی وجہ سے چوٹیں تو اسے بھی لگی تھیں۔ دیکھا جائے تو غلطی دونوں کی تھی۔ وہ لڑکا بھی کم عمر تھا اس لیے خود کو بروقت سنبھال نا سکا اور نتیجتاً حادثہ ہوا۔

وہ اسے لے کر اندر پہنچا تو سب لوگ بھی باہر ہی آ رہے تھے۔ سب سے آگے حمدان تھے اور ساتھ تیمور بھی۔۔۔

"کیا ہوا یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بچے ہی بتا رہے تھے ہم تو سمجھے یونہی کہہ رہے ہے پر یہ بار بار روشنی کا نام لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔"

حمدان پاس پہنچ کر بولے تو روشنی ان کو دیکھ کر روتے ہوئے حمدان کے سینے لگ گئی۔

"کیا زیادہ چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔ ہوا کیسے یہ۔۔۔۔۔؟

روشنی کے رونے پر وہ پھر فاران سے پوچھنے لگے۔ تو فاران نے گہری سانس لی اور بولا۔

"آپ اسے لے کر اندر تو چلیں۔۔۔۔۔باہر لڑکا بھی گرا ہے اسے دیکھ لیں پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

اس کے کہنے کے ساتھ ہی تیمور بھی اس کے ساتھ باہر گیا۔جبکہ سب حیران پریشان صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے اور روتی ہوئی روشنی کو دیکھ رہے تھے۔

* * * * * * * * * * *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

بظاہر تو کوئی گہری چوٹ نہیں آئی تھی۔ گرنے کی وجہ سے رگڑیں لگیں تھیں۔ پر دل نا جانے کیوں اتنا بھر آیا تھا کہ جیسے دل کو کھل کے رونے کا بہانہ مل گیا۔ ورنہ وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

امی بابا اسے دیکھ کر پریشان تو تھے ہی اس کے اس طرح رونے پر اور فکر مند بھی ہو گئے۔

تقریباً سب اس کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ اور سب سے پیچھے فاران صوفے کی پشت پر ہتھیلیاں رکھے تھوڑا سا جھک کر کھڑا تھا۔ اسے روشنی تو نظر نہیں آ رہی تھی لیکن اس کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

فون کر کے بائیک والے لڑکے کے گھر والوں کو بلایا تھا۔ لڑکا ڈرا ہوا تھا گھر والوں کا جانے کیا ردِ عمل ہو۔ خیر لڑکے کو اس کے گھر والے لے کر جا چکے تھے۔ وہ اندر آیا تو روشنی رونے میں مصروف تھی۔ سب کے استفسار پر سب کو گزری واردات بتائی۔۔۔۔۔۔۔۔ اب ظاہر ہے روشنی تو رونے کے علاوہ کچھ بول نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ فاران کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اتنا رو کیوں رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ خیر اس نے ساری بات بتا دی یہ بھی ایک مشکل مرحلہ تھا۔۔۔۔۔ فاران کچھ بولتا تو ساتھ ہی سوال شروع ہو جاتے اللہ اللہ کر کے جب بتا چکا تو آمنہ آپا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ ساتھ ساتھ روشنی کی سسکیاں بھی جاری تھیں جو اب اپنی امی کے گلے لگی ہوئی تھی اور ان کو بھی پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں یہ چھٹانک بھر بچوں کو کیوں دے دیتے ماں باپ موٹریں۔۔۔۔۔" بڑی پھپھو بولیں تو احد جو باپ کے کہنے پر میڈیکل سٹور سے چیزیں لے کر آیا تھا ہونق سا بڑی پھپھو کا منہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔ اب ظاہر ہے

وہ بھی چھٹانک بھر کا ہی تھا نا جو بائیک پر میڈیکل سٹور گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھیں۔ فاران نے بڑی مشکل سے ہنسی ضبط کی۔ جبکہ بڑی پھپھو کا "ہمارا دور" نامہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اور نا جانے کتنا چلنا تھا۔۔۔ آدھے لوگ ان کا "ہمارا دور" سن رہے تھے اور آدھے لوگ روتی روشنی کو تسلیاں دے کر چپ کروا رہے تھے۔

"بس کرو اب۔۔۔" آخر چاچو نے اسے ڈپٹا۔ تو سوں سوں کرتے اس نے رونا بند کیا۔۔۔۔۔۔

"پاگل۔۔۔۔ اٹھو اور منہ ہاتھ دھو کر آؤ شکر کرو بچت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ "

پتہ نہیں کب تک یہ سین چلتا کہ حمدان کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔۔۔ ان کے بولنے پر روشنی نے تو رونا بند کیا ہی کیا پھپھو بھی چپ ہوں گئی اور کمرے میں بھلی سی خاموشی بھی چھا گئی۔۔۔۔۔۔ اور فاران کو تو بہت ہی بھلی لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اقراء روشنی کو لے کر ڈرائنگ روم کے ہی واش بیسن تک گئی۔۔۔۔۔ سب پھر باتوں میں مصروف ہو گئے تھے حمدان میڈیکل سٹور سے لائی گئی چیزیں دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ فاران پلٹ کر روشنی کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔ نا جانے کیوں فاران کے اندر کھد بھد شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ روشنی نے اپنا دوپٹہ اتار کر اقراء کو پکڑایا تھا۔ اور اپنے زخموں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔ فاران کی نظریں اس کی ایک ایک حرکت پر تھیں ۔پہلے اس نے ہتھیلیاں پانی کے نیچے کی تو تکلیف کے احساس اس نے اپنے لب بھینچ لیے۔۔۔۔۔ ہتھیلیاں دھونے کے بعد اس نے کہنیوں سے بازو اوپر چڑھائے اور چھلی ہوئی کہنیوں کا جائزہ لینے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ

اتنی مگھن تھی کہ اسے کسی کی نظروں کا احساس تک نا ہوا جو اس پر ہی ٹکی تھی اور احساس تو خود شائد فاران کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔متناسب سراپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی بھی صحیح الحواس کو ڈانواڈول کر سکتا تھا۔حمدان نے اقراء کو آواز دے کر بلایا تو وہ روشنی کا ڈوپٹہ اس کے کندھے پر ڈال کر بات سننے پاس آئی۔

"یہ ڈیٹول کو نیم گرم پانی میں ڈال کر روئی سے زخم صاف کرو۔۔۔۔۔۔پھر میں انجیکشن لگا دیتا ہوں۔۔۔۔۔"

حمدان نے کہا تو اقراء سر ہلاتے ڈیٹول کی شیشی اور روئی ہاتھ میں پکڑے واپس روشنی کی طرف گئی۔فاران نے بھی اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔اور روشنی کو احساس تک نا ہوا کہ آج کوئی اسے بہت فرصت سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔اور احساس تو دیکھنے والے کو بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"اماں سوچ لیں ایک دفعہ پھر۔۔۔۔"

"تمہارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے بیٹھے بیٹھائے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔جواب یہ باتیں کر کے میرا دماغ چاٹ رہی ہو ایرج۔۔۔۔۔"زاہدہ بیگم نے اسے زچ ہو کر دیکھا تھا۔کھانا کھانے کے بعد سب لوگ پانچ چھ بجے کے قریب گھر جا چکے تھے۔کچھ روشنی جلدی گھر جانا چاہ رہی تھی۔جس وجہ سے انوار صاحب نے جلدی اجازت لی۔زاہدہ بیگم نے بھی اس کی حالت کے پیشِ نظر روکنا مناسب نہ سمجھا۔ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد آپا بھی چلیں گئیں۔۔۔اور ایرج نے بمشکل انتظار کیا تھا اتنی دیر۔۔۔۔۔۔۔پھر ماں کو اکیلے پا کر گھیر کر بیٹھ گئی۔

"اماں اتنی لڑکیاں ہے۔۔۔سب ایک سے ایک شاندار۔۔۔۔۔آپ کو یہی کیوں نظر آئی۔۔۔۔۔"

"کیوں کیا خرابی نظر آگئی تمہیں روشنی میں اب۔۔۔۔۔"زاہدہ بیگم کو اس کی یہ بے تکی بحث سمجھ نہیں آرہی تھی۔ابھی آج ہی تو آپا نے دبے دبے لفظوں میں کہا تھا کہ تیاری کرلو اچھی خبر آنے والی ہے۔وہ تو آدھی ادھوری بات سن کر خوشی سے پھولے نا سمائیں تھیں۔اور ہوتی بھی کیوں نہ آخر یہ ان سب کی مرحومہ ماں کی خواہش تھی جو اب پوری ہونے جارہی تھی۔

"ٹھیک ہی کیا ہے اس میں۔۔۔۔۔۔مردوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے سوا اسے آتا ہی کیا ہے۔۔۔" ایرج نے اپنے اندر کی کڑواہٹ باہر نکالی۔

"ایرج۔۔۔۔زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔۔۔تمہیں اندازا بھی ہے تم کیا بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زاہدہ کی آواز غصے سے بلند ہو گئی۔

"کیا ہو گیا بھئی۔۔۔۔۔۔"سکندر صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دونوں ماں بیٹی کو حیرانگی سے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنی لاڈلی سے پوچھیں کہ اسے بیٹھے بٹھائے روشنی میں ایسی کیا برائی نظر آگئی ہے جو اب اتنا واویلا کر رہی ہے شادی ہونے پر۔۔۔"

"کیا بات ہے ایرج۔۔۔۔۔کیا کہہ رہی ہیں تمہاری اماں۔۔۔۔"سکندر صاحب نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"بابا جان روشنی بھائی کے لیے بلکل بھی پرفیکٹ نہیں ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نا جانے اور کیا کہتی کہ سکندر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں ہے اور شادی سے پہلے کیسے اندازہ ہو سکتا ہے کون کس کے لیے پرفیکٹ ہے کون نہیں۔۔۔۔۔۔یہ سب قسمت کی باتیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔رشتے کی بات چل چکی ہے اس سے پیچھے ہٹنا اب مناسب بھی نہیں اور ممکن بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہم بڑے ہیں یہ سب باتیں سوچنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آئندہ میں تمہارے منہ سے ایسی کوئی بات نا سنوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔" سکندر صاحب نے قطعی انداز میں کہتے ہوئے بات ختم کی۔

"اوکے۔۔۔۔" جواباً ایرج نے آہستگی سے کہا۔ماں کے سامنے تو بول رہی تھی لیکن بابا جتنے بھی فرینک تھے۔ ان کے اس انداز میں بات کرنے کا مطلب وہ سب سمجھتے تھے۔

"گڈ نائٹ۔۔۔۔۔" وہ کہہ کر جانے لگی۔

"گڈ نائٹ۔۔۔۔۔" سکندر صاحب نے جواب دیا۔اور اس کے جانے کے بعد بیگم کو دیکھا جو اس وقت انتہائی پریشان لگ رہی تھیں۔انھوں نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر انھیں تسلی دی تھی۔

www.kitabnagri.com

****

ایرج غصے میں کھولتے کمرے میں آئی تھی۔بابا کے سامنے وہ کچھ نہیں بول سکتی تھی۔اگر بابا نا آتے تو شاید کسی نا کسی طرح اماں کو راضی کر ہی لیتی۔ایرج کو روشنی سے شروع سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔بلکہ جب فاران اور روشنی کا نکاح ہوا تھا وہ خوش تھی۔اور جب طلاق ہوئی وہ بھی سب کی طرح افسردہ تھی۔ایرج بھائیوں سے چھوٹی تھی۔۔۔۔لاڈلی تو تھی ہی لیکن کسی کے لیے بھی اسے اپنی باتوں میں لانا آسان تھا۔۔۔۔جذباتی تھی۔۔۔۔۔تو

سوچے سمجھے بغیر جو کوئی اسے دلائل کے ساتھ بات کہتا اب چاہے وہ سچ پر مبنی ہوں یا جھوٹ پر اسے وہی ٹھیک لگتی تھی۔۔۔۔ لیکن اس کی خوش قسمتی تھی کہ اپنی اس عادت کی وجہ سے وہ کسی بھی بڑے نقصان سے محفوظ رہی تھی۔۔۔۔۔ پڑھائی ختم ہوئی تو شادی ہو گئی بیاہ کر ایبٹ آباد چلی گئی۔۔۔۔ دور تو تھی لیکن فیملی اچھی تھی اور وہ خوش بھی تھی عمر ایک اچھا جیون ساتھی ثابت ہوا تھا اس کی ہر بات پوری کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کی خود کی سوچیں اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بات اس کے ماں باپ کسی حد تک سمجھتے تھے اسی لیے اس کی بات کو زیادہ اہم نا جانتے تھے۔۔۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب شادی کے شروع کے دنوں میں دعوتوں کا سلسلہ تھا۔۔۔۔ عمر کے ماموں کے گھر دعوت پر گئے تھے وہ لوگ۔۔۔۔ جب نا جانے کیسے گھوم پھر کر بات عورت کے وقار اور رعب پر چلے گئی تھی۔ اور عمر سے پوچھا گیا تو اس نے جھٹ روشنی کا نام لیا تھا۔۔۔۔۔۔ ایرج بری طرح چونکی تھی۔۔۔۔۔۔ ہر عورت کی طرح اسے لگا تھا کہ عمر اس کا نام لے گا اور یہ ایک نارمل بات تھی لیکن نا جانے روشنی کہاں سے آ گئی۔۔۔۔۔۔ ایرج کی طرح عمر کے ماموں کی فیملی بھی تھوڑا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"میں اس سے زیادہ ملا تو نہیں ہو پر اس میں بات ہے کچھ ایسی کہ عورت کی عزت کرنے کو دل چاہے ۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً عزت تو ہر عورت کی کرنی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ پر اس میں جو وقار اور سنجیدگی ہے پتہ نہیں کیوں میرے ذہن میں اس کا ہی نام آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید یہ صرف مجھے ہی محسوس ہوا ہو ۔۔۔۔۔۔ بہت خوش قسمت ہو گا وہ شخص جس کی قسمت میں روشنی ہو گی۔۔۔۔۔۔"

عمر کا انداز سادہ تھا۔۔۔۔ خیر بات تب تو آئی گئی ہو گئی۔۔۔۔۔۔ ایرج کے دماغ میں یہ بات نا چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ عمر نے اس کے بعد کبھی روشنی کا خاص ذکر نہیں تھا۔۔۔۔۔

عمر کی عریشہ کے شوہر زین کے ساتھ گہری دوستی تھی۔دونوں نے ایک ہی جگہ سے پڑھائی مکمل کی تھی۔اور کچھ دونوں کے گھر والوں کے آپس میں دوستانہ تعلقات تھے۔پھر عمر پڑھائی کے سلسلہ میں اسلام آباد میں تھا۔زین گھر میں سب سے بڑا تھا تو پڑھائی مکمل ہوتے ہی اس کی شادی عریشہ کے ساتھ ہو گئی تھی۔

اور یہ اتفاق ہی تھا کہ عمر اور عریشہ کی شادی کے بعد روشنی دو مرتبہ اسلام آباد آئی تھی اور دونوں مرتبہ اس کی ملاقات عمر سے ہوئی تھی جو کہ مختصر تھی لیکن پھر بھی عمر نے گھر جاتے ساتھ ایرج سے ذکر کیا تھا۔اور ایرج ان دنوں ویسے بھی زروہ کے ساتھ کافی فرینک ہو چکی تھی۔تو اس ذکر نے اس پر کسی اور ہی انداز میں اثر کیا تھا۔۔۔اس نے ماموں کی فیملی سے ملنا کم کر دیا یہاں تک کہ لیلی کی شادی پر بھی نہیں گئی تھی۔لیکن عمر کی وجہ سے زین اور عریشہ سے ملنا جلنا قائم تھا۔کیونکہ کہ وہ خود کو تو روک سکتی تھی لیکن عمر کو نہیں۔۔۔اور یہی وجہ بنی تھی اس کی روشنی سے نفرت کی۔۔۔۔اور اب اتنے عرصے بعد وہ پھر سے ان کی زندگیوں میں شامل ہونے جا رہی تھی۔ایرج کو کسی قیمت پر یہ منظور نہیں تھا۔۔۔

امی کو تو نا منا سکی لیکن وہ فاران سے بات کرنے کی ٹھان چکی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

بستر پر کروٹ بدل بدل کر نیند نا آئی تو وہ لائٹر اور سگریٹ کی ڈبی اٹھا کر کمرے کا سلائیڈ ڈور کھول کر بالکنی پر آ گیا۔سگریٹ سلگائی تو نظریں سامنے سڑک پر جا ٹھہریں۔۔۔۔اور دوپہر کو رونما ہونے والا واقعہ فلیش بیک ہونے لگا۔۔۔۔اور جانے کیوں فلیش بیک روشنی پر آتے آتے سلو موشن میں بدل گیا۔کتنی عجیب بات تھی۔وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔نا جانے کیوں پر سوچیں اس پر ہی جا کر رک رہی تھیں۔یہ اس سے

ہمدردی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔شاید۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے سوچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔شاید پچھتاوا۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن پچھتاوا بھی کس چیز کا؟؟؟؟؟

کس چیز کا؟؟؟ کوئی اس کے اندر سے بولا تھا۔

کیا واقعی؟؟؟

اسے یاد آیا کہ اماں نے اس سے بات کی تھی شادی کی۔۔۔۔۔۔۔۔بات کرتے ہوئے ان کے لہجے میں ڈر اور آس دونوں تھے۔۔۔۔۔کہ کہیں وہ منع نا کر دے۔۔۔۔آس اور امید کی جو بھی کیفیت ہوتی تھی اُس وقت وہ اپنی ماں کے چہرے پر دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔وہ یہ بات اچھی طرح سمجھتا تھا کہ شادی تو اسے کبھی نا کبھی کرنی ہی ہے۔۔۔۔۔۔جلدی یا دیر بعد۔۔۔۔۔۔

فاران نے ان کے دونوں ہاتھ تھامے تھے اور کہا تھا کہ جہاں وہ چاہیں گی وہ راضی ہو گا۔۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ یہ مشکل ہو گا اس کے لیے لیکن ناممکن تو نہیں۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن وہ اب اپنی ذات سے اپنی ماں باپ کو اب اور دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۔۔۔۔اس نے سوچا تھا کہ ابھی تو اماں نے بات کی ہے شادی تک آتے آتے بہت ٹائم ہے۔۔۔۔۔۔لیکن وہ اس کے اقرار پر خوشی سے پہلے تو شاک میں آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔پھر خوشی سے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔۔۔۔۔۔۔۔فاران محبت کے اس انداز پر دل ہی دل میں شرمندہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔صرف شادی پر ہامی بھرنے کے لیے اتنی خوشی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

"ٹھیک ہے میں آپا سے کہتی ہوں انوار سے بات کر لیں۔۔۔۔۔۔"

انھوں نے خوشی بھرے لہجے میں کہا تو وہ چونک کر انھیں دیکھنے لگا۔ تو اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

"روشنی کے لیے تمہارے رشتے کی بات۔۔۔۔۔"

فاران کو ایک پل سمجھ ہی نا آیا کہ انھوں کہا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

"روشنی۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔"وہ سنبھل کر تذبذب سے اتنا ہی بولا اور ان کو دیکھنے لگا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔روشنی کیوں کوئی اعتراض ہے تمہیں۔۔۔۔"انھوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ اب وہ منع نا کر دے۔

"نہیں۔۔۔۔"

فاران نے ان کے انداز کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سوچتے سوچتے کب سگریٹ کے شعلے نے انگلی کو چھوا پتہ ہی نہیں چلا۔ اپنی عادت کے خلاف فاران نے جھنجھلا کر سگریٹ پھینک کر اسے پاؤں تلے مسلا تھا۔۔۔۔ جبکہ وہ تو بہت پر سکون بندہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن فی الوقت وہ پر سکون بندہ اپنی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔۔

اچانک۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

آخر ہوا کیا۔۔؟؟؟؟؟

****

دوسری طرف روشنی سونے کے لیے تو کب کی کمرے میں آگئی تھی لیکن نیند آنکھوں سے جیسے کہیں دور تھی۔وہ اپنے بستر پر نیم دراز کروٹ کے بل لیٹی تھی۔پشت دروازے کی طرف تھی۔کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی۔آہٹ سے وہ سمجھ چکی کہ امی ہیں۔اس کی نیند خراب نا ہو اس وجہ سے وہ آہستہ سے اس کے پاس آئیں تھیں۔اور جھک کر اس پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری تھی۔۔۔۔۔روشنی ان کے انداز پر دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

"امی۔۔۔۔"اس نے کہتے ساتھ ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"سوئی نہیں تم۔۔۔۔"انھوں نے فکر مندی سے اسے دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔نیند نہیں آرہی۔۔"اس نے کہتے ہوئے ان کے لیے جگہ بنائی تو وہ اس کے پاس بیٹھ گئیں۔اور آہستگی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔وہ دونوں خاموش تھیں۔روشنی آنکھیں بند کر کے ان کے ہاتھوں کی نرماہٹ محسوس کرتے ہوئے کب نیند میں چلے گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔اور اس کے سونے کے کافی دیر بعد بھی وہ وہیں بیٹھی رہیں تھیں۔

****

روشنی کے نائن کلاس کے بورڈ کے پیپر ہونے والے تھے جس کی وجہ سے وہ بس پڑھائی میں ہی غرق تھی کہ دادو کی طبیعت اچانک ہی خراب ہوئی تھی۔چاچو اور بابا انہیں ہسپتال لے کر گئے تھے۔اور انھوں نے تب ہی یہ خواہش کی تھی۔بابا اور پھوپھو دونوں کو بلا کر۔روشنی اور فاران کی شادی کی۔بہن بھائی کو تو ماں کی بات پر کوئی

اعتراض نا ہوا تھا۔ لیکن وہ دونوں چھوٹے تھے۔ فاران بھی میٹرک کے پیپرز دے رہا تھا۔ تو بلآخر مشترکہ مشورے سے دونوں کے نکاح کا فیصلہ ہوا تھا۔ رخصتی دونوں کی پڑھائی کے بعد طے پائی۔

روشنی کو یاد تھا۔ سب اسے چھیڑ رہے تھے۔ چڑا رہے تھے۔ دادو کی وجہ سے سب ان کے گھر ہی جمع تھے۔ آمنہ پھوپھو کے بیٹے طاہر بھائی تو اسے دیکھ کر آہیں بھر رہے تھے۔ کہ وہ اتنی دیر سے اپنی ماں کی منتیں کر رہے ہیں۔ ان کی شادی کی کوئی خبر نہیں۔ اور نانی کو وہ کیوں نظر نہیں آئے۔ وہ کیا کہتی وہ تو خود حیران تھی۔ اچانک سب کچھ ہوا تھا۔ خاندان میں کوئی بھی تو اتنی چھوٹی دلہن نہیں تھی۔ دادو بیمار تو تھیں لیکن وہ اپنے سب چاؤ پورے کرنا چاہتی تھیں۔ شائد انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ان کی زندگی کی آخری خوشی ہو گی۔

روشنی کو نہیں پتا کہ فاران کی کیا حالت تھی۔ لیکن وہ سب کے نرغے میں تھی اور بری پھنسی تھی۔ اتنا کہ سب کے چھڑنے پر روہانسی ہو جاتی تھی۔ تو چاچی اسے پیار سے لپٹا لیتیں تھیں۔ اور کوئی شوخ سی بات کہہ کر چھیڑ دیتی تھیں۔ سب بہت خوش تھے۔ اور پتہ نہیں شائد اپنی خواہش اپنی نظروں کے سامنے پوری ہونے کی خوشی میں دادو کی بھی طبیعت سنبھل گئی تھی۔ یا جو بھی تھی لیکن وہ قدرے ٹھیک ہو گئیں تھیں۔ اور سب لوگ اپنے فیصلے سے اور مطمئین ہو گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور ایک خوبصورت شام دونوں نکاح کے خوبصورت بندھن میں بندھ گئے تھے۔ گلابی جوڑے میں شرمائی سی روشنی پر نوخیزی کا رنگ بھی گلابی چھڑھا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس گلابی رنگ نے اس کی سوچوں کو رنگ دیا تھا۔ اور خیالوں کو۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔۔۔ دل کو بھی۔۔۔۔۔۔۔ کہ روشنی کو تو خود سمجھ نہ آئی۔

اور کب وہ رنگ محبت کے رنگ میں ڈھلا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔فاران کو اس نے نکاح والے دن چوری چوری دیکھا تھا اور اس کے بعد نکاح کی تصویروں میں۔۔۔وہ بھی جھینپا سا بیٹھا تھا۔تب طاہر بھائی خوب ٹانگ کھینچ رہے تھے دونوں کی۔۔۔اور اس ہی تصویر میں وہ سب سے پیارا لگ رہا تھا۔۔۔اور روشنی نے چپکے سے وہ تصویر نکال لی تھی۔۔۔

نکاح کے چار مہینے بعد دادو وفات پا گئیں تھیں۔۔۔۔اور تب ہی دوبارہ روشنی نے فاران کو دیکھا تھا۔چار مہینے بعد ہی۔اس دوران نا اس نے رابطے کی کوشش کی نا ہی روشنی میں اتنی ہمت تھی۔جبکہ اس کی سہلیوں نے اس کے ناک میں دم کر دیا تھا۔۔۔۔اسے مشورے دے دے کر۔۔۔۔۔محسوس تو اسے بھی ہوتا تھا۔۔۔کتنی ہی کہانیوں اور ڈراموں میں پڑھا اور دیکھا تھا۔نکاح کے بعد کیسے لڑکے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ملنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔۔۔اور اگر کزن سے رشتہ ہوا ہو تو بہانے بہانے سے چکر لگاتے ہیں۔۔۔۔۔ان کا تو پھر نکاح ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔پر یہاں تو ایسا کوئی سین نہیں تھا۔۔۔۔۔اس نے سوچا شاید وہ شادی کے بعد ہی اپنے احساسات دکھانے والا بندہ ہے اب اس نے ایسی بھی تو بہت سی کہانیاں پڑھی تھیں۔جن میں لڑکے شادی کے بعد اظہار کو ترجیح دیتے ہیں۔۔۔۔

اور پھر اس نے چاچی سے ہی سنا کہ وہ لاء کی تعلیم کے لیے اسلام آباد کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے چکا ہے۔۔۔۔روشنی کیا کہتی اس نے صرف سنا ہی تھا۔۔۔محبت نے تو کب کے اپنے قدم مضبوطی سے اس کے دل میں جما لیے تھے۔اب تو بس اس کی سلامتی کی دعا کرتا تھا دل۔۔۔۔۔۔۔پر روشنی نہیں جانتی تھی اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی محبت۔۔۔اس کے رشتے کا انجام ایسا ہو گا۔۔۔۔۔اور اس کی

محبت ادھوری رہ جائے گی۔۔۔۔اس کی دل کا ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔اور کسی بھی وقت کی، کی ہوئی دعائیں پوری نہیں ہو نگی۔۔۔۔خواب ادھورے رہ جائیں گے۔۔۔۔

سات سال ہو چکے تھے ان کے نکاح کو۔پندرہ سال کی نوخیز کلی سے وہ ایک بائیس سال کی خوبصورت لڑکی میں ڈھل چکی تھی۔اور یہ سال محبت کے بیج کو تناور درخت میں سینچ چکے تھے۔اور اس کی جڑیں اتنی مضبوط تھی جیسے کئی سو سال پرانا درخت ہو۔۔۔لیکن یہ تو روشنی کی آپ بیتی تھی۔محبت تو اسے ہوئی تھی نا۔دوسرا فریق تو لاعلم تھا۔شاید لاپروا بھی۔۔۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے سب ختم ہو گیا۔۔۔

اس کی محبت۔۔۔

اور جس سے محبت تھی اس سے رشتہ بھی۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رخصتی تک بات تو پہنچی ہی نہیں کہ طلاق کا لفظ بیچ میں آگیا۔۔اسے پتا تو لگ گیا تھا سب پریشان تھے کسی بات سے کہ بند کمرے میں بات ہوتی تھی۔چاچو، بڑی پھپھو، بابا، امی، چاچی۔زاہدہ پھوپھو بھی آئیں تو روتی ہوئی گئیں تھیں۔اس کا دل انجانے خوف سے سہم گیا۔وسوسوں نے راتوں کی نیند اڑادی۔سرگوشیاں کانوں میں پڑھنے لگیں۔اور پھر چاچی نے ہی ہمت کی بات کرنے کی۔

"ساتھ پڑھتی ہے۔اور اب اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔کسی بھی قیمت پر نہیں مان رہا سب نے بہت سمجھایا ہے پر۔۔۔۔۔"چاچی نے بتاتے ہوئے بہت دکھ سے اسے دیکھا تھا۔جو ساکت سی نظریں جھکائیں بیٹھی تھی۔

"روشنی۔۔۔۔۔"چاچی نے دکھ سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ان کی خود کی آنکھ نم ہوئی تھی۔

"یااللہ صرف ایک پل۔۔۔۔۔صرف ایک پل۔۔۔۔۔۔وہ پلٹ آئے۔۔۔۔صرف ایک پل کہ اسے مجھ سے محبت ہو جائے۔۔۔۔۔صرف ایک پل۔۔۔اسے میرا خیال آجائے۔۔۔۔۔صرف ایک پل۔۔۔۔جس میں اسے۔۔۔۔۔اس رشتے کا احساس ہو جائے۔۔۔۔یااللہ صرف ایک پل۔۔۔۔۔جس میں وہ میرا سوچے۔۔۔۔اس کا دل میرے لیے پلٹے۔۔۔۔۔اس کا دل مجھے محسوس کرے۔۔۔۔۔۔اسے مجھ سے محبت ہو جائے۔۔۔۔صرف ایک پل۔۔"

ناجانے کتنی راتیں وہ سجدوں میں روتی رہی۔۔۔۔کرلاتی رہی۔۔۔۔معجزہ ہونے کی دعائیں کرتی رہی۔۔۔۔۔لیکن وہ دعائیں قبول تو ہونی تھیں لیکن کسی اور وقت کے لیے۔۔۔۔۔

اور وہ اس ایک پل کے لیے دن رات دعائیں کرتی رہی۔وہ پل آیا ہی نہیں۔۔۔۔

اور کاغذات آگئے طلاق کے۔یہ دکھ روشنی کے لیے تو بڑا تھا ہی گھر والوں پر بھی تو اثر انداز ہونا تھا۔امی،بابا بیٹی کو کیا حوصلہ دیتے وہ تو خود ٹوٹ گئے تھے۔اور روشنی نے یہ خود پر کیسے سہا تھا یہ وہی جانتی تھی۔لیکن صحیح کہتے ہیں وقت بہت بڑا مرہم ہے۔وہ سب بھی آہستہ آہستہ سنبھل گئے تھے۔اور روشنی نے اپنے ماں باپ کے لیے خود کو سنبھال لیا تھا۔اتنا تو نہیں لیکن پھر بھی۔۔۔۔

ہاں وہ اب بولتی نہیں تھی صرف سنتی رہتی تھی۔

اور غیر مرئی نقطے پر نگاہیں جمائے گھنٹوں بیٹھی رہتی۔وقت لگا تھا اسے اپنی محبت کے غم سے نکلنے میں۔اور وہ نکل ہی آئی تھی۔

پہلی محبت سسکتی بلکتی اس نے دل میں کہیں دور کونے میں دفن کر دی تھی۔

اور کچھ عرصہ بعد ہی اس کی شادی کی بات ہونے لگی تھی۔امی بابا اس کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔کہ ایک رشتہ آیا تھا اس کے لیے۔اور انھی دنوں اس نے فاران کو دیکھا تھا اتنے سالوں بعد۔۔۔۔۔

وہ اور لیلی بازار سے کچھ خریدنے آئی تھیں۔لیلی نے اسے کہا تھا کہ وہ باہر جا کر رکشہ روکے وہ بل کروا کر آرہی ہے۔وہ چلتی ہوئی میں روڈ پر آئی جہاں گاڑیوں کی پارکنگ بھی تھی۔رکشہ کے لیے ادھر اُدھر نظریں دوڑا رہی تھی کہ اس کی نظر فاران پر پڑی تھی۔اور ساتھ اس کی بیوی تھی۔روشنی ساکت رہ گئی۔ایک شخص کو آپ نے اتنا چاہا ہو آپ کے لیے وہی آپ کا سب کچھ ہو۔اور اس کے لیے آپ کچھ نا ہوں تو دل پر جو گزرتی ہے وہ اس وقت روشنی پر گزر رہی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ کتنے مکمل لگ رہے تھے۔خوش تھے۔مسکرا رہے تھے۔ان کی محبت ان کے ہر انداز سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"اور میں"۔۔۔۔۔روشنی نے اذیت سے آنکھیں بند کی تھیں۔

"روشنی کیا ہوا۔۔۔۔"پتہ نہیں کتنے لمحے وہ پُر اذیت کیفیت میں یونہی کھڑی رہتی کہ لیلی نے اسے پکارا اور پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی اس کے آنسو نکل آئے۔جنہیں وہ بڑی مشکل سے روکے ہوئے تھی۔اور ساتھ لبوں سے سسکی بھی۔

"کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔"لیلی نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے گھبرا کر پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا گھر چلو۔۔۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی جو نکلے ہی آرہے تھے۔

لیلی نے جلدی سے رکشہ روکا اور دونوں بیٹھ گئیں۔اور روشنی کا ضبط بلکل ٹوٹ گیا۔وہ ہچکیوں سے رونے لگی رکشہ والا بھی پریشان سا ہو کر انھیں دیکھنے لگا۔اور لیلی اس کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔"روشنی ہوا کیا ہے بتاؤ تو۔۔۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر بھی روشنی بس روتی رہی اور بولی کچھ نہیں۔اللہ اللہ سفر ختم ہوا اور گھر آیا تو روشنی جلدی سے نکل کر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔پریشان سی لیلی رکشے والے کو کرایا دے کر فوراً اس کے پیچھے آئی تھی۔

روشنی نا جانے کتنی دیر تک روتی رہی کہ اب تو آنسو بھی جیسے ختم ہو گئے تھے۔گھر والے پریشان،دروازہ کھٹکا کھٹکا کر تھک چکے تھے۔پر اس نے دروازہ نا کھولا۔اب وہ چپ سی گھٹنوں پر دونوں بازو رکھے اور بازو پر سر ٹکائے بیٹھی تھی۔ستا ہوا چہرہ اور سوجی ہوئی آنکھیں رو رو کر تھک چکی تھیں۔

"میں نے اپنی زندگی کے اتنے سال اس شخص کے لیے وقف کر دیے جس کے لیے میرا ہونا نہ ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر تکیے کے نیچے سے تصویر نکالی۔۔۔وہی نکاح والی تصویر۔۔۔وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔اس نے تصویر کو درمیان سے پھاڑا فاران والا حصہ اس کے ہاتھ میں رہ گیا۔دیکھتے دیکھتے پھر آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔

"یہ آخری آنسو ہیں جو تمہارے لیے نکلے ہیں۔۔۔اب تمہارے لیے نا آنسو ہیں اور نا ہی محبت۔۔۔۔۔۔"کہتے ساتھ اس نے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر تصویر کمرے میں موجود ڈسٹ بین میں پھینک دی۔اور الماری سے کپڑے نکال کر واش روم چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس دن کے بعد اس کے احساسات فاران کے لیے مر چکے تھے۔اور کچھ دنوں کے بعد اس نے آنے والے رشتے کے لیے ہاں بھی کہہ دی۔پر اسے کیا معلوم تھا جس چیز سے وہ بھاگ رہی ہے۔قسمت اسے اسی سمت موڑ رہی تھی۔

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Writers .Official
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

"تم بہت خوبصورت ہوں میں نے اپنی زندگی میں بہت خوبصورتی دیکھی ہے لیکن جو بات تم میں ہے وہ کسی میں نہیں۔۔۔۔"

یہ فرید تھا اس کا شوہر جو اس سے محبت میں مبتلا تھا۔۔۔۔شدید محبت۔۔۔۔۔اس نے کب روشنی کو دیکھا تھا روشنی کو خود معلوم نا تھا لیکن وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے رشتہ بھیجا اور قبول کر لیا گیا تھا۔اور کچھ مہینوں کے بعد شادی بھی ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روشنی بیاہ کر لاہور میں ہی تھی۔بلڈنگ میں تیسرے فلور پر اپارٹمنٹ کافی کشادہ تھا۔فرید پرائویٹ کمپنی میں اچھی پوسٹ پر تھا۔مہینے میں دو تین مرتبہ آؤٹ آف سٹی ٹور بھی کرتا تھا۔کبھی دو دن بعد آتا کبھی چار پانچ دن بھی لگ جاتے تھے۔لیکن جو بھی تھا۔روشنی کے گھر والے مطمئین اور خوش تھے کہ روشنی کا گھر بس گیا ہے۔اور روشنی۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی خوش تھی۔۔۔۔۔شائد۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچن میں رات کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔ فرید کی فرمائش پر اس کا پسندیدہ کھانا۔ وہ کل رات کو ہی تین دن بعد اسلام آباد سے آیا تھا اور صبح کو جلدی آفس چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے روشنی سے فون پر کھانے کا کہا تھا۔ تو روشنی کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی۔ ان دونوں کے رشتے میں زیادہ فرید ہی بولتا تھا۔ روشنی تو صرف سنتی تھی۔ اور جو جو وہ کہتا وہ کرتی تھی۔ کسی بھی سوال جواب کے بغیر۔۔۔۔۔۔۔ اور فرید کو لگتا کہ وہ مزاجاً ایسی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اگر وہ اسے پہلے سے جانتا ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ یہ اس کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

دروازے پر بیل بجی تو وہ گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے دروازہ کھولنے گئی۔

"فرید تو نہیں آسکتے اتنی جلدی۔۔۔" سوچتے ہوئے دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا تو انجانی صورت کی دو خواتین تھیں۔

"جی۔۔۔" روشنی نے سوالیہ انداز میں انھیں دیکھا تھا۔

"پورا تعارف کروائیں گے اندر تو آنے دو۔۔۔"

آگے والی عورت نے اس کی آنکھوں میں آنکھوں ڈالتے ہوئے درشت انداز میں کہا تھا۔

روشنی نے ناسمجھی میں انھیں دیکھا۔

"اتنی بھولی تو نہیں لگتی ہو۔۔۔" اندر آتے ہوئے پہلے والی عورت نے اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا تھا جس کی عمر انیتس تیس کے قریب تھی۔ جب کے اس کے ساتھ والی لڑکی جو روشنی کی ہم عمر لگ رہی تھی روشنی کو دیکھ رہی تھی اس کا انداز پہلے والی عورت سے بھی عجیب تھا۔

"کون ہیں آپ۔۔۔میں نہیں جانتی آپ کو۔۔۔۔۔باہر نکلیے آپ دونوں۔۔"روشنی نے سختی سے کہتے ہوئے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اپنا زبان سنبھال کر بات کرو بے حیا عورت۔۔۔۔۔"

اس عورت نے چیختے ہوئے کہا تو توہین کے احساس سے روشنی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"جس گھر سے تم مجھے نکل جانے کا حکم دے رہی ہو یہ میرا گھر ہے۔۔۔۔میرا۔۔۔۔"چیخ کر بولتے ہوئے آخر میں اس نے میرا پر زور دیا تھا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی تماشا لگانے سے پہلے ایک مرتبہ کنفرم کر لیں یہ میرے شوہر کا گھر ہے۔۔۔"اب کے روشنی نے بنا لحاظ رکھے قدرت غصے میں کہا تھا۔کہ وہ عورت قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"فرید میرا شوہر ہے تم اس کی دوسری بیوی ہو۔۔۔۔۔۔دوسری بیوی۔۔۔۔۔"اس عورت نے اس کے قریب آکر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور روشنی کو لگا کمرے کی چھت اس پر گری ہے۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے انھیں دیکھنے لگی۔آواز سن کر آس پاس کے اپارٹمنٹ کے لوگ بھی جھانکنے لگے تھے۔وہ داخلی دروازے کے قریب ہی تو کھڑی تھیں۔

"دیکھیں اس عورت کو جو یہاں اتنے مہینوں سے ہے میرے شوہر کو پھنسایا ہے اس گھٹیا عورت نے۔۔۔۔"اب وہ عورت دروازے کے پاس کھڑے لوگوں کو کہہ رہی تھی۔لوگ تجسس اور حیرت سے مزے لینے والے انداز میں دیکھ رہے تھے۔روشنی سن سی ساکت کھڑی تھی۔ذلت اور توہین کے احساس سے اپنی جگہ جم گئی تھی۔اس کو سمجھ نہیں آیا یہ ہو کیا رہا ہے۔لوگ اب عجیب انداز میں دیکھنے لگے تھے۔

اب وہ عورت فون پر نمبر ملا رہی تھی۔

"میں نے سوچا اپنا اپارٹمنٹ چیک کروں کافی سال ہو گئے تھے۔ لیکن یہاں تو اور ہی کہانی چل رہی ہے فرید علی۔۔"فون کان سے لگائے وہ کہہ رہی تھی۔

اور دس منٹ کے اندر اندر فرید آیا تھا۔ اور ان دس منٹ میں اس عورت نے اس کی ذات پر اتنا کیچڑ اچھالا تھا کہ اگر کانوں میں سے خون رستا ہوتا تو وہ بھی نکل آتا۔ اسے بے غیرت، بے حیا، بیچ، بازارو عورت اور نا جانے کیا کیا کہتی رہی اور کسی میں ہمت نہیں تھی کہ اس عورت کا منہ بند کر دے۔

حمدان اس وقت ڈیوٹی پر موجود تھے ان کے نمبر پر ان کے دوست کی کال آئی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔۔ جلدی اپنی بھتیجی کے اپارٹمنٹ میں آؤ۔۔۔۔۔ جلدی۔۔۔"یس کیا تو اس نے سیدھی یہی بات کہی تو حمدان اس کے لہجے سے حیران ہوئے اور پریشان بھی۔

"کون روشنی۔۔۔ خیریت ہے۔۔"

"تم بس پہنچو یہاں جلدی۔۔۔"اس نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا۔ اور حمدان بڑی جلدی میں ہاسپٹل سے نکلے تھے۔ اور جب وہاں پہنچے تو لوگ دروازے سے اندر تک گھسے ہوئے تھے۔ جیسے کوئی تماشا دیکھ رہے ہوں۔

"میں کہہ رہا ہوں بند کرو تماشا سارہ اور جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"فرید اس پہلی عورت سے غصیلے لہجے میں بولا تھا۔ روشنی نے بے یقینی سے فرید کو دیکھا تھا۔ بجائے انھیں باہر نکالنے کے وہ اس عورت کا نام لے رہا تھا جو خود کو اس کی پہلی بیوی بتا رہی تھی۔ روشنی کے دیکھنے پر فرید نے نظریں چرائیں تھیں۔ فرید کا انداز چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ عورت سچ کہہ رہی تھی۔ اور یہ بات روشنی کو ختم کرنے کے لیے کافی تھی۔

"میں جاؤں یہاں سے۔۔۔۔۔جائے گی تو یہ بیچ عورت۔۔دھکے دے کر اسے باہر نکالو گے تم خود فرید علی ۔۔وہ بھی ابھی کہ ابھی۔۔۔۔"وہ بے خوفی سے فرید کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔روشنی نے بے عزتی کے احساس سے آنکھیں بند کرلی۔اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی تھی۔

"زروہ سمجھاؤ اپنی آپی کو اور اسے لے کر جاؤ یہاں سے مزید تماشا مت دکھاؤ لوگوں کو۔۔۔۔۔۔"فرید نے اب کہ دوسری لڑکی کے پاس جا کر غصے سے کہا۔

"آپ سے یہ امید نہیں تھی فرید بھائی آپ نے بچوں کے بارے میں بھی نہیں سوچا۔"دوسری لڑکی جسے وہ زروہ کہہ رہا تھا اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر تیز لہجے میں بولی۔

"زروہ میں نے کہا جاؤ تم دونوں یہاں سے۔۔"فرید زچ ہو کر چلایا۔

"کیوں جائے ہم۔۔۔۔اب یہاں کوئی فیصلہ ہو گا تو جائے گے ہم۔۔۔۔طلاق دو گے تم اسے ابھی اور اسی وقت۔۔۔نہیں تو قسم کھاتی ہوں میں ساری عمر اپنے بچوں کی شکل دیکھنے کو ترسو گے فرید علی۔۔"

حمدان لوگوں کو دکھیلتے اندر آئے تو ان کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے تھے۔

"بہت ہو گیا سارہ مجھے کسی انتہائی قدم کے لیے مجبور نا کرو۔۔۔"فرید شہادت کی انگلی اُٹھا کر بولا۔

"مجبور تم مجھے نا کرو کہ میں بچوں کو اوپر بلاؤں اور ان کو تمہارا یہ چہرہ دکھاؤں۔۔۔۔"روشنی کا دل کر رہا تھا وہ آنکھیں کھولے تو یا تو وہ غائب ہو جائے یہاں سے یا یہ لوگ۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔باہر نکلیے آپ لوگ چلیے یہاں سے۔۔۔۔۔"حمدان قدرے اونچی آواز میں بولے اور اندر موجود لوگوں کو باہر نکال کر دروازہ بند کیا۔جو یہ سارا منظر ایسے دیکھ رہے تھے جیسے فلم لگی ہوئی ہے۔

"فرید کیا تماشا لگایا ہے تم نے۔۔۔۔کیا ہے یہ سب۔۔۔"

"تماشا تو آپ کی لڑکی نے لگوایا ہے ایسی گھٹیا اور عورت کا کام ہی کیا ہوتا ہے۔۔۔"حمدان نے تلخ لہجے میں پوچھا تو سارہ نفرت سے بھرپور لہجے میں بولی۔وہ سب حدیں پار کر رہی تھی۔بِلا خوف و خطر کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی اسے۔۔۔۔

"سارہ اپنی بکواس بند کرو۔۔۔"فرید دھاڑا۔۔حمدان کی آواز پر روشنی چونکی تھی۔انھیں دیکھتے ہی وہ رونے لگی۔خوف سے رکے ہوئے آنسو باہر نکل آئے تھے۔دوسری طرف زروہ حمدان کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔حمدان بھی زروہ کو دیکھ کر حیران تھے۔فرید کے دھاڑنے پر ایک دم خاموشی چھا گئی تھی۔اب روشنی کے رونے کی آواز تھی۔فرید میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے چپ کرواتا۔اگر فرید میں ہمت ہوتی تو نوبت یہاں تک آتی بھی نا۔۔

حمدان نے سہمی ہوئی روشنی کو پاس جا کر اپنے گلے سے لگایا۔تو وہ چاچو کے پہلو سے لگی سسکیاں لینے لگی۔ان کے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں یہ تماشا ہو گا۔

"یہ روشنی ہے۔۔۔روشنی۔۔۔۔اوو۔۔۔اب میں سمجھی آپی اس نے یہ کیوں کیا ہے۔۔۔"سب خاموش تھے اور زروہ طنزیہ آواز میں روشنی کو دیکھتے ہوئے بولی تو روشنی نے آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کے بولنے پر حمدان نے سختی بھرے تاثرات سے اسے دیکھا۔

"زروہ ایک لفظ نہیں ایک لفظ بھی نہیں۔۔۔۔ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"حمدان کے بولنے پر زروہ کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلی تھیں لیکن وہ کچھ بولی نہیں۔اگر وہ فاران کے چہیتے ماموں نا ہوتے تو اسے زہر اگلنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا۔لیکن نا جانے وہ کیوں رک گئی تھی۔اور سارہ کو تو حمدان کا لہجہ آگ ہی لگا گیا تھا۔

"اوو یعنی کہ چوری اور اوپر سے سینہ زوری میں ابھی پولیس کو فون کر کے بلاتی ہوں ساری اکڑ نکل جائے گی۔۔۔"

"بی بی بکواس بند کرو اپنی۔۔۔اور بلاؤ جس کو بلانا ہے میں اپنی بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں یہاں سے ۔۔۔"حمدان کا دل چاہا سامنے کھڑے تینوں افراد کو گولی سے اڑا دیں غصے اور ضبط سے ان کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔آخر میں کہتے ہوئے انھوں نے خشونت انداز میں فرید کو دیکھا تو اس نے نظریں چرائی تھیں۔وہ اس حالت میں روشنی کو چھوڑ کر بلکل نہیں جانا چاہتے تھے۔وہ سمجھ چکے تھے کہ فرید دھوکے باز نکلا ہے۔وہ روشنی کو پہلو سے لگائے وہاں سے نکلے تھے۔

"ہوں۔۔۔بھاگ گئے ڈر سے اتنے سچے ہوتے تو۔۔۔۔"

"بس۔۔۔۔۔سارہ بس۔۔۔۔۔" فرید ضبط کرتے ہوئے بولا تھا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ کر دونوں ہاتھوں میں سر کو تھاما تھا۔ آج کے دن کا انجام اتنا بھیانک ہو گا یہ کسی نے نہیں سوچا تھا۔

* *

انوار صاحب کی پوری فیملی کے لیے غم کا پہاڑ تھا جو ٹوٹا تھا۔ ہر کوئی اپنی جگہ پریشان تھا۔ یہ ایک اذیت سے بھرا وقت تھا جو انھوں نے کاٹا تھا۔

مشکل ترین وقت۔۔۔۔۔۔

ان کی بیٹی کا گھر پھر اجڑ گیا تھا۔

اسے پھر سے طلاق ہو گئی تھی۔ وجہ کچھ بھی تھی۔ روشنی کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔

لیکن لوگوں کی زبانیں کون پکڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔

روشنی کو بد قسمت منحوس اور جانے کیا کیا کہا گیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انوار صاحب بیٹی کے دکھ سے نڈھال تھے۔ اور اب تو حمدان کو بھی لگتا تھا کہ ان میں ہمت ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔

اس دن جب وہ روشنی کو لے کر نکلے تھے لوگوں کی سرگوشیوں نے ان کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ وہ دن بھلائے نہیں بھولتا تھا۔۔۔۔

فرید نے بہت کوشش کی بعد میں صلح کی۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے انھیں دھمکیاں بھی دی۔۔۔۔۔ اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی وہ روشنی کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ بقول اس کے وہ اس سے شدید محبت میں مبتلا تھا۔ جس

وجہ سے اس نے یہ سب جھوٹ بولا۔۔۔اگر نا بولتا تو روشنی کے گھر والے کبھی روشنی کی شادی اس سے نا کرتے کہ وہ شادی شدہ اور دو بچوں کا باپ ہے۔۔

لیکن فرید کے لیے ان کی زندگیوں میں اب کوئی گنجائش نہیں تھی۔حمدان اسے کسی خاطر نالائے اور خلع کے لیے کیس دائر کر دیا جس کا نتیجہ چند ماہ میں ہی آ گیا تھا۔اور فرید کا باب ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا تھا۔یہ بھی گھر والوں کے لیے ایک مشکل مرحلہ تھا۔لیکن وقت گزر ہی گیا تھا۔

اس تلخ تجربے نے روشنی کی بچی کچی خواہش،خواب،امیدوں کو ختم کر دیا تھا۔۔۔جو بھی تھا وہ اپنا پچھلا ماضی دفن کر کے ہی وہ اس رشتے کے لیے آگے بڑھی تھی۔کچھ وقت گزرتا تو شائد وہ سب بھول جاتی۔اور وہ اپنی قسمت پر شاکر بھی ہوتی۔اور سوچتی بھی کہ یہی اس کی قسمت میں تھا۔لیکن وہاں تک بات جانے کی نوبت ہی نا آئی سب کچھ ایسے تیزی سے ہوا کہ روشنی کو خود سمجھ نا آیا ہوا کیا ہے۔۔۔فرید سے محبت تو نہیں تھی لیکن وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔اسے دکھ ہوا تھا اس کہ دھوکہ بازی کا۔۔۔کتنی مشکل سے تو خود کو سمیٹا تھا۔۔۔۔کہ پھر سے سب کچھ بکھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی اندر کی عورت مر چکی تھی جس کو ایک گھر اور پیار کرنے والے ساتھی کی خواہش ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور اس نے کبھی شادی نا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

زندگی آہستہ آہستہ اپنے ڈگر پر آ ہی گئی تھی۔اور یونہی چلتی رہتی تو کسی کا کیا جاتا کہ پھر سے شادی کا موضوع اٹھنے لگا تھا۔اور آخر کار یہ بلی بھی تھیلے سے باہر آ گئی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ بابا اور امی پریشان ہیں اس کے لیے۔۔۔۔۔

وہ اس کی شادی کی بات کریں گے۔۔۔۔۔

کچھ وقت بعد ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔

اسے دوبارہ گھر بسانے کا کہیں گے۔۔۔۔۔

جانتی تھی وہ۔۔۔۔۔ایسا ہو گا۔۔۔۔۔۔

لیکن اس نے سوچا تھا کہ اب جب بھی شادی کا معاملہ اٹھے گا وہ منع کرے گی کہ اسے شادی ہی نہیں کرنی۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔یہ فاران کیسے آ گیا بیچ میں۔۔۔۔پھر سے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور اس کے گھر والے فاران کے لیے دوبارہ سوچیں گے۔۔۔۔۔

فاران اور اس کی شادی کے لیے راضی بھی ہو جائیں گے۔یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔۔گمان میں بھی نہیں تھا کبھی۔۔۔۔۔

محبت ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔اس نے ادھوری محبت دفنا دی۔

شادی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔اس نے اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیا۔

لیکن اب وہ کوئی تجربہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ تھک گئی تھی بار بار بکھرنے، جوڑنے کے عمل سے۔۔۔۔

وہ اب پر سکون زندگی گزارنا چاہتی تھی۔اور اس کے لیے ضروری تو نہیں تھا کہ شادی ہی کرنی پڑے۔زندگی کے تلخ اور ناخوشگوار رویوں نے اب اس کے اندر ویسے بھی مردوں سے بیزاری اور نفرت بھر دی تھی۔جس میں سر فہرست نام آتا تھا۔"فاران کا اور اس کے بعد فرید کا۔"

اور وہ دونوں کو ہی کوئی بھی دوسرا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔

اور دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو وہ کسی کو پھر سے اپنے جذبات سے کھیلنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔

یا شائد اس میں مزید ٹوٹنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اور اذیت برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تو اس شادی کو ہونے سے روکنے کے لیے ایرج کے علاوہ وہ خود تھی۔۔۔۔

وہ فاران سے دوٹوک بات کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

بہت کچھ پس پُشت ڈال کر۔۔۔۔۔

اس امید پر کہ فاران شاید اسے مایوس نہیں کرے گا۔۔۔۔اور بہت وقت بعد اس نے فاران سے پھر سے امیدیں باندھی تھیں۔۔۔۔۔۔

* *

اسے نہیں معلوم کہ رات کو امی کب اس کے پاس سے اٹھ کر گئیں۔وہ سوئی تو صبح لیٹ ہی اٹھی تھی۔تب تک سب ناشتہ کر چکے تھے۔ناشتہ کے بعد اس نے میڈیسن لی اور وہی ہال کمرے میں صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔امی اور چاچی کچن میں دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھیں۔عریشہ اور اقراء اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔سنڈے کی وجہ سے اقراء بھی گھر ہی تھی۔۔۔عریشہ اسلام آباد کا کوئی قصہ سنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔بچے بھی کوئی ٹی وی پر کوئی موبائل میں مگن تھا۔۔۔چاچو اور بابا باہر بیٹھک میں بیٹھے تھے۔

انہیں بیٹھے تھوڑی دیر ہی گزری کہ طاہر بھائی (آمنہ پھوپھو کے بیٹے) اپنی فیملی کے ساتھ آ گئے۔اور ماحول خوشگوار ہو گیا تھا۔حمدان چاچو اور طاہر بھائی کی جوڑی جہاں مل بیٹھتی تھی وہاں قہقہے نا ہوں یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ویسے تو وہ روشنی کی عیادت کے لیے آئے تھے۔لیکن ٹانگ بھی سب سے زیادہ روشنی کی کھینچ رہے تھے۔

"بتاؤ تو روشنی بھلا کیا ضرورت تھی تمھیں آنکھیں بند کر کے سڑک کراس کرنے کی۔۔۔۔۔اتنی گرمی میں شِکر دوپہر۔۔۔۔۔۔۔۔ضرور سکول میں کسی بچے کی پٹائی کی ہو گی اور اس نے دعا کی ہو گی کہ یا اللہ کل مس سکول ہی نا آئے۔۔۔۔ادھر اس کی دعا قبول ہوئی اور تمہاری آنکھیں بند۔۔۔۔۔"

ان کے شرارت بھرے انداز پر روشنی نے ٹھس انداز سے نظریں ٹیڑھی کر کے انھیں دیکھا تھا۔جو صوفے پر بیٹھے اس کی ہتھی پر کہنی رکھ کر اس پر چہرہ ٹکائے روشنی کو بڑے معصوم انداز میں دیکھ رہے تھے۔۔۔

"بات میں دم ہے تمہاری طاہر۔۔۔۔۔"

چاچو باقاعدہ سر دھنتے ہوئے بولے۔۔۔

"لوماموں جان میں بغیر "دم" کوئی بات کرتا ہی کب ہوں بھلا۔۔۔"طاہر بھائی اتراتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔تو سب ہنسنے لگے۔

"بس کریں طاہر۔۔۔"ان کی بیگم بولیں۔لیکن ان کی سنی کسی نے نہیں۔

"سہی کہا ہے ویسے طاہر تم نے۔۔۔۔۔۔بچوں کو ڈراتی ہو گی یہ بڑی بڑی آنکھیں کھول کر۔۔۔۔۔"چاچو باقاعدہ اپنی پوری آنکھیں کھول کر بولے اور قہقہہ لگا کر ہنسے ان کے انداز پر روشنی کو بھی ہنسی آنے لگی۔باقی سب بھی ہنسنے لگے۔

"واقعی آپی آپ سے ڈرتے ہیں بچے مجھے تو نہیں لگتا۔۔۔۔"احمر بولا۔

"کیوں تمہیں کیوں نہیں لگتا۔۔۔۔اس کے تو دیکھنے سے ہی بچوں کا سانس اٹک جاتا ہو گا۔۔۔۔۔۔جتنی سورتیں آتی ہوں گی سب پڑھ لیتے ہوں گے کہ مس کی یاداشت چلی جائے۔۔۔۔"طاہر بھائی اسے ذرا چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھے۔اور پتہ نہیں کب تک کھینچتے کہ پہلے سومیہ،بچے اور ان کے پیچھے پھوپھو اور ایرج نے اندر آکر سلام کیا۔سب ان سے ملنے میں مصروف ہو گئے اور روشنی نے شکر کا سانس لیا تھا۔

"دیکھو تم نہیں آئے کل تم سے ملنے ہم آ گئے۔۔۔"زاہدہ پھوپھو نے طاہر بھائی کو چیت لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو تیار تھا خالہ جان آپکی کی بہو کہتی کہ کیا کرنا ہے جا کر گھر رہتے ہیں۔۔۔۔"

ان کے جواب پر ان کی بیگم عائشہ بھابھی کو پانی پیتے پیتے اچھو لگ گیا۔

"خدا کا نام لیں طاہر اتنا جھوٹ۔۔۔۔"وہ فوراً سنبھل کر بولیں تھیں۔

"پتا ہے مجھے تمہارا۔۔۔۔۔تم نہیں باز آنا۔۔۔۔اب تو بچے بھی بڑے ہو گئے ہیں۔۔۔"پھوپھو ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"دوسرے لفظوں میں آپ کا مطلب ہے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔۔۔۔"وہ تڑپ کر بولے تھے۔اور اس بات پر سب سے اونچا قہقہہ حمدان کا تھا۔

"بیٹا جی دوسرے لفظوں میں نہیں صاف صاف لفظوں میں۔۔۔۔۔۔۔"حمدان بولے تھے۔باقی سب خوب محظوظ ہوئے تھے۔

"اسلام و علیکم۔۔"اندر آ کر فاران نے مشترکہ سلام کیا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

زاہدہ پھوپھو اس کا حال پوچھنے لگیں تو وہ ان کو جواب دینے لگی۔طاہر بھائی بڑے پر تپاک انداز میں فاران سے ملے تھے۔کبھی کبھی تو ملاقات ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے فاران نے ایک نظر روشنی پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔جو زاہدہ بیگم سے باتوں میں مگن تھی۔۔۔۔۔ہر بار کی طرح اب بھی اس نے فاران کو بلکل اگنور کیا تھا۔۔۔۔۔

اقراء سب کو ڈرنک سرو کرنے لگی کہ انوار صاحب بھی آ گئے۔ اور روشنی نے اپنے باپ کے چہرے پر فاران سے ملتے ہوئے جو خوشی دیکھی تھی اس خوشی نے اسے اندر سے فکر مند کر دیا تھا۔ وہ سب سے ملنے لگا تھا۔ فاصلے ختم ہو رہے تھے۔ بہت وقت کے بعد وہ ان میں شامل ہونے لگا تھا۔۔۔۔

روشنی کو کیا پرواہ کہ وہ ملے یا نا ملے سب سے۔۔۔۔

اسے صرف اپنی شادی کی بات کی فکر تھی۔۔۔

اس کا دل کرتا کہ دن سے رات، رات سے دن نا ہو کہ اس کی شادی کی بات سب کے ذہنوں سے غائب ہو جائے۔۔۔۔

انوار صاحب کی موجودگی میں سب شرافت کے دائرے میں تھے اور کام کے متعلق مختلف موضوعات پر باتیں ہونے لگیں۔۔۔۔۔۔

کام زیادہ ہونے کی وجہ سے اقراء اور عریشہ ہیلپ کروانے کچن میں چلیں گئیں۔ تھوڑی دیر بعد پھوپھو بھی نماز پڑھنے کے لیے اٹھ گئیں۔ پیچھے وہ سومیہ، عائشہ بھابھی اور ایرج رہ گئیں تو باتوں کا رخ کپڑوں اور فیشن کی طرف ہو گیا۔ بیچ میں روشنی بھی کوئی نا کوئی بات کر لیتی زیادہ وہ تینوں ہی باتوں میں مصروف تھیں۔ بچوں میں کوئی موبائل پر مصروف تھا کوئی ٹی وی پر۔ تھوڑی دیر بعد بچوں کے تنگ کرنے پر سومیہ اور عائشہ بھابھی بچوں کو لے کر لان میں چلی گئیں۔ وہاں صرف وہ اور ایرج رہ گئے۔ ایرج کا انداز اس کے ساتھ لاتعلق سا تھا۔ ایرج نے کوئی بات نا چھیڑی تو وہ بھی خاموش ہو رہی۔ یونہی بھٹکتی بھٹکتی نظر سامنے اٹھی تو فاران سے جا ملی وہ بھی اسی

کی طرف متوجہ ہوا تھا۔روشنی کی نظر جیسے گئی تھی ویسے ہی واپس بھی آگئی تھی۔پہلے عائشہ بھابھی ان دونوں کے بیچ اس طرح تھیں کہ وہ دونوں تھے تو آمنے سامنے لیکن ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے تھے اب ان کے اٹھنے پر بیچ سے جیسے پردہ ہٹ گیا ہو۔اور روشنی کی نظر دوبارہ غلطی سے بھی اس طرف نہیں گئی تھی۔ایرج موبائل پر مصروف ہو چکی تھی۔اور روشنی کو یہاں بیٹھنا ایک دم فضول لگ رہا تھا۔۔۔کچھ غنودگی سی بھی ہو رہی تھی۔وہ اٹھ کر جانا چاہ رہی تھی کہ بھابھی اور سومیہ واپس آگئیں تو اس نے ارادہ بدل لیا۔اور بھابھی آکر اپنی جگہ پر ہی بیٹھی تھیں۔۔۔اور پھر باتیں شروع ہو گئیں۔۔

تھوڑی دیر بعد اقراء آئی۔کھانا لگنے کا کہا۔تو سب اٹھ کر چلے گئے۔روشنی مزید ریلیکس ہو کر صوفے پر لیٹی دوائی کا اثر تھا کہ اسے بڑی میٹھی نیند آرہی تھی۔اور تھوڑی دیر میں وہ غافل ہو گئی۔

"آپی۔۔۔آپی۔۔۔۔"کچھ دیر ہی گزری ہو گی کہ اقراء اسے آوازیں دینے لگی۔

"کیا ہے۔۔۔۔"وہ نیند سے اٹھانے پر جھنجھلا کر بولی۔

"امی کہہ رہی کھانا نہیں کھانا کیا۔۔"

"مجھے بھوک نہیں ہے اور اب مجھے کوئی مت اُٹھائے۔۔۔"اس نے کہہ کر آنکھیں بند کر لیں تو اقراء نے جاتے ہوئے لائٹس آف کر دیں۔

کھانا کھا چکنے کے بعد سب چائے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ایک دم موسم بھی بدل گیا۔بادل آئے اور ٹھنڈی ہوا بھی چلنے لگی گرمی کا زور کم ہونے لگا۔سب لان میں جانے لگے۔فاران بھی اپنا کپ پکڑے لان میں تھا کہ اس کو احساس ہوا اس کا موبائل اس کی جیب میں نہیں ہے اسے یاد آیا کہ ماموں کو کچھ دکھانے کے لیے

اس نے جیب سے موبائل نکالا تھا۔اور وہ وہیں پڑا رہ گیا تھا۔اس نے کسی بچے کو کہنے کی بجائے خود ہی اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

"کیا ہوا فاران کچھ چاہیے تھا۔۔۔"اسے اندر آتا دیکھ مامی نے پوچھا تو فاران نے نفی میں سر ہلایا۔

"موبائل رہ گیا تھا اندر وہی لینے آیا ہوں۔۔۔"فاران کے جواب دینے پر مامی سر ہلا کر چائے کا کپ پکڑے لان میں چلی گئیں۔وہ ڈرائنگ روم میں آیا تو وہاں نیم اندھیرا تھا۔کچھ بادل تھے اور لائٹ آف ہونے کی وجہ سے ۔۔۔۔اسے کچھ پل تو دکھائی نا دیا۔آنکھیں جب اندھیرے سے مانوس ہوئیں تو اس نے سوئچ بورڈ ڈھونڈ کر لائٹ آن کرنے کے لیے ایک ایک بٹن دبانے لگا۔تیسرے بٹن پر لائٹ جلی تو وہ پلٹ کر اس طرف جانے لگا جہاں وہ بیٹھا تھا کہ اچانک نظر صوفے پر سوئی ہوئی روشنی پر پڑی تھی۔اسے دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ گہری نیند میں تھی۔کروٹ کے بل ایک بازو گال کے نیچے تھا اور ایک نیچے لٹک کر کارپیٹ کو چھو رہا تھا۔ساتھ ڈوپٹہ بھی بے ترتیب سا کچھ اوپر اور کچھ نیچے تھا۔فاران نظریں ہٹا کر موبائل لینے آگے بڑھا اور موبائل اٹھا کر جیب میں ڈالا کہ بے اختیار سی نظر بھٹکی اور روشنی پر جا رکی۔وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ اسے لائٹ جلنے کا بھی پتا نہیں لگا۔باہر لان سے قہقہوں کی مدھم سی آوازیں آ رہی تھیں۔ان دونوں کے علاوہ باقی سب لان میں تھے۔فاران کے قدم روشنی کی جانب بڑھے اور اس کے پاس جا کر رک گئے۔وہ اس کے نزدیک پنجوں کے بل بیٹھا آہستگی سے اس کا بازو جو نیچے لٹک رہا تھا اٹھا کر اس کے اوپر رکھا اور اسے دیکھنے لگا تھا۔چہرے کے تاثرات جو اس نے ہمیشہ سنجیدہ دیکھے تھے اس وقت غائب تھے اور پر سکون نرم سی کیفیت اس پر بھلی لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ خوبصورت تھی۔۔۔دلکش تھی۔۔۔اور سوتے ہوئے تو مزید دل کو مائل کر رہی تھی۔

فاران نے سر جھکا کر گہری سانس لی۔ کھڑا ہوا اور پلٹ کر باہر چلا گیا۔

اور اس کے ایک دن بعد ہی شام کو روشنی کا فون آیا تھا۔ اگلے دن اسے واپس چلے جانا تھا۔ وہ پیکنگ کر کے باہر ہی جا رہا تھا کہ فون بجا تھا۔ پہلی والی غلطی کے بعد وہ اس کا نمبر سیو کر چکا تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" سلام کے بعد وہ فوراً بولی تھی۔

"سن رہا ہوں کریں بات۔۔۔۔۔" وہ بولا۔

"مل کر بات کرنی ہے فون پر نہیں ہو سکتی۔۔۔" سنجیدہ آواز آئی۔

"لیکن میں تو صبح اسلام آباد کے لیے نکل رہا ہوں۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔ لیکن میں نے کہا بھی تھا آپ سے فون پر کہ مجھے آپ سے ملنا ہے۔۔۔" فاران کے بتانے پر وہ پریشان سی بولی تھی۔

"ہاں تو ہم کتنی مرتبہ ملے ہیں۔۔۔ تم نے کوئی بات نہیں کی مجھے لگا شاید تمہیں نہیں کرنی۔۔" روشنی کو آپ کہتے ہوئے اسے عجیب لگ رہا تھا تو وہ سیدھا تم ہی بولا۔ جبکہ روشنی کا دھیان اس طرف بلکل نہیں گیا۔

"کتنے بجے نکل رہے ہیں آپ صبح۔۔۔۔" روشنی کو فکر ہو گئی کہ وہ اس سے بات نا کر سکے گی اور جانے وہ پھر کب آئے اور چاچو اسے بلکل بھی اتنا ٹائم نہیں دینے والے تھے۔۔۔۔۔۔ وہ آج یا کل میں اس سے پوچھنے والے تھے اور وہ چاہ رہی تھی ان کے پوچھنے سے پہلے ہی فاران منع کر دے۔

"چھ بجے۔۔۔۔" اس کے بتانے پر اب وہ خاموش ہو گئی۔

"کیا بہت ضروری بات ہے۔۔۔"

"جی بہت ضروری۔۔۔"فاران کے پوچھنے پر وہ سنجیدہ سی بولی تھی۔

"ہمم تو پھر اگر "بہت ضروری" بات ہے تو میں رک جاتا ہوں۔۔۔"

"نہیں آپ کل چلے جایئے لیکن تھوڑا لیٹ۔۔۔۔ہم صبح سات بجے مل لیتے ہیں۔۔۔۔"

"صبح سات بجے۔۔۔۔"وہ تعجب سے بولا۔

"جی۔۔۔"

"اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔"روشنی کے کہنے پر اس نے بول تو دیا لیکن اندر سے "ضروری بات" کا اسے تجسس ہونے لگا تھا۔

"اوکے۔۔۔میں آپ کو ملنے کی جگہ ٹیکسٹ کرتی ہوں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔"فاران نے کہا تو اس نے فون بند کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہ سوچ رہا تھا کہ جب بھی وہ ملے ہیں اس نے فاران کو ایسے اگنور کیا جیسے وہ ہے ہی نہیں تو ایسا کون سا "ضروری کام" اس سے پڑ سکتا ہے۔کہ مل کر ہی ہو سکتا ہے۔اور اس کی اس سوچ کو میسج کی ٹون نے توڑا تھا جس میں اس نے اس جگہ کا ایڈرس سینڈ کیا جہاں وہ ملنے والے تھے۔۔۔۔

****

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

وہ صبح ساڑھے چھ بجے ہی سب سے مل کر نکلا تھا ارادہ تھا کہ روشنی سے مل کر اسلام آباد کے لیے نکل جائے گا۔ صبح کا وقت تھا ٹریفک کم تھی۔ سلو ڈرائیونگ کر کے بھی وہ دس منٹ پہلے ہی مطلوبہ جگہ پہنچ چکا تھا۔ یہ ایک ایسا ریستوران تھا جو ناشتے کی سروس مہیا کرتا تھا۔ وہ اندر گیا تو ایک دو لوگ ہی موجود تھے۔ اس نے کھڑکی کے پاس والی ٹیبل سنبھالی تھی۔ اسے بیٹھے دیکھ کر ویٹر آیا تو فاران نے کافی آرڈر کی۔ اور پورے سات بج کر دس منٹ پر روشنی آئی تھی۔ وہ گلاس وال سے باہر دیکھ رہا تھا کہ اسے وہ آتی ہوئی نظر آئی۔ اس نے پورا سفید لباس پہنا تھا۔ اور سفید دوپٹے کو ہی سر پر لیا ہوا تھا۔ سفید کپڑوں میں وہ اجلی اجلی لگ رہی تھی۔ اور یہ ایک اتفاق ہی

تھا کہ وہ خود بھی سفید شلوار قمیض میں تھا۔فاران ایک پل تو اس اتفاق پر حیران رہ گیا تھا۔روشنی اندر آچکی تھی اور فاران تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کیوں کہ اس ٹائم ریستوران میں تین لوگ ہی تھے جن میں ایک فاران تھا۔وہ پاس آئی تو فاران کھڑا ہوا تھا۔سفید شلوار قمیض میں اونچا لمبا کھڑا ہوا اس وقت ہو پورے ماحول میں چھایا لگا تھا۔روشنی نے ہینڈ بیگ ٹیبل پر رکھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم سلام۔۔۔"جواب دیتے ہوئے وہ بھی بیٹھ گیا۔

"کیا لو گی۔۔۔"فاران نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ماتھے پر ابھی بھی سنی پلاسٹ لگا تھا۔

"چائے۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جبکہ اس کا دل بلکل نہیں چاہ رہا تھا کچھ کھانے کو۔۔۔

فاران نے ویٹر کو اشارہ کیا۔ویٹر پاس آیا تو وہ آرڈر دینے لگا۔چائے کے ساتھ اس نے سینڈوچ بھی منگوا لیے تھے۔اور اس عرصے میں روشنی اسے دیکھتے ہوئے اس کے ردِ عمل کا سوچ رہی تھی جو اس کے بات کرنے پر آنے والا تھا۔

۔۔۔فاران نے آرڈر دے کر اسے دیکھا تو اسے خود کو دیکھتا پایا۔

"طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔"فاران نے پوچھا۔

"بہتر۔۔۔"روشنی نے اتنا ہی کہا اور خاموش ہو کر چہرہ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔اس کے انداز پر فاران بھی گلاس وال سے باہر دیکھنے لگا۔کچھ وقت گزرا وہ انتظار میں تھا کہ روشنی بات شروع کرے۔فاران نے باہر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تو وہ خاموش سی باہر دیکھ رہی تھی۔کچھ لمحوں بعد وہ سیدھی ہوئی اور کرسی پر تھوڑا آگے ہو کر بیٹھی۔اب نظریں میز پر تھیں۔فاران اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

"آپ شادی کے لیے انکار کر دیں۔۔۔"اس نے نظریں اٹھا کر سیدھی یہی بات کہی تو فاران نے بھنویں اچکائی تھیں۔

"کس کی شادی۔۔۔"اب کے فاران بھی اسی کے انداز میں آگے ہو کر بولا۔اس کے پوچھنے پر روشنی نے خاموشی سے اسے دیکھا۔

"آپ کی اور میری شادی۔۔۔۔آپ منع کر دیں۔۔۔"وہ امید سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیوں۔۔۔"وہ کافی کا سِپ لیتے ہوئے بولا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"روشنی نے حیرت پوچھا۔

"ہاں کیوں۔۔۔۔کوئی خاص وجہ۔۔۔"فاران کا انداز پر سکون تھا۔اس کا لہجہ سادہ تھا لیکن جانے کیوں روشنی کو سُبکی محسوس ہوئی۔

"میں نہیں بتا سکتی آپ کو۔۔۔صرف اتنی ہی گزارش ہے آپ انکار کر دیں شادی سے۔۔۔"اب کہ وہ ملتجی انداز میں بولی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فاران ابھی فون کر کے منع کر دے۔

"میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"وہ پیچھے ہوتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا کر بولا تھا۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔اس کے ایک دم دوٹوک انداز میں جواب دینے پر اس کی رنگت متغیر ہو گئی۔اس نے اپنے تاثرات کو چھپانا چاہے۔اور اس کوشش میں اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔اسی وقت ویٹر آ کر چیزیں سرو کرنے لگا۔تو روشنی چہرہ گھما کر باہر دیکھنے لگی۔پتہ نہیں کیوں اسے دکھ ہوا تھا۔اور اب اپنے آپ پر غصہ آنے لگا تھا۔کیوں وہ اس سے بات کرنے آئی کیوں؟؟

اسے اپنا آپ اس وقت اتنا بے بس لگا اس کا دل کر رہا تھا اسی وقت مر جائے۔۔۔اپنی بے بسی محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں پانی آنے لگا تھا جسے وہ باہر آنے سے روکنے لگی۔۔۔۔۔۔آخری امید بھی ختم۔۔۔۔۔۔۔اسے اب مزید بات کرنا بیکار لگا۔۔۔۔۔۔اسے لگتا تھا فاران ہی آخری حل ہے اس معاملے سے نکلنے کا۔۔۔۔۔اگر وہ خود انکار کر دے گا تو بات ختم ہو جائے گی اور فاران کے لیے یقیناً اتنا مشکل نہیں تھا جتنا اس کے لیے۔۔۔۔۔۔لیکن وہ تو سیدھا اسے ہی منع کر چکا۔۔۔۔۔۔۔اب اور مزید کیا کہے وہ اسے۔۔۔۔۔۔وہ ایک دم اُٹھی اور فاران کی طرف دیکھے بغیر بیگ پکڑ کر جانے لگی۔

"کیا یہی تھی وہ ضروری بات۔۔۔۔؟؟"فاران جو کافی کے سپ لیتے ہوئے اس کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اسے بغیر کوئی بات کیے ایک دم اٹھتے دیکھ کر رہ نا پایا۔وہ چاہ رہا تھا کہ وہ مزید بات کرے۔

فاران کی بات پر وہ رکی تھی لیکن پلٹی نہیں اور نا ہی جواب دیا۔کہ وہ مزید بولا۔

"ویسے یہ بات فون پر بھی ہو سکتی تھی ملنا اتنا بھی ضروری نہیں تھا۔۔۔"اور فاران کی بات پر اسے ایک دم طیش آیا تھا۔نشانا ٹھیک لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت شکریہ آپ کے قیمتی وقت کا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہاں آکر میرا وقت بھی برباد ہو گا تو آپ کو نہ کہتی، معافی چاہتی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔۔"روشنی نے پلٹ کر طنزیہ لہجے میں کہتے ہوئے غضب بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔جو اس وقت لال ہو کر اور خوبصورت لگی تھیں اور چہرہ سفید ڈوپٹہ میں مزید گلابی ہو رہا تھا۔فاران نے سوچا سفید رنگ شائد ہی کسی پر اتنا جچتا ہو جتنا روشنی پر جچا تھا۔

"آپ کا ضائع ہوا وقت تو میں نہیں لوٹا سکتی۔۔۔اور امید ہے "اس" کے علاوہ آپ کا اور کوئی "نقصان" میں نے نہیں کیا ہو گا۔۔۔"

وہ اپنے پرس میں پیسے نکال کر ٹیبل پر رکھ کر تھوڑا جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی اور جانے لگی تھی کہ فاران نے ایک دم اس کے پیسوں والے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے جانے سے روکا تھا وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔۔ہاتھ ہنوز اس کی گرفت میں تھا۔روشنی نے ہاتھ کھینچنا چاہا۔لیکن فاران کی گرفت مضبوط تھی۔فاران نے ہاتھ سے ہلکا سا کھینچ کر روشنی کو مزید نزدیک کیا۔جانے اس لمحے میں کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"اور اگر اس کے علاوہ بھی تم نے نقصان کیا ہو تو۔۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔

وہ جواب تو کیا دیتی اس کی حرکت پر ششدر رہ گئی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ وہ ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔وہ بلکل دنگ سی اس کو دیکھے گئی۔حیرت سے بھیگی پلکوں تلے گلابی آنکھیں پھیلی تھیں اور لب نیم وا ہوئے۔ناچاہتے ہوئے بھی روشنی کے اس انداز پر فاران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔کچھ لمحے یونہی گزرے تھے۔۔۔لوگوں کے متوجہ ہونے کے خیال سے فاران اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس سے دور ہوا لیکن روشنی اپنی جگہ جمی رہی۔۔۔۔کچھ پل گزرنے کے بعد بھی اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

"روشنی۔۔۔" فاران نے اس کے ڈوپٹے سے باہر آتی لٹوں کو ہاتھ بڑھا کر اس کے کان کے پیچھے اڑسا اور اسے دھیمے سے پکارا۔۔۔وہ اس کی پہلی حرکت سے نا سنبھلی تھی کہ وہ اور جرأت کر رہا تھا۔فاران کی حرکت سے اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

اور ہونا بھی بنتا تھا ان کے درمیان تعلق اس نہج پر تو کبھی بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔یہ ایک دوبار کی ملاقات بھی انتہائی سرسری تھی۔۔۔۔۔کہ اس کا ایسا انداز، جرأت روشنی کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

حواس بحال ہوتے ہی وہ ایک دم پلٹی اور تیز قدموں سے رستوران کا دروازہ عبور کر گئی۔اور فاران نے اسے اس وقت تک دیکھا جب تک وہ اوجھل نا ہو گئی تھی۔

اور وہ رکشہ روک کر بیٹھی اور سکول بھی پہنچی وقت گزر رہا تھا۔گھر آئی۔کھانا کھایا۔اور یہاں تک کہ سونے کے لیے بیڈ پر لیٹنے تک وہ فاران کی "اُس" حرکت کی وجہ نا ڈھونڈ پائی تھی۔۔۔

کیا وہ اس کی بے بسی کا فائدہ اٹھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

کیوں کیا اس نے ایسا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟

کس نقصان کی بات کر رہا تھا۔۔۔؟؟؟

سوچیں اسے مسلسل پریشان کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم بہت برے ہو بہت برے۔۔۔ کس نقصان کی بات کر رہے تھے تم۔۔۔ کیا نقصان کیا میں نے تمہارا۔۔۔ مجھے اس لمحے تم سے نہیں خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے اتنے سال تمہیں سوچتے، تمہیں چاہتے گزارے۔۔۔ کاش تم میری زندگی کبھی نا آتے۔۔۔ کاش تم میری زندگی میں دوبارہ مت آؤ۔۔۔"

اس نے تھک کر آنکھیں موندی تھیں لیکن بار بار آنکھوں میں وہی لمحہ زندہ ہو رہا تھا۔۔۔

****

اور وجہ تو فاران بھی ڈھونڈ نہیں پایا تھا کہ وہ کیوں اس کے سامنے بے اختیار ہوا تھا۔۔۔

کیوں؟؟؟

وہ زروہ کو بلکل نہیں بھولا تھا۔۔۔ وہ اس کی پہلی محبت تھی اور آخری بھی۔۔۔۔۔۔ لیکن روشنی کے سامنے وہ کیوں بے بس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔ شاید وہ بہک رہا تھا۔۔۔ اس نے سوچا۔۔۔۔۔ وہ اس دن گھر آیا تھا اور اپنی اور زروہ کی مختلف موقعوں پر لی گئی ویڈیوز اور تصویریں دیکھتے دیکھتے نا جانے کتنی رات بیت گئی۔۔۔۔ اور جب وہ سویا تو خواب میں زروہ کے ساتھ نا جانے کہاں کہاں کی سیریں کرتا رہا۔۔۔

اگلے دن اس نے حمدان ماموں سے بات کرنے کا سوچا۔ آفس آکر وہ لنچ ٹائم میں فری ہوا تو اس نے ماموں کا نمبر ملایا۔ پہلی بیل پر ہی انھوں نے کال اٹھائی تھی۔

"ہاں جگر بولو۔۔۔" سلام کے جواب کے بعد وہ بولے تھے۔ تو وہ حال احوال پوچھنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اسے سمجھ نا آئی کہ وہ کیسے بات شروع کرے۔ اس کے خاموش ہونے پر حمدان کھٹک گئے۔

"کیاہوا کوئی بات ہے کیا۔۔۔"انھوں نے خود ہی پوچھا۔۔

"جی سمجھ نہیں آرہا کیسے شروع کروں۔۔۔"

"خیریت ہے۔۔۔"

"جی۔۔جی۔۔۔وہ اماں نے مجھ سے شادی کی بات کی تھی۔۔۔"وہ واضح الفاظ میں ان سے بات نا کر سکا۔

"ہمم میں جانتا ہوں تو۔۔۔۔"وہ الجھے۔۔۔جہاں تک انھیں معلوم تھا۔فاران کے ہاں کرنے کے بعد ہی معاملہ آگے بڑھا تھا۔

"تو یہ کہ روشنی راضی ہے شادی کے لیے۔۔۔"

"روشنی۔۔۔۔"وہ ایک لمحے کے لیے رکے تھے۔

"بھئی صاف بات بتاتا ہوں صرف روشنی ہی راضی نہیں ہے باقی تو سب راضی ہیں۔۔۔"ماموں اس کی الجھن کسی حد تک سمجھ گئے تھے۔تو صاف اسے بول دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"باقی سب مطلب۔۔۔۔"

"مطلب بھائی جان،بھابھی،بڑی آپا،تمہاری اماں،تمہارے ابا۔۔۔۔"

"اچھا اچھا۔۔۔۔"وہ اور بھی جانے کس کس کا نام گنواتے کہ اس نے ٹوک دیا۔

"اور تم بھی تو راضی ہو نا۔۔۔"اب انھوں نے اس سے پوچھا۔

"لیکن روشنی تو نہیں ہے نا۔۔۔"وہ بے ساختہ بولا۔

"ارے وہ تو جذباتی ہے۔۔۔۔شادی ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔جو کہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔ابھی اگر تم سے نہیں تو کل کو کسی اور سے کرنی پڑے گی۔۔۔۔وہ صرف شادی سی نالاں ہے۔۔۔"وہ وضاحت دیتے ہوئے بولے مبادا وہ غلط نا سمجھ لے۔

"خیریت تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔تمہیں اعتراض ہے کوئی۔۔۔۔۔اگر ہے تو ابھی بتا دو۔۔۔۔۔۔۔۔بعد میں کوئی ڈرامہ نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔ابھی تو بات دب جائے گی۔۔۔۔"اب کہ وہ اس کی طرف ہوئے۔

"کیا مطلب یعنی آپ چاہتے ہیں کہ میں منع کر دوں۔۔۔۔"ان کے پوچھنے کے انداز پر وہ کنفیوز سا ہو کر پوچھنے لگا۔

"نہیں۔۔۔۔نہیں میں چاہتا ہوں اگر تمہیں کسی قسم کا اعتراض ہے تو تم مجھے بتا دو۔۔۔۔بات یہاں ہی ختم ہو جائے گی میں تم سے خود بھی اس سلسلہ میں بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔لیکن آپا نے کہا کہ تم نے دل سے رضامندی دی ہے۔۔۔۔۔تو میں بھی مطمئین ہو گیا۔۔۔۔۔"ان کے بولنے پر وہ چند لمحے خاموش رہا۔۔۔۔اس نے سوچا۔'دل سے تو نہیں اس نے تو عام انداز میں ہاں کہا تھا اور اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ وہ روشنی کے لیے بات کر رہی تھیں'۔۔۔۔۔۔لیکن یہ روشنی کی خواہش پوری کرنے کا بہترین وقت تھا۔یعنی انکار کرنے کا۔۔۔۔اب اگر وہ ماموں کو منع کر دیتا تو بات ختم ہو جاتی لیکن وہ اماں کی خوشی ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔اسی لیے اس نے روشنی کو بھی منع کیا تھا۔۔

"نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔لیکن روشنی۔۔۔۔"وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"اس کی فکر مت کرو وہ جذباتی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ فرمانبردار ہے۔۔۔۔"ان کے لہجے میں روشنی کے لیے فخر تھا۔فاران حیران ہوا۔۔۔۔

"اتنی فرمانبردار کہ وہ شادی کرلے گی۔۔۔۔۔جب کہ وہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"وہ پوچھے بنا نا رہ سکا۔اسے عجیب لگی یہ بات۔

"کیا کہہ سکتے ہیں لیکن وہ ایسا کر چکی ہے۔۔۔۔"ماموں کے جواب نے اسے اچنبھے میں ڈالا تھا۔اندر کہیں اس سے رقابت بھی محسوس ہوئی۔

"لیکن دوسرے لفظوں میں اسے بزدلی کہتے ہیں۔۔۔۔"فاران کا لہجہ ہلکا سا طنزیہ ہوا۔

"اور دوسرے لفظوں میں اسے اپنے ماں باپ کی عزت رکھنا بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔"ماموں بھی اسی انداز میں بولے۔لیکن ان کے لہجے میں طنز نہیں پیار تھا۔

"یعنی کہ وہ پھر سے کمپرومائز کرے گی ماموں۔۔۔"

"جو بھی ہے پر یہ سچ ہے۔۔۔۔۔تم بھی تو کمپرومائز ہی کرو گے۔۔۔۔؟؟اگر نہیں کر سکتے تو بتا دو۔۔۔۔"

"میں کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔۔"اسے برا لگا۔

"تو ٹھیک ہے پھر شادی کے لیے تیار رہو۔۔۔۔"

"کیا مطلب ابھی تو آپ کہہ رہے تھے روشنی راضی نہیں ہے۔۔۔۔۔اس نے ہاں کر دی؟؟۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس بات کو تم چھوڑو یار۔۔۔۔۔۔تم بس اپنی فکر کرو۔۔۔۔پھر بات ہوتی ہے خدا حافظ۔۔"انھوں نے کہہ کر فون رکھ دیا تو وہ فون کو گھور کر رہ گیا۔۔۔

* *

"اب بتاؤ کہہ دوں بھائی جان کو ہاں۔۔۔"وہ لان میں بیٹھے تھے۔شام کا وقت تھا۔عریشہ اور چاچی،بچوں اور اقراء کے ساتھ پارک گئیں تھیں۔بابا اکیڈمی تھے اور امی اندر آرام کر رہیں تھیں۔

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔انھوں نے گہری سانس بھری۔

"روشنی۔۔۔۔"اس کے مسلسل خاموش رہنے پر انھوں نے اسے پکارا۔۔

"آپ سب کی جو مرضی ہے کریں۔۔۔۔جو دل چاہتا ہے کر لیں۔۔۔۔"اس نے دھیرے سے کہا اور اٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔۔لہجہ شکست خوردہ تھا۔۔۔۔۔۔اس کے انداز پر حمدان چاچو رہ نا سکے اور اُٹھ کر اس کے پیچھے آئے جو اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

"روشی اب تم یوں کرو گی تو کیسے سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔"چاچو اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

"تو کیا شادی سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔"اس نے چہرہ موڑ کر انھیں دیکھا۔وہ رو رہی تھی۔

"چاچو مجھے نہیں پتہ آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں کرنی اب شادی نا فاران سے نا ہی کسی اور سے۔۔۔۔۔۔"وہ بھرائی ہوئی آواز میں تھکی تھکی سی بولی۔۔۔۔۔

"لیکن روشنی۔۔۔۔"

"پتہ ہے آپ کیا کہیں گے چاچو پلیز۔۔۔۔"وہ جانتی تھی چاچو پھر وہی باتیں شروع کر دیں گے۔وہ آنسو صاف کر کے سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

"سب جانتی ہو پھر بھی سمجھ نہیں رہی ہو تم۔۔۔"

"ہاں کہہ تو دیا ہے اب اور کیا کہوں۔۔۔۔رو بھی نہیں سکتی اب۔۔۔"اس کے انداز پر چاچو نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا تھا۔۔یہ کیسی ہاں تھی جس میں وہ خود تو رنجیدہ تھی اور انھیں بھی کر چکی تھی۔۔۔۔

"میری دعا ہے تمہاری آنکھوں میں آنے والے یہ آخری دکھ کے آنسو ہوں۔۔۔۔"کہتے ہوئے انھوں نے اسے ساتھ لگایا تو وہ کھل کر رو پڑی۔۔۔چاچو کی آنکھیں بھی بھیگنے لگی تھیں۔۔۔۔بیٹیوں کے معاملے میں ہم کتنے مجبور اور بے بس ہو جاتے ہیں۔تقدیر نے ان کی قسمت میں کیا لکھا ہوتا ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھ کر اچھے کی امید پر ان کے مستقبل کا فیصلہ کر دیتے ہیں ماں باپ۔اور جب وہ فیصلے ان کی بیٹی کے لیے دکھ بن جائیں تو ان سے زیادہ بے بس بھی کوئی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"اچھا تو یعنی آپ جناب شادی کرنے والے ہیں۔۔۔بہت عمدہ"

معراج اس کا واحد دوست تو نہیں تھا لیکن ایسا دوست تھا جس سے وہ گھر کے معاملے ڈسکس کر لیتا تھا۔وہ زروہ اور اس کا مشترک دوست تھا۔شادی شدہ تھا۔پیشہ بھی ایک تھا۔تو آئے دن ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

"ابھی تو بات چل رہی ہے۔۔۔"فاران بولا۔

"یار ایک بات کہوں بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔مجھے اچھا لگا کہ تم آگے بڑھ رہے ہو۔۔۔"معراج واقعی دوست کے لیے خوش تھا۔فاران اس کے انداز پر ہلکا سا مسکرا کر سنجیدہ ہو گیا۔

"کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"؟معراج پوچھتے ہوئے کافی کا سپ لینے لگا۔

"روشنی۔۔۔۔"فاران بھی سپ لیتا ہوا بولا۔

"کون۔۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔کس سے۔۔۔۔"گرم کافی سے اس کی زبان جلی تھی۔کیونکہ ایک روشنی کو تو وہ جانتا تھا۔جو اس کی منکوحہ رہ چکی تھی۔۔۔۔

"روشنی۔۔۔۔وہی روشنی۔۔۔لیکن کیسے۔۔۔"وہ الجھا۔

"ہاں وہی روشنی۔۔۔۔۔اس کی ڈائیورس ہو چکی ہے۔۔"فاران نے اسے الجھن سے نکالا۔

"دوبارہ۔۔۔۔۔۔؟؟"اس نے حیرت سے پوچھا تو فاران نے سر ہلایا۔

"اوو۔۔۔۔برا ہوا اس کے ساتھ۔۔۔۔پھر دوبارہ ڈائیورس۔۔۔"وہ افسوس سے بولا۔۔۔۔اسے واقعی دکھ ہوا تھا۔۔۔اور کافی پیتا فاران کا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا۔۔

"زندگی بھی کیا چیز ہے یار۔۔۔۔۔"معراج بولا۔فاران خاموش ہی رہا۔

"کیسے ہوئی بات شروع۔۔۔۔"معراج کو تجسس ہونے لگا۔

"مجھ سے اماں نے پوچھا شادی کا تو میں نے ہاں کہہ دی مجھے لگا کہ ابھی تو لڑکی دیکھیں گی۔۔۔۔لیکن وہ تو جیسے انتظار میں تھیں کہ بس میں راضی ہو جاؤں۔۔۔۔"دوست کے تجسس کو دیکھتے ہوئے وہ تفصیل سے بولا۔

"پھر۔۔۔"وہ چپ ہوا تو معراج سے رہا نا گیا۔

"پھر بات چل رہی ہے۔۔۔"

"تو اب مسئلہ کیا ہے۔۔۔"

"مسئلہ یہ ہے کہ روشنی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

"تم سے۔۔۔"

"کسی سے بھی نہیں۔۔"

"کیوں۔۔۔"

"وہ نالاں ہے۔۔۔"

"کس سے۔۔۔۔تم سے۔۔۔۔؟؟"

"نہیں بھئی شادی سے۔۔۔۔"

"اچھاااا۔۔۔۔۔اور یہ بات تمہیں کس نے بتائی۔۔۔۔"

"روشنی نے۔۔۔۔"

"کب۔۔۔۔"

"کل۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ملے اس سے۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔"

"کیسی ہے۔۔۔"

"خوبصورت ہے۔۔۔"

"تمہیں کیسی لگی۔۔۔۔"

"خوبصورت ہے تو خوبصورت ہی لگی۔۔۔"

"تو تم نے اسے کیا کہا۔۔۔۔"

"میں نے اسے منع کر دیا۔۔۔۔"

"ظالم انسان۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔۔"فاران حیران ہوا۔

"اتنی خوبصورت لڑکی نے تم سے پہلی دفعہ کچھ مانگا تم نے منع کر دیا۔۔۔۔"اس کی بات پر فاران خفگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"اچھا اچھا۔۔۔۔پھر۔۔۔۔"وہ معذرتی انداز میں ہاتھ اٹھا کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر کیا وہ چلی گئی۔۔۔۔بہت امید سے اس نے مجھے دیکھا تھا۔۔۔۔مجھے اس کی نظریں پریشان کرتیں ہیں۔۔۔۔جب میں نے منع کیا۔۔۔۔۔۔اس کا چہرہ۔۔۔۔۔۔"فاران بولتے بولتے خاموش ہو گیا اور کپ کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔اس کے ذہن میں وہی منظر تازہ ہونے لگا۔

تاثرات چھپاتی۔۔۔

آنسو ضبط کرتی۔۔۔

سفید ڈوپٹے میں گلابی چہرہ۔۔

۔اس نے سر جھٹک کر نظر اٹھائی تو معراج اسے معنی خیز انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔۔"فاران نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"معراج نے مسکراہٹ ضبط کی۔اور سیریس ہوتے ہوئے بولا۔

"تو اب۔۔۔۔"

"اب پتہ نہیں۔۔۔۔"

"اگر روشنی نے منع کر دیا۔۔۔۔"

"وہ نہیں کرے گی۔۔۔"

"تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماموں کہتے ہیں کہ وہ بہت فرمانبردار ہے اور۔۔۔۔۔"

"اور۔۔۔۔"

"اور مجھے لگتا ہے وہ بزدل ہے۔۔۔۔اس میں ہمت نہیں۔۔۔۔۔اگر ہوتی تو مجھے کبھی نا کہتی۔۔۔۔۔۔۔خود منع کر دیتی۔۔۔۔۔۔۔"

"اور یہ اچھی بات ہے یا بری۔۔۔۔"

"بری۔۔۔۔میرے نزدیک تو بری ہے۔۔۔۔"

"جانتا ہوں جناب کو خود اعتماد لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔۔۔جیسی زروہ تھی۔۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔۔جیسی زروہ تھی۔۔۔۔"وہ دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔زروہ کے لیے تھی کا لفظ اسے افسردہ کر دیتا تھا۔

"زروہ جیسی تو نہیں۔۔۔۔لیکن خود اعتماد ہے نا اس کی کزن زمل۔۔۔۔۔اسے جب تمہاری شادی کا پتہ لگے گا تو جانے کیا ہو گا۔۔۔"معراج بات بدلتے ہوئے بولا جانتا تھا کہ وہ زروہ کے ذکر پر افسردہ ہو جاتا ہے۔خیر اب تو اس کی کیفیت میں بہت فرق آ گیا تھا۔شروع شروع میں تو وہ کئی کئی دن اپنے کمرے سے نہیں نکلتا تھا۔آہستہ آہستہ وہ سنبھل گیا تھا۔وہ دل سے چاہتا تھا کہ فاران اپنی زندگی میں آگے بڑھے۔وہ اپنے دوست کے لیے خوش تھا۔

* *

حمدان نے روشنی کو تو کہہ دیا تھا لیکن وہ خود بھائی سے بات نہ کر سکے تھے۔وہ پریشان تھے کہ روشنی پتہ نہیں اس رشتے کو نبھا پائے گی کہ نہیں۔۔وہ خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لے۔۔۔۔۔

ردابہ نے ان کو پریشان دیکھا تو پوچھے بنا رہ نا پائیں۔۔۔اور حمدان نے بھی انھیں بتا دیا۔۔۔

"روشنی بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے حمدان لیکن ہم حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔آج کل تو ویسے ہی کنواری لڑکیوں کو رشتے ملنا اتنا مشکل ہے۔۔۔۔کجا کہ طلاق یافتہ اور ہمیں تو سچائی کا علم ہے لیکن دنیا عورت کو ہی برا کہتی ہے۔۔۔۔۔۔فاران اپنا بچہ ہے اس کے حوالے سے ہمیں وہ خدشات تو نہیں ہیں جو کسی غیر سے رشتہ جوڑتے ہوئے ہوتے۔۔۔۔آپ بھائی جان کو مثبت جواب دیں باقی اللہ بہتر کرنے والا ہے۔۔۔انشاءاللہ"

ردابہ سے بات کرنے کے بعد انھوں نے بڑی آپا کو بھی روشنی کے متعلق بتایا ان کا بھی کم و بیش یہی کہنا تھا۔

"روشنی ڈری ہوئی ہے بس اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔اللہ سے اچھی امید ہے دونوں کے حق میں اچھا ہو گا۔۔۔"

اور حمدان نے روشنی کی طرف سے مثبت جواب بھائی تک پہنچا دیا۔۔۔۔انوار صاحب نے بھی ایک دفعہ پھر اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے بڑی آپا کو ہاں کہہ دی تو وہ خوشی سے دعائیں دینے لگیں اور ان کے فیصلے کو سراہا۔۔۔۔۔

"کیا آپا سچ۔۔۔مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔۔واقعی میں۔۔۔"زاہدہ بیگم کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔پاس بیٹھی ایرج کے کان کھڑے ہو گئے۔۔

"کیا ہوا اماں۔۔۔۔"انھوں نے فون رکھا تو ایرج سے رہا نہ گیا۔

"سومیہ کو بلاؤ۔۔۔اور بابا کہاں ہیں تمہارے۔۔۔۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے خوشی بھرے لہجے میں بولیں۔

"بھابھی کچن میں اور بابا بچوں کو لے کر باہر گئے تھے۔۔"

"سومیہ سومیہ۔۔۔۔۔"ایرج کے بتانے پر وہ خود سومیہ کو آواز دینے لگیں۔۔

"جی کیا ہوا خالہ جان خیریت ہے۔۔۔۔"سومیہ گھبرا گئی۔

"خریت ہے بچے۔۔۔۔۔آپا کا فون آیا تھا۔۔۔انوار روشنی اور فاران کے رشتے کے لیے مان گیا ہے۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔"سومیہ خوشگوار حیرت سے بولی۔جبکہ ایرج سکتے میں آ گئی۔

"ہاں واقعی ابھی فون آیا تھا آپا کا۔۔۔یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔"زاہدہ بیگم ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کرنے لگیں۔اسی وقت بچوں کے ساتھ سکندر صاحب اندر داخل ہوئے اور حیران پریشان ہو کر بیگم کو دیکھنے لگے جن کی آنکھوں میں آنسو تھے اور لبوں پر مسکان۔۔۔

"بابا جان مبارک ہو۔۔۔۔"سومیہ نے ان کی حیرت دیکھتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کس بات کی۔۔۔"

"آپا کا فون آیا تھا انوار نے ہاں کہہ دی ہے۔۔۔"خوشی زاہدہ بیگم کے لہجے سے چھلک رہی تھی۔

"مجھے پتا تھا جواب مثبت ہی آئے گا آپ ہی اتنی پریشان تھیں۔۔۔۔"سکندر صاحب مسکرا کر بولے۔۔

"بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔اب تو آپ کی طرف ٹریٹ بنتی ہے۔۔۔۔۔کیوں بچوں دادو سے ٹریٹ لینی ہے کیا۔۔۔۔"

"یس۔۔۔۔۔۔۔دادو ٹریٹ۔۔۔۔۔۔۔"

سکندر صاحب کے کہنے پر بچے شور مچا کر دادی سے لپٹنے لگے۔ منظر بھرپور تھا۔ سب خوش تھے۔ اور ایرج کے لیے اپنے تاثرات چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

* *

وہ آفس سے گھر جا رہا تھا کہ اسے بابا کا فون آیا جو اسے مبارک باد دے رہے تھے۔ اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر اماں جان سے بات ہوئی۔ اس نے سائیڈ پر کار روکی اور ان سے بات کرنے لگا۔۔۔ماموں نے مثبت میں جواب دے دیا تھا۔ یہ بات بتاتے ہوئے اس کی ماں کے لہجے میں خوشی کی کھنک تھی۔۔۔وہ اسے جلدی آنے کا کہنے لگیں کہ اب وہ شادی میں دیری نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔فاران نے ان کو جلدی آنے کا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ناجانے کیوں دل بوجھل ہوا تھا۔۔۔۔۔گھر پہنچ کر چینج کیا ہی تھا کہ فون پھر بجا۔ ریحان کی کال تھی۔

"میں نے اماں جان کو بہت عرصے بعد خوش دیکھا ہے فاران۔۔۔"مبارک باد دینے کے بعد اس نے کہا تھا۔

ریحان کے بعد اس کی بیوی ندا بھی اسے مبارک باد دینے لگیں اور بتا رہیں تھیں کہ بچے تو خوشی سے ناچ رہے ہیں اور "چاچو کی شادی میں جانا ہے" کی رٹ لگا رہے ہیں۔ آدھا گھنٹہ ان سے بات کر کے بند ہوا تو اس نے گہری سانس لے کر موبائل بیڈ پر اچھالا تھا۔

"تو ایک مرتبہ پھر تم نے اپنی فرمانبرداری ثابت کر دی روشنی انوار۔۔۔۔"

* *

"روشنی سے کہنا اب سکول کی جاب چھوڑ دے۔۔۔آپا بھی جلدی شادی کرنا چاہ رہی ہیں اور میں خود بھی چاہتا ہوں جتنی جلدی فرض ادا ہو جائے بہتر ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"

انوار صاحب نے کہا تو سلمی بیگم نے سر ہلایا اور اگلے دن ناشتے کرتے ہوئے سلمی بیگم نے اسے کہا تو روشنی نے بنا کوئی تاثر کے سر ہلایا تھا۔

چاچو کو کام کے سلسلے میں فیصل آباد جانا تھا چاچی اور احمران کے ساتھ جا رہے تھے احد اور حمنہ ادھر تھے۔زاہدہ پھپھو اپنی خوشی کے لیے رسم کرنا چاہ رہی تھیں جو چاچو کی واپسی کے بعد طے پائی۔

روشنی کی دلچسپی کسی معاملے نا ہونے کے برابر تھی۔وہ دیکھ رہی تھی کہ امی، بابا مطمئن ہیں اور گھر والے خوش۔اور وہ خود۔۔۔وہ خود جانے کہاں گم ہو چکی تھی۔۔۔اس کے اندر جذبات میں کوئی ہلچل نا مچی۔۔وہ یوں تھی جیسے انسان کو بس جینا ہے لیکن جینے کی چاہت نہیں۔۔۔اس کے احساسات مردہ ہو چکے تھے۔بے جان سے۔۔۔

****

فاران کو اماں کا فون آیا انھوں نے کہا تھا اس اتوار رسم کرنے جا رہے ہیں ہو سکے تو آ جانا۔اس نے ان سے کہا کہ ٹائم نہیں ہو گا اور وہ نہیں آ سکے گا پھر بھی انھوں نے کہا کہ وہ کوشش کرے آنے کی۔فاران خاموش رہا۔۔۔

فاران کے محسوسات عجیب ہو رہے تھے۔۔۔جانے کیوں لیکن زروہ کو وہ بہت مس کر رہا تھا۔۔اور اگر بھٹک کر خیال روشنی کی طرف جاتا تو سر جھٹک دیتا۔۔وہ اس کے بارے میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا ابھی کا وقت وہ صرف زروہ کو یاد کرنا چاہتا تھا۔۔وہ اس کی قبر پر گیا۔آنسو آنکھ سے تو نا نکلے لیکن دل رو رہا تھا۔۔اپنی محبت کے انجام پر۔۔۔۔

"کیا تھا سب ٹھیک رہتا۔۔۔

زروہ کو کچھ نا ہوتا۔۔۔

ان کا بچہ ٹھیک اس دنیا میں آتا۔۔۔

اور وہ ہنسی خوشی رہتے۔۔۔

ان کا اینڈ بھی ہیپی ہوتا۔۔۔

"فلموں ڈراموں کی طرح زندگی کا اینڈ بھی کبھی ہیپی ہوتا ہے بھلا۔۔۔انسان کے اندر کوئی نا کوئی حسرت باقی رہتی ہے۔۔۔"

سوچیں جانے کہاں سے کہاں تک کا سفر طے کر رہی تھیں۔۔پتہ نہیں کتنی دیر گزری۔۔۔۔فون بجا تو وہ چونکا تھا۔۔

جیب سے نکالنے تک فون بند ہو چکا تھا۔۔

قبر پر آخری نگاہ ڈال کر اٹھا اور باہر جانے لگا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گاڑی میں بیٹھ کر دیکھا تو ایرج کی مس کال تھی۔ آج کل ویسے بھی اسے سب ہی فون کر رہے تھے۔ اس نے کال بیک کی۔

"کیسے ہیں آپ بھائی۔۔" سلام کے بعد اس نے پوچھا۔

"ٹھیک تم سناؤ۔۔"

"ٹھیک۔۔۔ بزی تھے آپ۔۔"

"ہوں۔۔۔ اور بتاؤ سب ٹھیک ہے۔۔"

"جی۔۔۔ بھائی آپ سے بات کرنی تھی ایک۔۔۔" ایرج جھجھک کر بولی تھی۔

"ہوں سن رہا ہوں۔۔۔۔"

"بھائی۔۔۔ پلیز میرا کوئی غلط مطلب نہیں ہے میں آپ کے لیے ہی فکر مند ہوں۔۔۔۔"

"کیا ہوا خیریت تو ہے۔۔۔" اب کہ وہ سیریس ہو کر بولا۔

"خیریت ہے بھائی۔۔۔ بھائی آپ روشنی سے شادی نا کریں۔۔۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔ اور فاران ٹھٹھکا۔

"کیوں۔۔۔" اس نے پوچھا۔

"بھائی وہ آپ کے لیے بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے آپ کو بہت سی اچھی اچھی لڑکیاں مل جائیں گی اور۔۔۔"

"تم سے یہ سب کہنے کو روشنی نے کہا ہے۔۔۔" وہ جانے اور کیا کہتی کہ فاران نے اس کی بات کاٹی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روشنی۔۔۔"وہ ایک پل رکی۔

""وہ کیوں کہے گی ایسا۔۔۔وہ تو چاہتی ہو گی کہ آپ سے شادی ہو جائے۔۔۔۔اسے اتنا اچھا رشتہ اب ملنا کہاں سے ہے۔۔"وہ تلخ ہوئی۔

"تو پھر تمہیں کس نے کہا یہ بات کہنے کو۔۔۔"فاران نے گہری سانس لی۔اب یہ تو وہ جانتا تھا کہ روشنی کتنی مری جا رہی ہے اس سے شادی کے لیے۔۔۔

"کسی نے نہیں بھائی۔۔۔۔میں کہہ رہی ہوں کیا میں نہیں کر سکتی آپ سے بات۔۔۔۔"وہ ناراض لہجے میں بولی۔۔

"دیکھو گڑیا۔۔۔اب تو بات طے ہو گئی ہے۔۔۔تو جو تم سوچ رہی ہو اس کو ذہن سے نکال دو۔۔۔"

"بھائی صرف بات ہی طے ہوئی ہے نا۔۔۔"

"ایرج۔۔۔۔بس۔۔اب اس ٹاپک پر اور کوئی بات نہیں۔۔سب خوش ہیں۔۔۔یہ بدمزگی والی باتیں کسی طور پر مناسب نہیں۔۔"آخر میں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔

"ٹھیک ہے بھائی میری تو کوئی سن نہیں رہا۔۔۔۔یہ آپ کو بعد میں پتہ چلے گا کہ میں سچ کہہ رہی تھی۔۔۔"ناراضگی سے بھرپور لہجے میں بولتے ہوئے وہ فون کاٹ گئی۔۔

"ارے۔۔۔پاگل۔۔۔"فاران اس کے فون کاٹنے پر حیران ہوا۔۔

"شادی ہو گئی پر بچپنا نہیں گیا۔۔۔"

سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔جو بھی تھا اکلوتی بہن پیاری اور عزیز تھی۔۔

****

رسم تو سادگی سے کرنی تھی لیکن بڑی پھپھو،ماموں اور باقی اپنے لوگ ہی اکٹھے ہوئے تو ایسا لگنے لگا باقاعدہ کوئی فنکشن ہے۔۔۔۔

روشنی کے لیے عریشہ اور چاچی نے باہمی مشورے سے لائٹ گرے اور پنک کلر کے کیمبینیشن کا شلوار سوٹ پسند کیا تھا۔اور روشنی نے کسی بھی قسم کے احتجاج کے بغیر ویسا ہی کیا جیسا انھوں نے کہا تھا۔۔۔

وہ کانوں میں بندے ڈال رہی تھی اور چاچی اس کے انداز کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔وہ چپ تھی۔۔خاموش۔۔۔جامد۔۔بندے ڈال کر وہ چوڑیاں پہننے لگی۔۔۔انداز لاتعلق بھی نہیں تھا لیکن وہ جیسے یہاں تھی بھی نہیں۔۔۔

"روشنی۔۔۔۔"انھوں نے بے اختیار کہتے ہوئے اسے لگایا تھا۔۔

روشنی نے گہری سانس لی اور آنسوؤں کا اندر ہی اندر گلا گھونٹا تھا۔۔چوڑیاں پہننے کے بعد چاچی نے ہلکے گرے رنگ کا ڈوپٹہ جس کے باڈر پر پنک کلر کا کام تھا اس کے سر پر ڈالا۔تو اس کا بے تاثر چہرہ چمکنے لگا تھا۔۔۔پنک لپ سٹک سے رنگے بھرے بھرے لب۔اور آنکھوں کا کاجل۔۔۔وہ خوبصورت تھی تو اب مزید من موہنی سی لگ رہی تھی۔باوجود سرد اور سپاٹ چہرے کے۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔"چاچی محبت سے بولیں تھیں۔۔

"امی کہہ رہی ہیں آپی کو لے آئیں۔۔۔"اقراء اندر آتے ہوئے بولی اور روشنی کو دیکھ کر رک گئی۔۔

"آپی آپ کتنی پیاری لگ رہیں ہیں۔۔۔"وہ بے ساختہ روشنی کے گلے لگ کر بولی اور اس سب میں پہلی دفعہ روشنی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

"اللہ تمہاری قسمت ایسے چمکائے جیسے آسمان پر سب سے روشن ستارہ چمکتا ہے۔۔۔اللہ ڈھیروں خوشیاں دے۔۔۔اور غم اور دکھ کا سایہ بھی نا پڑنے دے آمین"

بڑی پھپھو نے انگوٹھی پہنا کر اسے ساتھ لگا کر بوسہ دیا۔تو سب نے آمین بولا تھا۔۔۔

"مبارک ہو سب کو۔۔۔اللہ سب کے حق میں بہتر کرے۔اور سب کو خوشیاں دکھائے۔۔۔"انھوں نے سب کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔تو ہال کمرے میں مبارک و سلامتی کا شور اٹھا تھا۔زاہدہ پھپھو نے بڑی پھپھو کو والدہ کی جگہ یہ رسم کرنے کا کہا تھا جس پر کسی کو کوئی اعتراض نا تھا۔۔روشنی کے ماموں کا بیٹا اور لیلی کا دیور وقار ڈی ایس ایل آر کیمرہ سنبھالے ہوئے تھا۔۔پھر بھی سب اپنے اپنے موبائل کھولے بیٹھے تھے۔اور تصویریں لے رہے تھے۔۔چھوٹا سا فنکشن سب خوب انجوائے کر رہے تھے۔امی بابا بھی کبھی رنجیدہ لگتے کبھی خوش لیکن ان کی رنجیدگی میں بھی اطمینان تھا۔حسب عادت حمدان چاچو شغل لگا رہے تھے۔اور طاہر بھائی ان کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔۔رسم کے بعد سب بڑے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔تھوڑی دیر بعد انھوں نے چاچو کو بھی آواز دے کر بلا لیا۔

"اہم خبر۔۔۔ چلیں جی مبارک ہو سب کو۔۔۔ اگلے مہینے کی بائیس کو نکاح اور رخصتی ہے جبکہ ولیمے کس دن ہو گا اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد حمدان آئے تو انھوں نے یہ خبر سنائی۔۔ جس پر سب نے شور مچایا۔۔ اور مبارک سلامت دینے لگے۔۔۔ شور پر حمدان نے کان بند کیے تھے۔۔

"تم لوگ تو ایسے ترسے ہو جیسے کوئی شادی نہیں ہوئی ابھی پانچ مہینے پہلے ہی تو لیلی کی شادی ہوئی تھی۔۔۔" اتنے ہلے گلے پر حمدان سب کو گھور کر بولے تو سب نے قہقہہ لگایا۔

"چاچو ولیمہ کیوں نہیں فائنل ہوا۔۔۔"

شور میں لیلی کی آواز روشنی تک بھی آئی تھی اس نے بھی چاچو کو دیکھا۔

"ہاں وہ فاران کہہ رہا ہے کہ اس کا شیڈول بزی ہے بہت۔ وہ تو نکاح کے لیے مشکل ٹائم نکل رہا اس کا اس وجہ سے ابھی ڈیسائیڈ نہیں ہوا ولیمے کا۔۔۔" چاچو بولے تو لیلی نے سر ہلایا۔

"پھر وہی سب ڈرامہ۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے فاران تم پھر وہی سب کرو گے۔۔۔ تمہیں ذرا پرواہ نہیں ہو گی۔۔۔ اور اس اذیت میں مجھے ہی جلنا ہو گا۔۔۔" روشنی نے خود اذیتی سے سوچا۔

وہ سوچ میں اتنی گم تھی کہ اسے معلوم نا ہوا تیمور بھائی اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور فاران کو ویڈیو کال ملائے ہوئے اس سے بات کرتے ہوئے وہ روشنی کی طرف موبائل کر چکے ہیں۔ روشنی کی نظریں سامنے غیر مرئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نقطے پر مرکوز تھیں اور چہرہ پر سوچ کا عکس تھا۔۔فاران نے دیکھا وہ بلکل بھی متوجہ نہیں تھی۔ناہی اس کی طرف ناہی وہاں موجود کسی اور کی طرف لگ رہی تھی۔۔۔ناجانے اس وقت ماحول سے کٹ کر کس پر درد کیفیت میں تھی جس کا عکس اس کے چہرے پر آرہا تھا۔۔۔

وہ بھی خاموش تھا۔اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ اسے کیسے بلائے۔یہ کیفیت یقیناً اس کی وجہ سے ہی تھی۔۔۔تیمور خود اس کی طرف موبائل کر کے دوسری طرف متوجہ ہو چکے تھے جہاں طاہر بھائی لیلی سے مزاق کر رہے تھے اور فاران کو سب آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ایک دم اُٹھنے والے قہقہے پر روشنی بھی چونک کر اپنی سوچوں سے نکلی تھی۔لیلی اور طاہر بھائی پر نظر کی تو نگاہ چہرے کے قریب موبائل پر پڑی جہاں فاران اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے دیکھنے پر فاران ہلکا سا مسکرایا پر وہ اس پر ایک نظر ڈال کر اپنے پاس بیٹھے تیمور بھائی کو دیکھنے لگی تھی جو طاہر بھائی اور لیلی کی نوک جھوک سے محظوظ ہو رہے تھے اور موبائل کو بھول بیٹھے تھے۔روشنی نے موبائل پر نظر ڈالی تو فاران کو اس کے تاثرات سخت پتھر لگے۔روشنی نے اب کہ سکرین پر آتے لال بٹن کو ہلکا سا ٹچ کیا تو رابطہ منقطع ہو گیا۔۔۔

"کاش فاران کاش۔۔۔تم میری زندگی سے میری سوچ سے بھی ایسے نکل جاؤ۔۔۔"روشنی نے دکھ سے سوچا۔

اور دوسری طرف فاران کو جانے کیوں اس کا عمل ناگوار گزرا تھا۔

"میں بھی تو مرا نہیں جا رہا شادی کے لیے۔۔۔لیکن اگر فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے نبھانا بھی سیکھو روشنی انوار۔۔۔"فاران نے لب بھینچے سوچا تھا۔۔۔

* *

ر

رات کا نجانا کون سا پہر تھا اور جانے کتنا وقت بیت گیا اسے یہاں بیٹھے ہوئے۔وہ رو رہی تھی۔اپنی بے بسی پر۔جانے کیوں رونا آئے جا رہا تھا۔

"روشنی۔۔"چاچی کی حیرت بھری آواز ابھری۔

"کیا ہوا رات کے اس وقت کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔"وہ پریشان لہجے میں بولتے ہوئے اس کے پاس بیٹھیں۔رات کے اس پہر لان کے اندھیرے کونے پر اسے بیٹھے دیکھ کر پریشان ہونا تو بنتا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔"اس کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا۔تو وہ مزید رونے لگی۔۔

"روشنی۔۔۔"چاچی نے دکھ سے اسے دیکھا۔

"تم تو بہت بہادر ہو۔۔۔۔بہت مضبوط۔۔"

"نہیں ہوں میں مضبوط چاچی۔۔۔۔میں کمزور ہوں ٹوٹی ہوئی اور تھک گئی ہوں اپنے آپ کو جوڑتے ہوئے۔۔۔اور مزید مجھ میں ہمت نہیں بچی۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"ہو سکتا ہے فاران تمہیں پھر سے محبت کرنا سکھا دے۔اور تمہیں اب بکھرنے نا دے۔۔"وہ محبت سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

"وہ اپنے حصے کی محبت کر چکا ہے چاچی۔۔۔اور وہ مجھے مزید اذیت دے گا۔۔۔میں جانتی ہوں۔۔"

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"چاچی کا لہجہ پُر یقین تھا۔

"کیسے چاچی کیسے۔۔۔کیازروہ نے اس کو نہیں بتایاہو گا۔۔جو اس دن ہوا تھا۔۔کیاوہ نہیں جانتاہو گا۔۔اس کے نزدیک میں ایک بدکردار ہوں گی نا۔۔جیسے میں امی اور بابا کے لیے رشتہ بنانے جارہی ہوں وہ بھی تو مجبور ہو گانا۔۔۔نہیں تووہ کیوں ایسی لڑکی سے شادی کررہاہے جس نے اس کی بیوی کی بہن کے شوہر کو پھنساکر اس شادی کی صرف اس کی بیوی سے بدلا لینے کے لیے۔۔۔"وہ خود اذیتی سے بولی۔۔

"یہ سچ نہیں ہے۔۔۔"چاچی نے دکھ سے اس کی بات کاٹی۔

"آپ جانتی ہیں یہ سچ نہیں ہے میں جانتی ہوں لیکن وہ وہی جانتاہو گاجو اس کی بیوی نے اسے بتایاہو گا۔۔۔"

"مجھے نہیں لگتاکہ اسے ایساکچھ پتاہو گا اگر پتہ ہوتاتو اس کے رویے سے کچھ تو ظاہر ہوتا۔۔"چاچی سوچتے ہوئے بولیں۔واقعی اس طرف تو انھوں نے بھی سوچا نہیں۔

"ایسی باتیں نہیں کرو اچھے کی امید رکھو۔۔۔اللہ کی ذات بہت بڑی ہے۔۔اس ذات سے مایوسی اچھی بات نہیں۔۔"انھوں نے اسے سمجھایا۔

"میں اللہ سے مایوس نہیں ہوں۔۔۔لیکن اب کوئی امید بھی نہیں بچی چاچی۔۔۔۔"

"روشنی۔۔۔۔جانتی ہو جب میری شادی ہوئی تھی تو تم چھوٹی سی تھیں اور اماں جان کہتی تھیں اس کانام روشنی اس لیے رکھاہے کیونکہ اس کی آنکھیں روشنی سے بھرپور چمکتی لگتی ہیں۔۔۔اور یہ جب کسی کو دیکھتی ہے تو اس کی آنکھوں کی روشنی اگلے بندے کو اپنے حصار میں رکھ لیتی ہے۔۔۔کبھی نا چھوڑنے کے لیے۔۔۔۔اور۔۔۔۔"کہتے ہوئے وہ اس کے مزید نزدیک ہوئیں۔۔اور مسکراتے ہوئے بولیں۔

"اور۔۔۔فاران کا اس حصار میں آنے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔۔"وہ جو غور سے چاچی کی بات سن رہی تھی ان کے انداز پر اس نے سر جھٹک کر سامنے دیکھا تھا۔۔

"چلو۔۔۔بہت رات ہو گئی۔۔۔اٹھو اور جا کر سوؤ۔۔۔"

چاچی نے خود کھڑے ہو کر اسے ہاتھ سے کھینچ کر اُٹھایا۔۔اور ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھنے لگیں وہ بھی آنسو صاف کرتی ان کے ساتھ ہوئی۔

اور کمرے میں آنے کے بعد ان کو خود روشنی والا خدشہ ستانے لگا تھا۔اگر واقعی فاران روشنی کے بارے میں غلط سوچتا ہوا تو۔۔۔۔

انھوں نے سوئے ہوئے حمدان کو کندھا ہلا کر اُٹھانا چاہا جو آج کے فنکشن میں خوب تھک چکے تھے اور گہری نیند میں تھے۔

"حمدان اُٹھیں۔۔۔۔"ہلانے کا ان پر کوئی اثر نا ہوا تو انھوں نے اور زور سے ہلا کر پکارا۔۔

"کیا ہوا ہے یار۔۔۔"اس بار اثر ہوا کہ وہ واقعی کسمسا کر بولے تھے۔لیکن اٹھے پھر بھی نہیں۔۔

"اُٹھیں نا حمدان بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولیں تو وہ تپ کر اُٹھ بیٹھے۔۔

"رات کے اس پہر۔۔۔۔کرو ضروری بات۔۔۔"وہ بھی گھڑی پر نظر ڈال کر جھنجھلا کر بولے۔توردابہ نے اپنی اور روشنی کی ہوئی گفتگو انھیں بتائی اور ان سے پوچھا کیا واقعی فاران اس بارے میں جانتا ہے۔۔۔۔

"وہ نہیں جانتا۔۔۔ اگر جانتا تو بہت غلط جانتا۔۔۔ اور بات بھی کر چکا ہوتا۔۔۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" انھوں نے ان کی پریشانی دور کی۔۔

"لیکن اگر زروہ نے روشنی کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا بولا ہوا تو بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔" وہ تردد سے بولیں۔۔

"اگر ایسا کچھ ہوتا ردابہ تو فاران کبھی شادی کے لیے نہیں مانتا۔۔۔" حمدان نے واضح انداز میں کہا۔

"کبھی بھی نہیں میں جانتا ہوں اسے وہ اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت ٹچی ہے یہ تو پھر زندگی بھر کا معاملہ ہے۔۔۔" وہ مزید بولے تو چاچی نے گہری سانس لی۔ ان کی پریشانی ختم نہیں تو کم ضرور ہو گئی تھی۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو حمدان۔۔۔ نہیں تو اب روشنی بلکل ٹوٹ جائے گی۔۔۔"

"سب اچھا ہو گا۔۔ انشاءاللہ"

"انشاءاللہ۔۔۔" حمدان کے کہنے پر وہ بھی صدقِ دل سے بولیں تھیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

* *

وہ آفس میں اہم کیس کی ریڈنگ کر رہا تھا۔ جو بہت وقت لے رہا تھا۔ یکسوئی کے لیے وہ موبائل کو سائلنٹ پر لگائے ہوئے تھا تاکہ کوئی ڈسٹرب نا کرے۔ بشر کو بھی ڈسٹرب نا کرنے کی ہدایت تھی۔ ریڈنگ کرتے ہوئے پونا گھنٹہ ہی ہوا کہ موبائل بلنک ہونے لگا پہلے تو اس نے اگنور کیا۔ لیکن موبائل مسلسل بج رہا تھا۔ فون اُٹھانا ہی پڑا۔

"یس۔۔"وہ گہری سانس بھر کر بولا۔

"کیسے ہو۔۔"سارہ بولی

"ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔۔۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔بہت مصروف لگتے ہو۔۔۔فون بھی نہیں اُٹھا رہے تھے اور کافی دن گزر گئے چکر بھی نہیں لگایا۔۔۔"لہجہ ناراض اور اپنائیت بھرا تھا۔

"جی مصروفیت ہے اسی وجہ سے اور آنٹی کیسی ہیں۔۔۔"وہ فائل پر نظریں ڈالتا ہوا بولا۔

"ٹھیک ہیں تمہیں بہت یاد کرتیں ہیں۔۔۔اور تم تو جیسے بھول گئے ہو۔۔۔"ایک اور شکوہ۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس کچھ کیس ہیں جو وقت لے رہے ہیں۔۔۔"فاران مصروف انداز میں بولا۔

"ہوں۔۔۔فری ہو کر چکر لگانا۔۔۔۔زروہ کے بعد مام بہت بیمار رہنے لگی ہیں تم آتے ہو تو خوش ہو جاتی ہیں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں ٹائم نکال کر آؤں گا۔۔۔"وہ گہری سانس لے کر بولا۔

"فاران زمل سے بات ہوئی تھی میری وہ بتا رہی تھی کہ تم۔۔۔۔شادی کر رہے ہو۔۔کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟۔"سارہ نے جھجھک کر پوچھا۔

"جی سچ ہے۔۔۔

دراصل اماں چاہتی ہیں۔۔۔اور میں ان کو اپنی وجہ سے مزید دکھی اور پریشان نہیں کر سکتا۔۔"لہجہ صاف تھا۔

"ہوں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ویسے بھی وہ زروہ کو خاص پسند نہیں کرتی تھیں اب وہ خوش ہوں گی۔۔۔"سارہ تلخ ہوئی۔

"پلیز سارہ۔۔۔۔یہ سچ ہے کہ زروہ میرے لیے آج بھی اتنی اہم ہے جتنی وہ اس وقت تھی جب وہ زندہ تھی۔۔۔لیکن میں اپنی اماں کے بارے میں بھی ایسی کوئی گفتگو پسند نہیں کروں گا۔۔۔۔پلیز آئندہ اختیاط کریں۔۔۔"فاران نے صاف لفظوں میں اسے تنبیہ کی۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"وہ گڑبڑاتے ہوئے بولی۔

"میں تو کہہ رہی تھی کہ ہمیں خوشی ہوتی اگر تم ہمیں شامل کرتے۔۔۔"

"جی ابھی معاملہ چل رہا ہے۔۔۔اپ کو انوائیٹ کروں گا۔۔۔۔ویسے بھی نکاح سادگی سے ہی ہو گا۔۔۔ولیمے کا انویٹیشن آپ کو مل جائے گا۔۔۔"وہ ذرا نرم ہو کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں ٹھیک ہے۔۔۔مام کے پاس چکر لگانا۔۔اور اپنا خیال رکھنا۔۔"اس نے کہہ کر فون رکھ دیا۔تو فاران بھی سر جھٹک کر فائل کی طرف متوجہ ہوا۔

****

روشنی نے سکول سے ریزائن کر دیا تھا اور گھر میں تیاریاں شروع ہو گئیں۔اس نے کسی کام میں دلچسپی ظاہر نا کی۔ساری شاپنگ چاچی اور اقراء نے کی اور ساتھ لیلی کو بھی بلا لیتیں۔۔عریشہ جا چکی تھی اس نے اب نکاح

والے دن آنا تھا۔۔۔اور باقی کے دن گھر والوں کے تیاریوں میں گزرے تھے۔پھوپھو نے کوئی بھی چیز لینے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔انھوں نے کہا کہ وہ روشنی کو لے جانے آئیں گی بس۔۔

لیکن پھر بھی انوار اپنی بیٹی کو حسبِ توفیق دینا چاہتے تھے۔۔

اور روشنی کو پرانے دن یاد آرہے تھے جب وہ نائن میں تھی اور ایک دم اس کے نکاح کی تیاری شروع ہوئی تھی۔۔تب اور اب میں وقت کتنا بدل گیا تھا۔۔کتنا عرصہ آیا تھا بیچ میں۔۔۔ساڑھے دس سال بعد وہی لمحے آ رہے تھے لیکن اب وہ اُس وقت والی روشنی نہیں رہی تھی۔۔۔۔فاران بھی پہلے والا نہیں تھا۔۔۔اور جذبات، احساسات بھی اپنا رنگ بدل چکے تھے۔

دن گزرتے چلے گئے اور نکاح کا دن آ گیا۔۔

اس میں بھی انوار صاحب نے اپنے اور سلمی بیگم کے قریبی رشتہ داروں کو ہی بلایا۔۔

لان میں ہی مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔۔اور دیکھتے دیکھتے وہ لمحہ بھی آ گیا۔جب وہ پھر سے اپنے آپ کو وقت کے حوالے کرنے جا رہی تھی۔جانے اب آنے والا وقت اس کے لیے کیا کچھ چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

۔قاری صاحب نے اس سے پوچھا تو اس نے دھیرے سے قبول ہے کہہ کر سائن کر دیئے۔۔پھر فاران سے پوچھا گیا اس نے اقرار کیا تو مبارک سلامت کا شور اُٹھ گیا۔سبھی باری باری مل کر مبارک باد دینے لگے۔

"بہت لکی ہو کہ روشنی جیسی لائف پارٹنر ملی ہے۔۔۔شی از ویری نائس۔۔"مبارک باد دیتے ہوئے عمر نے کہا تو وہ مسکرایا۔۔عمر کے تعریف کرنے پر وہ تھوڑا حیران ہوا تھا۔

اس کے بعد کھانا لگا اور پھر روشنی کو باہر لایا گیا۔۔

بیوٹیشن کو گھر بلایا گیا تھا۔اور روشنی نے کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا۔وہ تھک گئی تھی جیسے۔۔۔جو ہو رہا تھا اس کے لیے بس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔روپ تو اس پر ٹوٹ کر آیا تھا۔میرون کلر کی کامدار لمبی قمیض تھی اور لائٹ گولڈ کلر کا لہنگا نما شرارہ تھا۔میرون کلر کا ڈوپٹہ جس پر لائٹ گولڈ کا کام ہوا تھا اس طرح دیا گیا تھا کہ سر سے ہوتا ہوا آدھی شرٹ کو چھپائے ہوئے دوسرے کندھے پر ڈالا گیا تھا۔۔چاچی اور اس کی بہنیں اس کو آہستگی سے لیے آ رہی تھیں۔۔۔

فاران براؤن شلوار سوٹ میں تھا۔جس کی قمیض پر ہلکا پھلکا سا کام ہوا تھا۔وہ دلہا والے روایتی لباس میں تو نا تھا پر پھر بھی سب میں منفرد لگ رہا تھا۔اپنی تمام تر وجاہتوں سمیت۔۔

اور اس کے تاثرات اور انداز روشنی سے بلکل الٹ تھے وہ مسکرا بھی رہا تھا اور سب سے بات بھی کر رہا تھا۔۔

روشنی آہستگی سے چلتی سٹیج کے قریب آئی تو فاران کھڑا ہوا اور موقع کی مناسبت سے اس نے روشنی کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔دو سٹیپ چڑھ کر اوپر سٹیج پر آنے کے لیے۔۔

روشنی نے فاران کو تو نہیں اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا اور آہستگی سے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تھا۔یہ اس لمحے کی مانگ تھی اور وہ سمجھتی تھی۔

فاران نے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما تو وہ سٹیج پر چڑھ آئی۔باقی سب ہوٹنگ کرنے لگے۔اور تالیاں بجانے لگے۔

۔۔فاران ان کے شور کرنے پر مسکرایا اور گہری نظر روشنی پر ڈال کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔جو اس وقت خاموش سی نظریں جھکائے ہوئے تھی۔

پھپھو نے آگے بڑھ کر کئی نوٹ دونوں پر سے وارے تھے۔بہت خوبصورت لگ رہے تھے دونوں ایک ساتھ۔۔

سب کی نظروں میں پسندیدگی اور توصیفی جھلکی۔۔۔

"اللہ جوڑی سلامت رکھے۔۔ نظر بد سے بچائے۔۔"بڑی پھپھو بمشکل سٹیج پر چڑھی تھیں۔۔دونوں کا ماتھا چوم کر بولیں اور نظر اُتاری۔۔

وقار دونوں کی تصویریں لینے لگا۔۔پھر سب نے ان کے ساتھ بیٹھ کر تصویریں اتروائیں۔۔

"روشنی چہرہ تھوڑا اوپر کرو۔۔"وقار نے کہا تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

بھاری ڈوپٹے سے ویسے بھی گردن اکڑ رہی تھی نا جانے کیسے سیٹ کیا تھا۔

اور یونہی رخصتی کا وقت آ پہنچا۔۔

روشنی کا دل تو چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر روئے پر آنسو جیسے ختم ہو گئے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دل پر بوجھ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔سب کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن طمانیت بھی تھی۔۔۔

"انوار آج سے روشنی تمہاری نہیں میری بیٹی ہے۔۔۔بلکل ایرج کی طرح۔۔"زاہدہ پھپھو نے کہا تو بابا نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

شاید یہ اپنوں کا بھرم تھا جو بابا امی اتنے غمگین اور رنجیدہ ہونے کے باجود بھی مسکرائے تھے۔۔۔

اور روشنی نے اس وقت اپنے ماں باپ کی مسکراہٹ کی دائمی دعا کی تھی۔۔ صرف ان کے لیے ہی اس نے دوبارہ اپنی زندگی کو حالات کے حوالے کیا تھا۔۔۔وہ مطمئین تھے تو اسے بھی تسکین سی ملی۔۔۔۔

بیٹیاں والدین کو بہت پیاری ہوتی ہیں پر بیٹیوں کو والدین کی عزت اس محبت سے بڑھ کر عزیز ہوتی ہے۔اور رخصت ہوتے وقت نئی زندگی کی شروعات کے خیال کے ساتھ ساتھ انھیں اس عزت کا خیال بھی ہوتا ہے جو وہ ساری عمر اپنی آئندہ زندگی میں اس عزت پر حرف نہیں آنے دیتی چاہے اس کے لیے انھیں کتنا ہی کٹھن سمجھوتا کیوں نا کرنا پڑے۔۔

اور روشنی تو اس عمل سے پہلے بھی گزر چکی تھی اس کے لیے پھر سے سمجھوتے کے لبادے میں دوبارہ چھپنا آسان نہیں تو اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔۔

کہ اس کے سوا چارہ بھی کیا بچتا تھا۔۔

شوہر عورت کی عزت بناتا ہے۔فرید کو اس سے محبت تھی پھر بھی وہ اس کی ذات پر کیچڑ اچھالنے والے کا منہ بند نہیں کر سکا تھا۔۔۔وہ اس کی عزت نہیں بنا پایا تھا۔وہ اس کی تذلیل کا باعث بنا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور فاران کو اس سے محبت نہیں تھی۔اور شاید کبھی ہو بھی نا۔۔پتہ نہیں وہ اس کو عزت بھی دے گا یا نہیں۔۔۔کسے معلوم۔۔۔

گاڑی اس سفر پر تھی جہاں وہ پہلے کسی اور حیثیت سے جاتی تھی۔اب حیثیت بھی بدل چکی تھی اور منزل پر رہنے والوں سے رشتہ بھی۔

گھر پہنچ کر پھپھو نے ایک بار پھر نظر اتاری۔اور اسے اندر کی جانب خود لے کر بڑھیں۔۔اسے سیدھا کمرے میں لے جایا گیا۔اس کے بیڈ پر بیٹھنے تک کمرہ گھر والوں اور رشتہ داروں سے بھر چکا۔فاران ان سب میں نہیں تھا۔

"یہ میری طرف سے منہ دکھائی اور تحفہ۔۔۔"پھپھو نے دو خوبصورت کنگن اس کی کلائیوں میں ڈالے اور اس کا ماتھا چوما۔اور ڈھیڑ ساری دعائیں دی۔

کچھ دیر کمرے میں ہنسی مزاق چلتا رہا۔روشنی بے دھیانی میں سنتی رہی۔اور بیچ میں تھورا مسکرا دیتی کہ کوئی غلط نا سمجھ لے۔پھر پھپھو نے خود ہی سب کو جانے کا کہا اور خود بھی اسے پیار کرتے ہوئے چل دیں وہ اکیلی رہ گئی۔دروازہ بند ہو چکا تھا۔روشنی نے گہری سانس لی اور کپڑے سنبھال کر اٹھی ہی تھی کہ دروازہ کھلا۔

"روشنی کسی چیز کی ضروت ہے تو بلا جھجک بتاؤ۔۔"

سومیہ بھابھی تھیں۔اور دل کی دھڑکن جو ایک دم تیز ہوئی تھی بحال ہوئی تھی۔اور وہ دل کے ایک دم راہ بدلنے پر حیران ہوئی۔لیکن وہ تھا کہ قابو سے باہر ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روشنی۔۔۔کیا ہوا۔۔"سومیہ اسے وہی کھڑا دیکھ کر نزیک آئی۔تو وہ چونکی۔

"کچھ نہیں بھابی بس یہ میرا ڈوپٹہ بہت تنگ کر رہا ہے اس کی پن کھول دیں پیچھے سے۔۔میری گردن اکڑ گئی ہے۔۔۔"اس نے کہا تو بھابھی آگے بڑھ کر اس کی کمر سے تھوڑا اوپر لگی پن کھولنے لگی جو ڈوپٹے کو ٹکانے کے لیے لگائی گئی تھی۔ایک ایک کر کے انھوں نے ساری پنز کھول دیں۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔"انھوں نے پوچھا تو روشنی نے مسکرا کر مشکور نظروں سے دیکھا۔

"اب ایسے لے لو اوپر۔۔۔"سومیہ بھابھی نے ڈوپٹہ کھول کر ویسے ہی اس کے سر پر ڈال دیا۔تو روشنی نے سر ہلا دیا۔وہ گئیں تو اس نے ڈوپٹہ اتار کر سائیڈ صوفے پر رکھا اور واش روم کے لیے نظریں دوڑانے لگی۔جدید آرائش سے مزین ڈارک براؤن اور وہائٹ کلر سکیم سے ڈیکوریٹ روم تھا۔اس سے پہلے وہ اس کمرے میں نہیں آئی تھی۔بائیں طرف روشنی کو دو دروازے نظر آئے۔پردے برابر ہونے کی وجہ سے اسے اندازہ نا ہو سکا کہ بالکنی کا کون سا ہے اور واش روم کا کون سا۔۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھ کر دیکھنے لگی ارادہ تھا کہ فاران کے آنے سے پہلے چینج کر لے۔پہلے دروازے کو دیکھا تو وہ بالکنی کا نکلا۔وہ گلاس وال کا تھا اندھیرے کی وجہ سے اس اندازہ نہیں ہوا تھا۔دوسرا واش روم کا تھا۔دروازہ کھول کر اندر گئی تو وہاں کوئی سوٹ کی بجائے نائٹی لٹک رہی تھی۔جھنجھلاتی ہوئی لہنگا سنبھالے پھر باہر آئی واش روم کے دروازے سے تھوڑا آگے آکر اپنے سوٹ کیس کے لیے کمرے میں نظر ڈالی۔سوٹ کیس تو نظر نا آیا پر دروازے کا ہینڈل ہِلا اور دروازہ کھول کر فاران اندر آیا۔اندر آکر اس کی نظر بھی سیدھی روشنی پر پڑھی۔جو بنا ڈوپٹے کے دونوں ہاتھ پہلو میں گرائے کھڑی تھی۔دونوں کی نظریں کچھ پل کو ملیں۔کہ روشنی نے نظریں پھیریں اور پلٹ کر صوفے پر پڑے ڈوپٹے کی جانب گئی بھاری ڈوپٹہ اُٹھا کر پھر سے لے اوپر لے لیا۔چادر لینے کے انداز میں۔اور وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔فاران جو دروازہ بند کر چکا تھا اس کے پاس آکر رکا تھا۔روشنی کی نظریں اس کے پاؤں پر ٹکی تھیں۔۔معنی خیز خاموشی کمرے میں چھائی تھی۔اور روشنی کا دل پوری رفتار سے ڈھرکنے لگا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔"اس نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھایا تھا۔روشنی کو ایک دم سمجھ نا آیا کیا کرے۔جبکہ وہ ہاتھ بڑھائے انتظار میں تھا۔وہ اس وقت روشنی کو اپنے اوپر حاوی ہوتا لگا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔"روشنی کی نظر اس کے ہاتھ تک گئی اس نے دھیرے سے کہہ کر ہاتھ ملانے کو بڑھایا ارادہ تھا کہ بس چھوئے گی لیکن وہ اس کا ہاتھ پوری گرفت میں نا صرف لے چکا بلکہ ہاتھ سے کھینچ کر اپنے مقابل کھڑا کر چکا تھا۔اور روشنی اس کے لیے تیار بلکل نہیں تھی۔بھاری ڈوپٹہ سر سے سرک کر کاندھوں سے پھسلا اور اس کے پاؤں میں گرا تھا۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔۔"

فاران اس کے مزید قریب ہوتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔اور وہ پُر استجاب سی کھڑی تھی بنا پلکیں جھپکے۔فاران نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے دونوں بازو اس کی کمر میں ڈال کر باقی فاصلہ مٹایا اور اس کی دھیرے سے اس کی پیشانی کو چوما۔لبوں کی حدت محسوس ہوتے ہی روشنی نے آنکھیں بند کی تھیں۔فاران اب اس کی پیشانی سے اپنا ماتھا لگا کر اسے حصار میں لیے تھا۔دونوں کی سانسیں الجھ رہیں تھیں اور اس کی سانسوں کی مہک میں روشنی کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں۔اس کی اتنی سی قربت نے روشنی کے اندر توڑ پھوڑ مچادی۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بے یقین تھی۔۔۔

"یہ خواب ہے ایسا کچھ نہیں ہوا۔میں آنکھیں کھولوں گی تو یہاں کوئی نہیں ہو گا۔یہ صرف خواب ہے اور کچھ نہیں۔۔ہے نا۔۔کوئی مجھے جگائے۔۔کوئی مجھے اُٹھائے اس خواب میں سے۔۔۔یہ خواب ہے۔۔صرف ایک خواب۔۔۔"

اے سی کی خنکی کے باوجود اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔دل کی دھڑکن تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔اسے لگا اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔اس کے جسم سے جان نکل رہی ہے۔۔

اور اگلے ہی پل وہ ہوش و حواس کھوتے ہوئے ڈھیلی سی ہو کر فاران کے بازوؤں میں جھول گئی۔

فاران اس وقت چونکا جب روشنی ایک دم بے جان سی ہوئی۔فاران کی گرفت نے اسے گرنے تو نا دیا لیکن وہ ایک طرف کو ڈھلک گئی تھی۔

"روشنی۔۔۔"

فاران نے اسے پریشانی سے پکارا۔اس نے اسے اُٹھا کر بیڈ پر لٹایا۔اور اس کے گال تھپتھپائے۔لیکن وہ بے جان سی رہی۔نبض دیکھی تو مدھم سی لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ کیا ہو گیا۔؟؟ایسی صورت حال تو سوچی بھی نا تھی اسے سمجھ نا آئی کیا کرے۔بلائے کسی کو۔یہ تو سب کو پریشان کرنے کی بات تھی۔اماں بابا جانے کیا سوچتے۔اس نے اب کے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور ہلکے سے اسے چھینٹے مارنے لگا۔۔۔لیکن بے سود۔۔ناچار اس نے تیمور کو فون کیا۔

"ہاں فاران۔۔۔۔"

"کہاں ہیں آپ۔۔۔"

"نیچے گپ شپ ہو رہی۔۔"

"اچھا اوپر آیئے۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟؟"

"میرے کمرے میں۔۔"

"خیریت ہے۔۔"

"اب آئیں گے تو بتاؤں گا۔اور ہاں کسی کو بتایئے گا مت۔۔۔"

اور تھوڑی دیر بعد تیمور کمرے میں آیا تب تک وہ روشنی پر چادر دے چکا تھا۔

"کیا ہوا۔۔"اس نے آتے ہی تشویش سے پوچھا۔تو اس نے روشنی کی طرف اشارہ کیا۔۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ہے ہوش میں نہیں آ رہی۔۔۔"

"کیا۔۔۔بے ہوش ہے کیسے۔۔۔"وہ پریشان ہو کر روشنی کی طرف بڑھے۔

"پتہ نہیں۔۔"اب وہ کیا جواب دیتا۔

"تو کسے پتہ ہے۔۔۔"وہ پلٹ کر حیرت سے بولے۔وہ خاموش ہی رہا۔تیمور آوازیں دینے کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ تھپتھپانے لگے۔لیکن اس کی حالت میں کوئی فرق نا آیا۔

"کچھ تو کہا ہو گا تم نے۔۔۔" انھیں اس پر یقین نا آیا۔

"میں نے کیا کہنا تھا اسے۔۔۔" اسے حیرت ہوئی۔

"اچھی بھلی تھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔" تیمور بولے۔

"تو میں نے کہا کہ بے ہوش ہو جاؤ مجھے تو خود سمجھ نہیں آیا۔۔" جانے کیوں وہ وضاحت دینے لگا۔

"اچھا تو کیا شوق سے ہو گئی اس کی یہ حالت ٹھنڈی ہوئی پڑی ہے ساری۔۔۔" تیمور کو پریشانی ہوئی اس کی حالت دیکھ کر۔ تھوڑے ہی سہی لیکن گھر میں رشتہ دار تو تھے اور ایسی کوئی بات نکلنا مطلب کوئی مصالحہ دار کہانی تھی اور روشنی کی حالت بھی نظر انداز کرنے والی نا تھی۔ جبکہ فاران کو اس سچویشن پر خود کچھ سمجھ نا آ رہا تھا۔ اماں اور بابا تک بات جانے کا مطلب اس کی کلاس تھی اور اب وہ ان سوالوں کہ کیا جواب دیتا جو انھوں نے اس سے پوچھنے تھے۔ کیونکہ روشنی کے پاس تو وہی تھا۔

"اب کیا، کیسے یقین دلاؤں آپ کو کہ صرف محترمہ کو سلام ہی کیا تھا۔" فاران زچ ہوا۔ اور گرد و پیش سے غافل روشنی پر تیکھی نظر ڈالی۔ اب ایسی بھی کیا نازک مزاجی کہ بندہ بے ہوش ہی ہو جائے۔ اگلی کاروائی پر جانے کیا بننا تھا محترمہ کا۔۔ وہ شدید بد مزہ ہوا تھا۔

"صرف سلام۔۔۔" تیمور نے اسے ٹٹولتی نظروں سے دیکھا۔۔

"بھائی آپ میرا جائزہ بعد میں لیجیے گا پہلے ان کا کچھ کریں۔۔۔" تیمور کے انداز پر اس نے گہری سانس بھری۔ وہ بھی جانتا تھا اب اس بات پر کوئی یقین کرنے والا نہیں تھا۔

"ٹھہرو میں ابرار کو بلا کر لاتا ہوں۔بس وہ نکل نا گیا ہو۔۔"انھیں ایک دم اپنا کزن ابرار یاد آیا جو ڈاکٹر تھا اور شادی پر موجود تھا۔وہ جلدی سے باہر گئے۔

اور فاران تھک کر روشنی کے پاس بیٹھا تھا۔گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر سر رکھا کچھ لمحے یونہی گزرے پھر اس نے یونہی گردن گھما کر روشنی کی طرف دیکھا جو ارد گرد سے بے پروا تھی۔

پلکیں رخسار پر سایہ فگن تھیں اور سرخ ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست تھے۔گلال گالوں پر پھیلا تھا۔دایاں ہاتھ سیدھا پڑا تھا بائیاں ہاتھ پیٹ پر تھا۔اس نے یونہی ایک ہاتھ بڑھایا اس کا ہاتھ تھاما۔نرم ملائم ہاتھ مہندی سے سجا اور چوڑیوں سے بھرا بازو۔دروازہ کھٹکا تو اس نے ہاتھ چھوڑ دیا۔تیمور کے ساتھ ان کا کزن ابرار تھا۔

"ارے بھئی دولہے راجا کیا کر دیا دلہن کو۔۔"ابرار نے شرارتی انداز میں اسے آنکھ ماری تو اس بے ساختہ گہری سانس لی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔بس کچھ سٹریس کی وجہ سے ہوئیں ہیں۔۔۔ہارٹ بیٹ تو نارمل ہے ابھی۔۔۔"ابرار نے اس کی نبض پکڑ کر کہا۔

"انجیکشن لکھ کر دیتا ہوں۔۔۔وہ لے آؤ لگا دیتا ہوں۔۔ صبح تک سکون سے سوئیں گی تو بہتر ہو گی۔۔"اس کے کہنے پر فاران نے اسے پین اور پیپر ڈھونڈ کر دیا۔اس نے میڈیسن کا نام لکھا تو تیمور لینے چلا گیا۔ابرار اُٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔وہ لوگ باتیں کرنے لگے اور تقریباً دس پندرہ منٹ بعد ہی تیمور آیا اور اس کے پیچھے پریشان سی سومیہ۔۔

"بھابھی آپ ان کی جیولری اتار دیں۔۔"ابرار نے کہا اور سائیڈ پر ہو کر میڈیسن دیکھنے لگا تیمور بھی اس کے ساتھ ہوئے اور اسے سرگوشیوں کچھ کہنے لگے۔۔

فاران نے سنا تو وہ اسے یہ بات کسی کو نا بتانے کا کہہ رہے تھے۔۔

انجیکشن لگانے کے بعد ابرار گیا تو سومیہ سے رہا نا گیا۔

"کیا ہوا روشنی کو۔۔۔۔تھوڑی دیر پہلے تو ٹھیک تھی۔۔"وہ بھی اپنی جگہ حیران ہوئی۔

"مجھے کیا پتہ جانے کون سی بوٹی سونگھائی تمہارے دیور نے۔۔۔"وہ خاموش ہی رہا تو تیمور بولے۔۔۔

"اور تم بھی بات اپنے تک رکھنا۔۔اماں کو یہ بات پتہ نہیں لگنی چاہیے نا کسی اور کو۔صبح تک ٹھیک ہو جائے گی انشاءاللہ۔۔۔اور تمہاری بھی صبح کی جلدی فلائٹ ہے تم بھی آرام کرو۔۔"تیمور نے سومیہ کو کہہ کر فاران کو کہا اور نا چاہتے ہوئے بھی تیمور کے چہرے پر معنی خیز تاثرات آئے تھے۔

"چلو تم۔۔"انھوں نے سومیہ سے کہا اور خود بھی اس کا کاندھا تھپتھپا کر باہر نکل گئے۔فاران نے دروازہ بند کیا اور شاور لینے واش روم کی طرف بڑھا۔پر سکون شاور سے اعصاب بحال ہوئے تھے۔نائٹ زیب کیے باہر نکلا اور بالوں کو ٹاول سے رگڑنے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے۔پلٹ کر ایک نظر روشنی پر ڈالی پھر سوئچ بورڈ کی جانب بڑھا۔اور تمام فینسی لائٹ آف کر دیں۔اپنا لیپ ٹاپ لے کر بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ گیا اور سائیڈ لیمپ آن کر کے لیپ ٹاپ آن کیا۔ان دنوں وہ بہت مصروف تھا۔کہ بمشکل وہ آج کے لیے ہی ٹائم نکلال سکا تھا۔ایک کیس کے سلسلے میں اسے کل اسلام آباد کورٹ میں لازمی حاضری دینی تھی۔وہ چاہتا تھا کہ وہ مصروفیت سے نکل کر ہی شادی کے معاملے میں کودے لیکن اماں کو جانے کون سے خدشے تھے

جو انھوں نے اس سنی نہیں اور اپنی ہی کی۔اب اس کی کل سات بجے کی فلائٹ تھی۔اہم نوٹس پر ایک دفعہ نظر مارنے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ آف کیا۔ساتھ ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لیمپ آف کیا اور لیٹ گیا۔روشنی سے مخالف سمت کروٹ لیے۔کمرے میں نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی تھی۔اور آج اتنے عرصے بعد اس کے ساتھ بیڈ شیئر کرونے والا وجود اس سے غافل پر سکون نیند سو رہا تھا۔فاران نے آنکھیں بند کی اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

****

رات بے آرام سی نیند آئی صبح آنکھ کھلی تو اذانیں ہو رہی تھیں۔جلدی سے اُٹھ کر وضو کیا اور نماز کی نیت باندھی۔اور اسی وقت روشنی نے کسمسا کر آنکھیں کھولی تھیں۔ایک دم تو سمجھ نا آیا کہ کہاں ہے دماغ ماؤف سا تھا۔کمرے کی لائٹ بھی مدہم تھی۔دھیرے سے اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائی نیم اندھیرے میں کچھ نظر تو آنہیں رہا تھا۔اس نے پھر آنکھیں موند لیں۔گلا خشک ہو رہا تھا۔پانی کی شدید طلب محسوس ہوئی تو کمبل ہٹا کر پاؤں نیچے بیڈ سے لٹکائے۔۔

آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہوئی تو کچھ نظر بھی آیا۔سب سے پہلے اپنے ڈوپٹے پر نظر پڑی جو صوفے پر پڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی سب یاد آیا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"وہ اسی طرح پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی کہ فاران نے جائے نماز اٹھایا اور اسے بیٹھے دیکھا۔فاران کی آواز۔۔۔ایسا لگا کہ وہ کہیں اور ہے۔ناممکن، ممکن کیسے ہو گیا۔۔۔جب اتنی دعائیں مانگی تھی رو رو کر ۔۔۔اس وقت تو سب دعائیں رائیگاں گئی تھیں۔۔۔

وہ خاموش رہی اسے سمجھ ہی نا آیا کہ وہ کیا کہے۔

"کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔"جائے نماز رکھ کر وہ اس کے پاس آکر بولا۔روشنی نے خشک لبوں پر زبان پھیری وہ بولنا چاہتی تھی لیکن جانے کیوں الفاظ زبان پر نہیں آرہے تھے۔اس کی خاموشی پر جانے کیوں فاران کو ناگواری سی ہوئی۔۔۔

"ہوں ٹھیک۔۔۔"وہ نظریں اُٹھائے بغیر آہستگی سے بولی۔فاران ماتھے پر بل ڈالے پلٹا۔اس کے موڈ کی تبدیلی کا احساس روشنی کو ہوا۔اس نے گہرا سانس لے کر خود کو ہمت دی۔

اور گردن موڑ کر دیکھا تو وہ بیڈ کی دوسری جانب کھڑا موبائل میں مصروف نظر آیا۔

روشنی نے گردن واپس موڑی۔جانے کیوں اس کی آنکھوں میں پانی آیا تھا۔کچھ خواب اس وقت پورے ہوتے ہیں جب ان کی حقیقت دکھ دیتی ہے۔اپنی زندگی کا ایک حصہ اس نے فاران کے نام پر گزارا تھا۔اس کی محبت دل میں لیے۔۔

اس کو سوچتے ہوئے۔۔

ایسے کتنے ہی منظر وہ خواب جانے کتنی مرتبہ دیکھے ہوئے تھی۔

اور ان کی حقیقت اب جانے کیوں دل کو تکلیف دے رہی تھی۔۔

جانے کیوں۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنسو آنکھ سے نکل کر گال تک آیا تھا۔اور روشنی کو زندگی اور بھی مشکل لگی۔اسے یہ تکلیف کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔جواب ہو رہی تھی۔بے یقینی کی کیفیت میں دل کبھی پہلی محبت ملنے پر خوش ہو کر دھڑک رہا تھا اور کبھی درد میں ڈوب رہا تھا۔اس کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔یہاں سے غائب ہو جائے۔۔

"پانی پیو۔۔۔"فاران کی آواز نے اسے سوچوں سے نکالا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر گلاس تھاما اور ایک ہی سانس میں پی گئی۔فاران نے گلاس واپس لے کر ٹیبل پر رکھا۔اور اس کچھ فاصلہ رکھے بیڈ پر بیٹھا۔دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے وہ سامنے دیکھ رہا تھا شاید وہ بھی سوچ رہا تھا۔اور کچھ دیر بعد وہ بولا۔

"جانتا ہوں کہ تم شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن اگر فیصلے کر لیے جائیں تو نبھانے بھی پڑتے ہیں۔۔"وہ کہہ کر تھوڑا آگے کو جھکا اور گردن گھما کر اسے دیکھا ارادہ اس کے تاثرات دیکھنا تھا۔لیکن روشنی نے چہرہ مخالف سمت موڑ لیا وہ ضبط کر رہی تھی آنسوؤں پر جو نکلے ہی آ رہے تھے۔اس کے انداز پر فاران پھر سامنے دیکھنے لگا۔خاموشی چھا گئی۔روشنی نے دوسری طرف رخ موڑے ہی خاموشی سے بہتے آنسو صاف کیے۔وہ سسکیوں کو لبوں تک آنے سے روکنے کے لیے دانت پر دانت جمائے تھی۔

"میری سات بجے کی فلائٹ ہے ایک کیس کے سلسلے میں کچھ دنوں مصروفیت رہے گی۔۔"فاران نے کہا اور واش روم چلا گیا۔اور روشنی کی رکی ہوئی سسکیاں ایک دم بے قابو ہوئیں تھی۔

اور جب تک وہ باہر آیا دل ہلکا ہو چکا تھا وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔اور اپنے سوٹ کیس سے کپڑے بھی نکال چکی تھی جو رات اسے عجلت میں نظر نا آیا تھا۔فاران ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی۔اور شاور لینے کے بعد باہر آئی تو وہ جا چکا تھا۔

* *

وہ کتنی دیر ہی کمرے میں بیٹھی رہی۔ کہ سومیہ بھابھی ساڑھے سات بجے کے قریب آئیں۔۔

"ارے تم جاگ رہی ہو۔۔۔۔ کیسی طبعیت ہے اب تمہاری۔۔" وہ اسے جاگتے دیکھ کر حیران ہوئیں۔

"ٹھیک ہوں بھابھی۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"یقین کرو رات کو تو اتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ اب تو فریش لگ رہی ہو۔۔" ان کے کہنے پر روشنی ہلکا سا مسکائی۔

"فاران تو چلا گیا ہے۔۔۔ تم بتاؤ ناشتہ کمرے میں لا دوں کے نیچے آؤ گی۔۔۔"

"نیچے ہی چلتی ہوں بھابھی۔۔۔"

"اگر نیچے جانا ہے تو تھوڑا تیار ہو جاؤ کپڑے بھی تم نے سادہ ہی پہنے ہیں۔۔۔۔"

"بھابھی آگے ہی لہنگے پہن کر میں بیزار ہو رہی ہوں۔۔۔ ان میں ایزی ہوں میں۔۔۔"

"وہ تو ہے چند اگرمی بھی اتنی ہے لیکن وہ کیا ہے نا کہ فاران کی پھپھو اور دیگر رشتہ دار بھی ہیں۔۔۔ اب ولیمہ تو ڈیسائیڈ نہیں ہوا لیکن آج تو سب ادھر ہی ہیں کچھ شام کو اور کچھ مہمان کل جائیں گے۔۔۔ تو ابھی تو کچھ ہلکا پھلکا پہنو۔۔۔"

"اچھا پھر آپ ہی نکال دیں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے خالہ نے تو ایک سے ایک سوٹ تمہارے لیے تیار کروایا تھا۔۔۔ الماری میں پریس پڑے ہیں سب۔۔۔"

انھوں نے کمرے میں ہی بنی ہوئی جدید طرز کی مضبوط لکڑی سے بنی ہوئی الماری کھولی۔ اور واقعی وہاں ایک سے ایک تراش خراش کا فیشن ایبل سوٹ تھا۔

"ایسا کرو یہ والا پہن لو۔۔۔" وہ پیچ کلر کا ہلکا پھلکا کامدار سوٹ نکال کر بولیں۔

"اب فاران تو بزی ہے ان دنوں جانے کب آئے واپس لیکن تم تیار ہوا کرو یہی دن ہوتے ہیں پھر تو دل بھی نہیں کرتا تیار ہونے کو۔۔۔" روشنی کو سوٹ پکڑا کر وہ اس کے لیے جیولری نکالنے لگیں۔ اتنے میں دروازہ بند کھلا اور ایرج اندر آئی۔

"بھابھی۔۔۔ ندا بھی بلا رہی ہیں" وہ روشنی کو بلائے بغیر سیدھا سومیہ سے مخاطب ہوئی۔

"اچھا۔۔۔ روشنی خالہ نے جو کنگن دیے تھے وہ پہنی رکھو اور ساتھ یہ ہلکا سا سیٹ پہن لو۔۔۔" وہ ایرج کو جواب دے کر روشنی کی طرف جیولری باکس بڑھا کر بولیں۔ تو روشنی نے پلٹ کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے کنگن اُٹھائے۔

"خالہ کے اپنی شادی کے کنگن تھے جو مجھے، ندا اور زروہ کو دیئے تھے ہماری شادی پر۔۔۔ اور تمہیں انھوں نے وہ کنگن دیئے ہیں جو ان کو ان کی ساس نے دیئے تھے۔۔۔ اور دیکھو کتنے خوبصورت ہیں یہ۔۔۔" سومیہ نے اس کے ہاتھ سے کنگن پکڑے۔

"ظاہر ہے اب اماں زروہ والے کنگن تو روشنی کو کبھی نا دیتیں اور فاران بھائی بھی تو ابھی تک زروہ کی چیزوں سے کتنا اٹیچ ہیں۔۔۔ آپ نے دیکھا نہیں بھابھی زروہ کی تصویریں ابھی تک پورے گھر میں ویسے کی ویسے ہیں ایسے

لگتا ہے جیسے وہ ابھی تک اسی گھر میں ہے۔۔۔" یہ ایک بلکل غیر متوقع بات تھی اور اس سے بھی زیادہ عجیب ایرج کا لہجہ تھا۔ روشنی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو اس کی نظروں میں کاٹ سی تھی۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے فاران آگے بڑھ چکا ہے اور اس نے دلی رضامندی کے ساتھ شادی کی ہے۔۔۔ اور تصویروں کا کیا ہے۔۔۔" سومیہ بھابھی نے سنجیدگی سے ایرج کو دیکھا۔ انھیں بھی اس کا یہ بات کرنے کا مطلب سمجھ نا آیا تھا۔

"بہت کچھ ہوتا ہے بھابھی روشنی کے لیے تو نا ممکن ہی ہے فاران بھائی کے دل میں جگہ بنانا۔۔۔" وہ روشنی کی طرف دیکھ طنزیہ مسکرائی۔

"مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔۔۔ اور جگہ بن ہی جاتی ہے۔۔۔ یہ رشتہ ہی اتنا خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔۔۔" سومیہ نے روشنی کی طرف دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

"لیکن۔۔۔"

"ایرج۔۔ تم چلو میں آرہی ہوں۔۔۔" سومیہ کا لہجہ تحکم بھرا تھا۔ آخر بڑی بھابھی تھی۔ ایرج لب بھینچ کر پلٹی اور کمرے سے نکلی۔

"چھوڑو اس کی باتوں کو اچھے سے تیار ہو کر آجاؤ اور پر سکون رہو۔۔۔ یہ تو بس ایسے ہی بولتی رہتی ہے۔۔۔" سومیہ نے اسے تسلی دی اور گال تھپتھپا کر کمرے سے چلے گئی۔ اور بے بہا سوچیں پھر سے روشنی کے گرد منڈلانے لگیں۔ فاران کی قربت کا جو خوش فہم سا احساس دل کو ہوا تھا وہ دم توڑ گیا تھا۔

* *

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہ ایڈجسٹ ہو رہی تھی۔سب خیال رکھتے تھے۔کچھ مہمان اسی دن اور باقی اگلے روز جا چکے تھے۔ایرج بھی شادی کے چوتھے دن چلی گئی تھی۔لیکن روشنی کو اس کا ناگوار انداز بار ہا محسوس ہوا تھا۔اس کے سامنے وہ زروہ اور فاران کی باتیں جان کر چھیڑ دیتی۔اگر کوئی پاس ہوتا تو بات پلٹ دیتا یا اگنور کر دیا جاتا اگر کوئی سرزنش کرتا بھی تو وہ کسی خاطر میں نالاتی۔ہاں اماں اور بابا کے سامنے نہیں کبھی سومیہ اور ندا کے سامنے۔اور کبھی بچوں سے بات کرتے وہ زروہ کا ذکر چھیڑتی اور خاص فاران کے ساتھ نام لے کر کرتی۔اگر کبھی روشنی اکیلی ہوتی وہ صرف خاموشی سے اسے دیکھتی۔بنا کوئی تاثر کے۔اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ ایرج کا رویہ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہے۔جبکہ عمر اسے بہت احترام سے ملا تھا۔

"تمہارہی زندگی کی یہ سب سے بڑی بھول ہو گی اگر تم یہ سوچو بھی کہ فاران بھائی تم سے محبت کریں گے۔۔۔"اس وقت بھی روشنی کمرے سے باہر نکل کر نیچے جا رہی تھی جب ایرج نے اس کا راستہ روکا تھا۔

"اس کے باوجود بھی تمہیں کس چیز کا ڈر ہے ایرج۔۔۔"اس کے چپ ہونے پر روشنی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔یہ پہلی دفعہ تھا جب روشنی نے اسے جواب دیا۔

"جبکہ تم جانتی بھی ہو کہ فاران زروہ سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔کرتا ہے۔۔۔۔اور میرا خیال ہے کہ جتنی مرتبہ تم مجھے یہ بات بتا ہو چکی ہو فاران کا اس رشتے کو قبول کرنا ہی کوئی انہونی ہو گی۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی یہ سب جانتے ہوئے بھی تمہیں کس چیز کی فکر ہے۔۔۔کیا اپنے بھائی کی محبت پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔اس کے بہک جانے کا ڈر ہے تمہیں۔۔۔۔ہوں"

روشنی اسے دیکھتے ہوئے اس کے جواب کے انتظار میں تھی اور ایرج چپ۔ وہ لاجواب ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد اس نے کوئی بات نا کی۔ اگلے دن وہ چلی گئی۔

باقی سب کا رویہ اس کے ساتھ اچھا تھا۔ انکل بھی اس سے شفقت سے پیش آتے تھے۔ اور پھپھو تو وارے صدقے جاتی تھیں۔ ریحان، ندا زیادہ تر باہر ہی ملنے ملانے میں مصروف تھے۔ کبھی کبھی گھومنے کا پلان بھی بنا لیتے جس میں سب کے ساتھ اسے بھی جانا پڑتا۔ تیمور بھائی تو بڑے بھائی کی طرح تھے اور سومیہ اسے جہاں ضرورت ہوتی گائیڈ کرتی تھی وہ بھی ہر کام کے لیے سومیہ کے پاس جاتی۔ یوں سب اچھا جا رہا تھا۔ ہاں لیکن فاران کا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا اسے گئے دس دن ہو چکے تھے۔ جس کیس میں وہ مصروف تھا اس کی سرخیاں ٹی وی پر بھی آئیں تھیں۔ جسے سب غور سے سنتے تھے۔ معاملہ کافی گھمبیر لگتا تھا۔ لیکن روشنی کو کوئی دلچسپی نا تھی اور نا ہی اس نے لی۔ اس لیے اسے معاملے کی نوعیت کا کچھ اندازہ نہیں تھا۔ وہ ان دس دنوں میں چار مرتبہ گھر گئی تھی۔ امی اور بابا کے چہرے پر جو طمانیت اور سکون اس نے دیکھا تھا اس نے کہیں نا کہیں روشنی کو بھی پر سکون کیا تھا۔ وہ جاتی تو اچھا سا جوڑا پہنتی اور تیار ہوتی۔ اور اسے ایسے دیکھ کر انھوں نے کبھی اظہار تو نہیں کیا پر ان کا چہرہ اور آنکھیں سب بتا دیتی تھیں۔ کہ وہ خوش ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انہی دنوں حمنہ کی سالگرہ تھی۔ چاچو نے سب کو ہی انوائیٹ کر لیا۔ وہ لوگ بھی شام پانچ بجے تیار ہو کر پہنچ گئے۔ تیمور بھی آفس سے سیدھا وہیں آ گیا۔ کھانا کھا کر پھپھو اور انکل روشنی کے ساتھ واپس آ گئے۔ تیمور فیملی کے ساتھ ابھی ادھر ہی تھا۔ جبکہ ریحان کھانے کے بعد فیملی کے ساتھ اپنے سسرال گئے تھے۔ گھر آتے آتے نو بج چکے تھے۔ کمرے میں آتے ساتھ ہی نیٹ کا ڈوپٹہ اتار کر صوفے پر رکھا اور اے سی آن کرنے کے بعد الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔ روشنی عجلت میں تھی۔ وہ نیٹ کے گاؤن تلے کاٹن کا سوٹ پہنے تھی لیکن پھر بھی

گرمی سے الجھن ہو رہی تھی۔ گرمی میں تو ایسے کپڑے پہننے تو کیا دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا تھا لیکن کیا کرتی مجبوری تھی۔ نئی نئی شادی جو ہوئی تھی۔ لان کا سوٹ نکالنے کے بعد جیولری اتاری اور بال کھولے جو کیچر میں جکڑے تھے۔ لمبے ریشمی سیدھے بال کمر کو ڈھانپ گئے۔ کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک ہو چکی تھی۔ اس کے انداز میں استحقاق ظاہر تھا۔ وہ بلکل اپنے دھیان میں مگن تھی۔ چینج کر کے آئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بال برش کیے بغیر ہی پھر سے گول گول کر کے کیچر لگا کیا۔ اور جیولری سمیٹنے لگی۔ جیولری سمیٹ کر باکس میں رکھی اور ڈوپٹہ اٹھانے صوفے تک گئی۔ ڈوپٹہ اٹھایا تو نیچے لیپ ٹاپ کا بیگ تھا اور صوفے کی سائیڈ پر چھوٹا کپڑوں کا بیگ بھی نظر آیا۔ جو بتانے کو کافی تھا کہ فاران واپس آ چکا تھا۔ وہ کچھ دیر کے لیے رکی تھی۔ اس نے دوبارہ کمرے میں دیکھا تو وہ اکیلی تھی۔ واش روم سے بھی وہ ابھی آئی تھی۔ بیگ پہلے کا پڑا تھا اور وہ خود نہیں تھا۔

سر جھٹک کر اس نے اپنے کپڑے سمیٹے۔ اور الماری کی طرف بڑھی۔ کہ ساتھ ہی ٹیرس کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ مڑ کر دیکھا تو فاران ہی تھا۔ اس کے دیکھنے پر وہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔" روشنی سنجیدگی سے بولی اور الماری میں سر گھسا لیا۔

"وعلیکم سلام۔۔" فاران نے لائٹر اور سگریٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کھانا کھائیں گے آپ۔۔" وہ الماری بند کر کے پلٹی۔

"نہیں۔۔۔" فاران نے اسے دیکھا۔ تو وہ اس کے جواب پر کچھ بولے بنا روم سے باہر نکلی وہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکلا بابا اور اماں سے ملنے کے لیے۔ وہ ٹیرس سے انھیں آتا دیکھ چکا تھا۔

اور روشنی کو بھی۔۔۔ اور اس کے آنے سے پہلے کمرے میں روشنی کی مصروفیت کو بھی۔۔۔

روشنی کچن میں گئی تھی اور وہ بابا کے کمرے میں۔ تھوڑی دیر بعد روشنی بھی دودھ لے کر بابا کے کمرے میں آ گئی۔ اماں بستر پر نیم دراز تھیں بابا اور فاران صوفے پر بیٹھے تھے۔ اس نے دودھ کا گلاس اماں کی طرف بڑھایا تو انھوں نے منع کر دیا۔

"دل نہیں کر رہا روشنی رہنے دو۔۔"

"کیوں پھپھو طبیعت ٹھیک ہے۔۔"

"ہاں بیٹا بس آج کھانا لیٹ کھایا ہے نا اس لیے۔۔"

"ہلکی سی پتی ڈال لاتی ہوں۔۔۔"

"نہیں بیٹا بس رہنے دو۔۔۔ فاران کو دے دو۔۔" انھوں نے کہا تو وہ فاران اور بابا کی جانب گئی اور ٹیبل پر ٹرے رکھ دی۔ کچھ بھی کہے بغیر۔۔

"جیتی رہو بیٹا۔۔ خوش رہو۔۔۔" انکل نے مسکرا کر اسے دعا دی۔ تو وہ بھی جواباً مسکرا دی۔۔ وہ نظریں جھکائے تھی۔۔۔ فاران اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"کچھ اور چاہیے آپ کو پھپھو۔۔" اس نے پلٹ کر پھپھو کو دیکھا۔

"نہیں اب جاؤ تم بھی آرام کرو۔۔"

ان کے انکار پر وہ کمرے سے نکل آئی۔

"خوش ہیں نا آپ اماں۔۔۔" فاران اُٹھ کر ماں کے پاس آیا اور ان کا ہاتھ تھاما۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں۔۔۔اس وقت اور بھی خوش ہوں گی جب تم روشنی کو خوش رکھو گے۔۔بہت دکھ دیکھا ہے بچی نے۔۔۔فاران تم اسے خوش رکھو گے نا۔۔۔۔"

"کیوں نہیں اماں۔۔۔۔آپ کی دعاؤں سے اتنا کامیاب ہوا ہوں آج۔۔۔۔بس آپ دعا کریے۔۔۔۔میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔۔"وہ ان کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔سکندر صاحب ماں بیٹے کا پیار دیکھ کر مسکرا دیے۔

روشنی نے اپنے لیے چائے بنائی۔کپ پکڑے وہ لان کی طرف گئی۔باہر ہوا چل رہی تھی۔لان میں بیٹھے کچھ دیر ہی گزری کہ تیمور اور سومیہ بھی آ گئے۔سومیہ اور بچے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے تیمور بھی گاڑی بند کر کے وہیں آ گیا۔وہ سب باتیں کرنے لگے۔

"اسلام وعلیکم۔۔"فاران پاس آ کر بولا۔

"چاچو۔۔۔"بچے خوشی سے چلائے۔

"ارے بھئی۔۔تم کب آئے۔۔"تیمور اسے دیکھ کر حیران ہوا۔

"ڈیڑھ گھنٹا تو ہو گیا ہے۔۔"وہ فرخ کو اُٹھاتا ہوا بولا۔روشنی خاموشی سے چائے کے سپ لے رہی تھی۔

"لڑکی اکیلے اکیلے موسم انجوائے کر رہی ہو بتایا بھی نہیں کہ شوہر صاحب آ چکے ہیں۔۔"تیمور بھائی نے اسے چھیڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بتانے ہی والی تھی کہ فاران خود آ گئے۔۔"اس نے جواب دیا فاران اسی کو دیکھ رہا تھا۔ڈارک بلیو کلر کا سوٹ جو اس وقت کالا ہی لگ رہا تھا پہنے ہوئے تھی آدھے بال ڈھیلے ہو کر کیچر سے نکل چکے تھے۔ڈوپٹہ شانوں پر پھیلا تھا سادہ چہرہ دلفریب لگ رہا تھا اور اس کے بات کرنے کا انداز۔۔۔۔

وہ بھرپور انداز فاران کو اپنے بیچ کے رشتے کا احساس دلا رہی تھی۔

"چلو یار پھر ریسٹ کرو تم بھی تھکے ہوئے ہو گے۔۔۔چلو بچوں باقی کی شرارتیں کل۔۔۔"تیمور بولا اور بچوں کو لیے اندر کی جانب بڑھنے لگا۔

"گڈ نائٹ چاچو۔۔گڈ نائٹ پھپھو۔۔"

"ارے اب پھپھو نہیں چاچی ہیں۔۔۔"سومیہ نے بچوں کو ٹوکا۔اور شرارت سے ان دونوں میاں بیوی کو دیکھ کر مسکرائی۔

"جیسے ندا چاچی۔۔"سیف نے پوچھا تو سومیہ بولی۔

"ہاں جی۔۔"

"گڈ نائٹ چاچی۔۔۔"

"گڈ نائٹ۔۔"روشنی نے اس کے بال چھیڑے۔

ان کے جانے کے بعد فاران وہی کرسی کی پشت پر ہتھیلیاں جمائے کھڑا رہا۔روشنی بھی چائے ختم کر چکی تھی اُٹھ کر اندر جانے کو بڑھی۔فاران بھی اس کے ساتھ ہی چلنے لگا۔روشنی کا دل پھر نامانوس احساس سے دھڑکنے لگا۔وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچن کی طرف مڑی اور وہ سیڑھیاں چڑھا تھا۔کپ دھو کر واپس جگہ پر رکھا لائٹ بند کرنے لگی کہ سومیہ بھابھی آئی تھیں۔وہ آکر بچوں کے لیے دودھ گرم کرنے لگیں تھیں۔روشنی وہی بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا۔۔"سومیہ اسے بیٹھتے دیکھ کر حیران ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔"وہ آہستگی سے بولتی سر جھکا کر ٹیبل پر انگلی پھیرنے لگی۔سومیہ سمجھ گئی کہ وہ کمرے میں جانے سے جھجھک رہی تھی۔

"روشنی۔۔۔"سومیہ چولہا بند کر کے اس کے پاس آئی۔

"جی۔۔۔"روشنی نے سر اُٹھا کر انھیں دیکھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔"وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی۔

"کچھ بھی نہیں بس ویسے ہی۔۔"اس نے گہری سانس لی۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔"سومیہ نے مسکرا کر سادہ انداز میں پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔ "

"پھر۔۔"

"پتا نہیں۔۔"سومیہ کو اس کا لہجہ تھکا ہوا لگا۔

"روشنی۔۔۔مرد عورت میں سکون ڈھونڈتا ہے۔۔۔اگر وہ اسے عورت سے نا ملے تو وہ اس کا پابند نہیں رہتا۔۔۔"سومیہ بات کرتے ہوئے رکی۔

"اور جس سے مرد محبت کرتا ہے نا اس سے وہ بس محبت کرتا ہے۔۔بنا سوچے سمجھے۔۔۔صرف محبت کرتا جاتا ہے۔۔۔بنا کسی غرض کے۔۔۔اور اس کے لیے اپنوں کو بھی چھوڑنا پڑے تو ہچکچاتا نہیں ہے۔۔۔۔اور فاران نے زروہ سے ایسی ہی محبت کی تھی۔۔۔۔کچھ شبہ نہیں کہ اس رشتے کو جتنا تم دو دگی اتنا فاران کبھی نا دے پائے۔۔لیکن ایک وقت آئے گا جب وہ صرف تمہیں دیکھے گا۔۔۔صرف تمہیں۔۔۔لیکن اس وقت کے لیے پہلے تو تمہیں انتظار کرنا پڑے گا اور یہ کوئی نہیں بتا سکتا کتنا انتظار۔۔۔۔۔۔اور دوسرا سب بھولنا ہو گا۔۔۔اپنا ماضی اور فاران کا ماضی۔۔۔۔سب بھول جاؤ اور یاد رکھو تو صرف اور صرف اپنے رشتے کو۔۔۔۔بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنے والے کبھی آگے نہیں بڑھ پاتے۔۔۔وہ وہی کہیں پیچھے خود کو تلاشتے تلاشتے گم کر جاتے ہیں۔۔۔جس کے بعد صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے۔۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔۔"روشنی نظریں جھکائے ان کی بات سن رہی تھی۔

"موقع دو۔۔۔خود کو۔۔اس رشتے کو۔۔۔۔اپنی امیدوں کو۔۔۔۔"سومیہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جانے کیوں روشنی کا دل ڈوب رہا تھا۔آہستگی سے دروازہ کھول کر اندر گئی تو فاران کمرے میں نہیں تھا۔واش روم کی لائٹ آن تھی اور دروازہ بند تھا۔وہ واش روم میں تھا۔روشنی دروازہ کھولتی ٹیرس پر چلی گئی۔

"کیا ہوا۔۔۔"غیر مرئی نقطے جمائے جانے کتنی دیر گزری کہ اسے فاران کے آنے کا بھی احساس نا ہوا۔

"کچھ نہیں۔۔"خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے اس کی طرف دیکھے بغیر وہ آہستگی سے بولی۔وہ دونوں ہاتھ ریلنگ پر جمائے کھڑی تھی۔فاران نے بھی اسی کے انداز میں ہاتھ ریلنگ پر رکھے۔کچھ دیر دونوں کو اسی طرح

کھڑے گزری۔ پھر فاران نے پلٹ کر ریلنگ سے ٹیک لگائی اور اس کی نظریں کمرے میں گھومی تھیں۔ اسی طرح گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے جب وہ یہاں اسی انداز میں کھڑا تھا تب روشنی کمرے میں آئی تھی اور فاران نے اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھا تھا۔ اور اس روشنی میں اور ساتھ کھڑی روشنی میں زمین آسمان کا فرق محسوس ہوا تھا۔ فاران نے گہری سانس لی۔ اور روشنی کی طرف پلٹا۔

"اندر چلیں۔۔۔" اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی اور اسی انداز میں کھڑے کھڑے صرف گردن گھما کر فاران کے بڑھے ہاتھ کو دیکھا۔ اور پھر فاران کو۔۔۔ وہ منتظر تھا۔۔۔ روشنی نے پھر اس کے ہاتھ کو دیکھا۔ اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔ فاران نے اس کا ہاتھ پر گرفت مضبوط کی اور اندر کی جانب بڑھا۔

"اور روشنی نے موقع دیا تھا۔۔۔ خود کو۔۔۔ اس رشتے کو۔۔۔

اور اپنی امیدوں کو۔۔۔

شائد ایک آخری موقع۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

* *

"مرد کے کتنا آسان ہوتا ہے کہ وہ حالات کے مطابق رشتے کی نوعیت کے لحاظ سے ڈھل جاتا ہے اور ہم عورتیں ایک ہی بات کو روتی پیٹتی عمر گزار دیتیں ہیں۔۔"

اور یوں فاران اور اس کے رشتے کی شروعات ہوئی۔ فاران اس کے ساتھ نارمل تھا بلکل نارمل۔ جیسا کمرے میں ویسا ہی سب کے سامنے۔ وہ اس کا انتظار نہیں کرتا تھا کہ روشنی اسے بلائے۔ وہ اس سے خود بات کر رہی ہے یا

نہیں۔وہ خود ہی کافی تھا جیسے اس رشتے کو نبھانے کے لیے۔اور روشنی کو لگا کہ اسے تو کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔سب کچھ نہیں تو کچھ تو تھا جو ٹھیک چل رہا تھا۔اور یہ آخری موقع جو اس نے اپنی امیدوں کو دیا تھا وہ رائیگاں نہیں گیا تھا۔پتہ نہیں کیوں پر اسے ایسے ہی لگا تھا۔۔۔

جس ہفتے فاران آیا اسی ویک اینڈ ولیمے کی ڈیٹ فائنل ہوئی۔اور لاہور کے مشہور ہوٹل میں ولیمے کی تقریب منعقد ہوئی۔روشنی پلم کلر جس پر خوبصورت گولڈن کام ہوا تھا کھلا گھیر والے فراک میں بہت خوبصورت لگی۔سب نے ہی اس کی تعریف کی۔اور فاران بھی نکاح والے دن کی نسبت سے آج فل وائیٹ تھری پیس سوٹ جس پر ٹائی پلم کلر کی لگائے ہوئے تھا۔سب کی توصیفی نظروں کا مرکز تھا۔کوئی شک نہیں کہ جوڑی خوب سجی تھی۔اور کلر کنٹراس دونوں کو منفرد اور خوبصورت بنا رہا تھا۔روشنی تو حسبِ عادت خاموش تھی۔کوئی بلاتا تو جواب دیتی تھی۔لیکن فاران ہنسی مزاق میں خوب حصہ لے رہا تھا۔اور روشنی کو اس کا انداز اندر کہیں حیران کر رہا تھا۔اگر وہ ایکٹنگ کر رہا تھا تو کمال کا ایکٹر تھا۔۔۔وہ سب کو یقین دلا چکا تھا کہ وہ دونوں بہت خوش ہیں۔یہ فیصلہ بلکل ٹھیک ہوا ہے۔اور روشنی کی خاموشی کو کس نے خاطر میں لانا تھا۔۔انھیں یقین دلانے کو فاران ہی کافی تھا۔اور کمال بات تو یہ تھی کہ وہ تنہائی میں بھی وہ روشنی پر حاوی تھا۔روشنی میں ہمت ہی نہیں ہوتی کہ اس کی طرف دیکھ ہی لے۔۔۔وہ اس کی ذات پر چھا رہا تھا۔بلکل ویسے جیسے پہلے نکاح کے بعد۔۔۔

اور روشنی سوچ رہی تھی جب وہ والدین کے کیے فیصلے کو اس انداز میں نبھا رہا ہے تو اس نے محبت سے کیے فیصلے کو کیسے نبھایا ہو گا۔۔۔سوچنے والی بات تو تھی۔۔۔اور بہت سی سوچیں تھیں جو روشنی کو بے چین کرتی تھیں۔

لاکھ کوشش کرتی انھیں جھٹکنے کی لیکن وہ پیچھا نا چھوڑتی تھیں۔

ولیمے پر عمر نے سب کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ لیکن خصوصاً فاران کو شادی کی اور ریحان کو بھی جس کی جلد ہی واپسی کی فلائیٹ تھی۔ حمدان چاچو نے اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے معذرت کی جبکہ انوار صاحب نے پھر کبھی پر بات ٹال دی جبکہ اقراء کا بہت من تھا۔ لیکن اس کے ٹیسٹ ہو رہے تھے۔ ولیمے کے بعد تقریباً سب نے ہی ان کو اپنے گھر شادی کی دعوت دی۔ لیکن ریحان نے چلے جانا تھا تو اس وجہ سے انھوں نے سب سے پہلے عمر کی دعوت پر غور کیا۔ تاکہ بچے بھی تفریحی مقامات دیکھ لیں یوں سب ایبٹ آباد کی تیاری کرنے لگے۔ ایرج اور عمر تو جا چکے تھے ولیمے کے تیسرے دن وہ لوگ ایبٹ آباد کو نکلے تھے۔ وہاں پہنچنے پر ایرج کے علاوہ عمر اور اس کی فیملی نے بھی ان کا بھرپور استقبال کیا۔ سب کے سامنے ایرج کا رویہ روشنی کے ساتھ ٹھیک تھا لیکن پھر بھی اس کے انداز میں سرد مہری سی روشنی کو محسوس ہوئی تھی جسے اس نے اگنور کیا۔ سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے اس دن تو سب نے آرام کیا اور اگلے دن سیر کو نکلے۔

سب سے پہلے ہرنوئی لیک کا پروگرام فائنل ہوا۔ اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہرنوئی لیک ایبٹ آباد میں قدرت کا حسین منظر تھی۔ موسم تھا تو گرمی کا لیکن ایبٹ آباد میں جون جلائی میں بھی درجہ حرارت کم تھا اور ہوا میں ٹھنڈک تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روشنی نے بلیک کاٹن کا سوٹ پہنا تھا جس پر سکن کلر کی ایمبرائیڈری تھی۔ کالے رنگ میں اس کی رنگت دمک رہی تھی۔ اور فاران آج ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ سب گاڑی سے نکل کر جھیل کی طرف بڑھے۔ ندا بھی تصویریں لینے لگیں۔ ان کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ انھیں یہ جگہ بہت پسند آئی ہے۔ بچے بھی خوشی سے بھاگ رہے تھے۔ ویسے تو وہ لوگ چٹائی وغیرہ ساتھ لے کر آئے تھے لیکن وہاں جھیل کے بیچ جہاں پانی کی مقدار کم تھی چارپائیاں رکھی ہوئی تھی۔ جہاں بہت سے لوگ پہلے جھیل کے ٹھنڈے پانی میں

پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔وہ سب بھی اسی طرف آئے اور انھوں نے چار چارپائیاں وہاں کے مالک سے لیں۔پانی ٹھنڈا تھا لیکن اچھا لگ رہا تھا۔روشنی کے ساتھ سومیہ اور بچے ایک چارپائی بیٹھے۔اور باقی سب بھی جہاں جگہ ملی بیٹھ گئے۔بچے پانی سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔روشنی اور سومیہ بھی پانی میں پاؤں لٹکا کر بیٹھیں اور بچے بھی۔ تھوڑی دیر بعد تیمور بھائی بھی ان کے پاس آ گئے۔ان کے ساتھ والی چارپائی پر بابا،اماں اور فاران بیٹھے تھے۔اگلی پر ریحان کی فیملی اور اس سے اگلی پر ایرج،عمر اور عمر کی فیملی۔جس میں اس کی بہن اور امی آئیں تھیں۔۔عمر اپنا کیمرہ پکڑے اپنی فیملی کی تصویریں لینے کے بعد ریحان بھائی اور ان کی فیملی کی پکس لینے لگا۔گروپ فوٹوز بھی لی گئیں۔

"چلیں اب نیوکپل کی کچھ پکس ہو جائیں یادگار پکس۔۔"سب کی تصویریں لینے کے بعد عمر فاران سے بولا۔تو فاران نے کندھے اچکا کر روشنی کی طرف دیکھا جو فرخ کے ساتھ مگن تھی۔اس نے عمر کی بات نہیں سنی تھی۔لیکن پاس بیٹھی سومیہ نے سن لی تھی۔

"روشنی فاران کے ساتھ پکس بنوالو۔۔"

"ابھی تو اتنی پکس لی ہیں۔۔۔"وہ بیزاری سے بولی۔

"مجھے لگتا ہے بھابھی کو تصویریں لینا پسند نہیں ہے۔۔"اس کے کہنے پر عمر بولا تو وہ چونکی دیکھا تو فاران بھی اور عمر دونوں اس کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"جی بلکل پسند نہیں ہیں۔۔"وہ بلا جھجک بولی۔

"اچھا حیرانی کی بات ہے جبکہ لڑکیاں تو شوقین ہوتی ہیں۔۔۔"

"ہمم سہی کہا۔۔۔لیکن مجھے منظر کو تصویر میں قید کرنے سے زیادہ اسے محسوس کرنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔خاموشی سے۔۔۔۔قدرت کے حسن کو تصویر میں قید کرنے زیادہ آنکھوں میں قید کرنا۔۔۔۔"وہ سادہ لہجے میں بولی۔اس کے جواب نے عمر نے تعریفی انداز میں اسے دیکھا تھا اور فاران حیران ہوا۔اتنے دنوں ہیں یہ پہلی بار تھا کہ وہ کچھ بولی تھی۔خود سے۔نہیں تو وہ صرف بات کا جواب دیتی تھی خود سے کوئی بات نا کرتی تھی۔اکثر خاموش رہتی تھی۔

"لیکن میں چاہتا ہوں ہماری کچھ یادیں تصویروں میں بھی قید ہوں۔۔۔"فاران کے بولنے پر روشنی نے اسے دیکھا۔اس کے دیکھنے پر بھی جب فاران نے اس پر سے نظریں نا ہٹائیں تو روشنی نے نظریں جھکا لیں۔

"ہمم میر اووٹ فاران کے ساتھ ہے۔۔۔۔میرے خیال میں جب بچے ہوں گے تو اپنے ماں باپ کی تصویریں دیکھ کر خوش ہوں گے۔۔۔"ریحان نے بولتے ہوئے فاران کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اس کا انداز شرارت بھرا تھا۔سومیہ نے بھی روشنی کو شرارت سے کندھا مارا۔اور ایرج بمشکل اس منظر کو ہضم کر رہی تھی۔روشنی سب کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر جھینپ سی گئی۔گلابی ہوتے چہرے کے ساتھ نظریں جھکاتی فاران کو وہ دلفریب لگی۔وہ خوبصورت تھی۔اب مزید دلکش لگ رہی تھی۔فاران کے اندر کہیں تفاخر کا احساس جاگا۔شائد یہ احساس بھی کہ وہ اس کی ملکیت تھی۔صرف اس کی۔۔۔اور خوبصورت چیزیں آپ کی ملکیت میں ہوں کسے ناپسند ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

"ارے خبردار میری بہن کو تنگ کیا کسی نے۔۔"تیمور بھائی انھیں گھورا تھا۔اور فاران نے ان کو بھنویں اچکا کر دیکھا تھا۔

"میں اپنی بیوی کو تو تنگ کر سکتا ہوں نا۔۔۔"روشنی سے مزید وہاں بیٹھا نا گیا وہ اٹھی۔بجائے اس کے کہ جگہ پتھریلی تھی لیکن وہ سب آرام سے پاؤں جمائے کھڑے تھے۔ٹھنڈا پانی۔روشنی اٹھ کر بمشکل پاؤں جما کر راستہ بناتی نکلنے لگی کہ فاران نے اس کا بازو تھاما۔

"کہاں۔۔"اف اس کے انداز۔روشنی جھنجھلائی تھی۔لیکن ظاہر نا کیا۔

"پکس نہیں بنوائے گے اب۔۔۔"چہرے پر مسکان سجائے روشنی نے بھی سیدھا فاران کی آنکھوں میں دیکھا۔چہرے کے الٹ آنکھوں کا تاثر سنجیدہ تھا۔اور فاران نے اس سنجیدگی کو بہت قریب سے محسوس کیا۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔"اس کے کہنے پر عمر بولا۔

"بلکل پھر یہ دن لوٹ کر نہیں آتے نا ہی یہ فیلنگز۔۔۔"

"سہی کہا بھابھی جذبات واقعی ویسے نہیں رہتے۔۔۔پہلی دفعہ کی اور بات ہی اور ہوتی ہے۔۔۔"ندا کے بولنے پر ایرج رہ نا سکی۔اس کی برداشت جواب دے ہی گئی۔

"اور بھائی تو ویسے بھی زروہ بھابھی کے ساتھ سب جگہ گھوم چکے ہیں۔۔۔۔"سب نے ہی ایرج کی بات کو سنا تھا۔اور ایسے موقع پر ایسی بات کی توقع کسی کو تھی بھی نہیں۔زروہ کے نام پر فاران نے اس کا بازو جو تھام رکھا تھا چھوڑا تھا۔اور زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب نے بھی ایرج کے انداز کو ناگواری سے دیکھا تھا۔ماحول ایک دم ناخوشگوار ہوا تھا۔سب نے محسوس کیا تھا۔

"اوو سوری روشنی تمہیں برا تو نہیں لگا۔۔۔بس جانے کیسے منہ سے نکل گئی بات۔۔"اس سے پہلے کہ کوئی اسے سرزنش کرتا وہ خود ہی معذرت خواہ انداز میں بولی۔روشنی نے صرف اسے سنجیدگی سے دیکھا اور بولی کچھ نہیں۔وہ فاران کا ہاتھ چھوڑنا بھی محسوس کر چکی تھی۔

"بس اتنی ہی بات تھی۔۔۔"اس نے ایک نظر فاران کو دیکھ کر سوچا تھا۔جو ایک دم بلینک ہو گیا تھا۔سر جھٹک کر وہ آگے بڑھی تھی۔اور جا کر دوسری چارپائی پر بچوں کے پاس بیٹھ گئی۔اور بچوں سے باتیں کرنے لگی۔ایک دم ہی وہاں تیز ہوا چلنے لگی۔تو وہ سب آہستہ آہستہ باہر آنے لگے۔سنبھل کر چلنے کے باوجود بھی ایک دم پتھر پر روشنی کا پاؤں پھسلا تھا۔

"سنبھل کر بھابھی۔۔"پیچھے آتے عمر نے بروقت اس کا بازو تھاما تھا نہیں تو وہ برا گرتی۔اور یہ کوئی عجیب یا انوکھی بات نہیں تھی سومیہ،ندا اور خود ایرج بھی پھسلتے پھسلتے بچیں تھیں۔لیکن نا جانے کیوں ایرج کو روشنی پر غصہ آیا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ابھی کہ ابھی روشنی کو سخت سنائے لیکن اماں اور بابا کی ناگواری وہ پہلے ہی محسوس کر چکی تھی اس لیے ضبط کر گئی۔

"ٹھیک ہو۔۔"اماں کو گاڑی میں بٹھا کر فاران روشنی کی طرف آیا تھا بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں گرنا شروع ہو چکیں تھیں۔اس کے پوچھنے پر روشنی نے کچھ بولے بغیر صرف سر ہلایا۔اور رکے بغیر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔فاران کو اس کا انداز سرد لگا تھا۔

موسم خراب ہونے کی وجہ سے انھوں نے واپسی کا رستہ لینا پڑا۔ہلکی ہلکی بوندیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔گھر پہنچتے پہنچتے بارش خاصی تیز ہو گئی۔گھر جاتے ساتھ سب نے کپڑے چینج کیے پھر کھانا لگ گیا۔کھانے کے بعد سب

چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ روشنی کا فون بجا دیکھا تو گھر سے کال تھی وہ مگ تھامے باہر صحن میں آ گئی۔ بارش رک چکی تھی۔ لیکن ہوا میں ٹھنڈک سی محسوس ہو رہی تھی۔ گھر میں سب سے ہی بات ہوئی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون بند ہوا۔ چائے ختم ہو چکی تھی اس کا دل اندر جانے کو نا چاہا تو وہ وہی صحن کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ یہ ایک کنال پر مشتمل کوٹھی تھی۔ اور سب سے خوبصورت بات یہ تھی کہ یہ اس جگہ تھی جہاں پہاڑ کے حسین مناظر دیکھنے کو ملتے تھے۔ اب بھی جہاں روشنی بیٹھی تھی وہاں سے قدرت کے دلکش منظر کا نظارہ با آسانی دیکھ رہی تھی۔ اسے وہاں بیٹھے کافی دیر گزر چکی تھی۔ اس طرف کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ شاید سب تھک کر اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

****

"تم کیا رہی تھی۔۔؟؟؟" عمر پہلے کا ہی کمرے میں آ چکا تھا ایرج آکر بیڈ پر نیم دراز ہوئی تو عمر نے اس سے سوال کیا۔

"کیا کر رہی مطلب۔۔۔" ایرج ناسمجھی سے بولی۔

"مطلب جو تم نے اچانک زروہ کا ذکر کیا۔۔۔ کیوں۔۔؟؟؟" عمر اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"کہا تو کہ اچانک نکل گئی بات۔۔۔" ایرج کو برا تو لگا لیکن بظاہر آرام سے بولی۔

"میرا خیال میں یہ بات کسی کو بھی پسند نہیں آئی۔۔۔ تمہیں آئندہ احتیاط کرنی چاہیے۔۔"

"کسی کو یا صرف روشنی کو۔۔۔" ایرج تلخی سے بولی۔

"کیا مطلب۔۔"عمر کی بھنویں سکڑیں تھیں۔

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

"میں کچھ نہیں سمجھ رہا تم بتاؤ مجھے۔۔۔کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔۔"

"صاف مطلب ہے۔۔۔آپ کو برا اس بات کا لگا کہ روشنی کو برا لگا۔۔"

ایرج کو لگا تھا کہ عمر اس کی بات پر ایک دم غصہ ہو گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔اس نے انتہائی سنجیدہ انداز میں خاموشی سے ایرج کو دیکھا تھا۔بولا کچھ نہیں۔اس کی خاموشی پر ایرج نے پاس پڑا موبائل اٹھالیا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میرے کس انداز نے تمہیں اس غلط فہمی میں مبتلا کیا ہے۔۔۔۔تمہارے حوالے سے میرے لیے روشنی بھابھی بلکل تمہاری باقی دونوں بھابھیوں کی طرح محترم ہیں۔۔۔۔اور عریشہ بھابھی کے حوالے سے بھی۔۔۔"اس کے سرد لہجے پر ایرج نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اور یہ وضاحت نہیں ہے میں تمہیں باور کروا رہا ہوں کہ میں ایسی بکواس دوبارہ مت سنو۔۔"عمر نے ایرج کا بازو سختی سے پکڑا تھا اور درشت انداز میں بولنے کے بعد اس کا بازو جھٹکے سے چھوڑا اور کمرے سے نکل گیا۔ایرج کو تکلیف محسوس ہوئی بازو میں بھی اور دل میں بھی۔۔۔۔عمر کا غصہ وہ بہت بار دیکھ چکی تھی۔لیکن یہ غصہ نہیں تھا۔اس کا یہ انداز اس نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔اسے لگا اپنی بے وقوفی کی وجہ سے وہ اپنا اور عمر کا رشتہ خراب کر رہی تھی۔صرف زروہ کی روشنی کے خلاف کی گئی باتوں کی بنا پر وہ روشنی سے تو بدگمان تھی ہی اب اپنے شوہر کو بھی خود سے بدگمان کر چکی تھی۔جب کہ وہ باتیں بیت چکی تھیں۔ماضی کا حصہ بن چکی تھیں۔۔۔۔

اور اس نہج پر ایرج نے پہلی بار سوچا تھا۔تیر تو کمان سے نکل چکا تھا لیکن پھر بھر ابھی کچھ نہیں بگڑا تھا۔۔

عمر باہر کمرے سے نکلا تو موڈ سخت آف تھا اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایرج اس کے بارے میں اس انداز میں بھی کبھی سوچے گی۔ اور اس کی کس حرکت نے اسے اس نہج پر سوچنے پر مجبور کیا تھا۔ سوچ سوچ کر عمر کا دماغ دکھنے لگا تھا۔ وہ باہر نکلا تو صحن کی سیڑھیوں پر روشنی کو بیٹھے پایا۔ قدموں کی رفتار سست ہو گئی۔ روشنی بھی جانے کہاں گم تھی اس کی آمد کا اسے پتہ نہیں چلا۔

"بھابھی اندر چلے جایئے موسم سرد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ گہری سانس لے کر بنا اس کی جانب نظر ڈالے اسے کہتا پاس سے گزرا اور گاڑی سٹارٹ کر کے چلا گیا۔ روشنی اس کے ایک دم مخاطب کرنے پر سوچوں سے نکلی تھی۔ اور اس سے پہلے کوئی جواب دیتی کہ وہ یہ جا وہ جا۔ روشنی نے گہرا طویل سانس لیا اُٹھ کر اندر کی جانب بڑھی۔ اور بجائے اپنے کمرے میں جانے کے بچوں کے کمرے میں گئی تو وہ سو رہے تھے ساتھ پھپھو بھی سو رہیں تھیں۔ سب تھکے ہوئے تھے۔ اسے باہر کوئی نظر نا آیا تو وہ اپنے کمرے میں آ گئی جو انھیں دیا گیا تھا۔ فاران بھی آنکھیں بند کیے کمبل میں لیٹا تھا۔ وہ سو رہا تھا یا جاگ رہا تھا اسے اندازہ نا ہو سکا۔ وہ بھی دوسری طرف جا کر لیٹ گئی۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔

دیر بعد فاران کی انکھ کھلی تو وہ اس کی جانب کروٹ لیے گہری نیند میں سکڑی ہوئی لیٹی تھی۔ کمبل ایک ہی تھا جو فاران نے لیا تھا روشنی نے شاید اسی وجہ سے کمبل نہیں لیا تھا۔ اور یہ پہلی مرتبہ نہیں تھا وہ اس کا تکلف بھرا انداز دیکھ رہا تھا۔ جب کہ فاران خود کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ بے تکلف ہو۔ فاران نے کمبل اس کے اوپر دیا۔ روشنی نیند میں پر سکون ہوئی تھی۔ کمبل دینے کے بعد فاران نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تو وہ ٹھنڈا تھا۔ فاران کی احساسات بہکنے لگے۔ اور جب روشنی نیند سے جاگی وہ اس پر حاوی ہو چکا تھا۔

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اگلے دن بھی بارش وقفے وقفے سے جاری رہی انھوں نے گھومنے کا پروگرام کینسل کر دیا۔پہاڑی علاقہ تھاتو رستے بھی خطرناک تھے بارش کی وجہ سے پھسلن بھی تھی۔گھر میں ہی سب نے خوب انجوائے کیا تھا۔تیمور کو آف ڈے ملا کر صرف چار دن کی چھٹی ملی تھی۔اور تین دن ہو چکے تھے چوتھے دن بھی مطلع ابر آلود تھا لیکن بارش نہیں تھی۔اس دن وہ سب صبح کو نکلے تھے ایبٹ آباد کی مشہور جگہ ٹھنڈیانی کا نظارہ کرنے کو ویسے تو ایبٹ

آباد میں قدرت کے بہت سے حسین شاہکار تھے۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث ٹھنڈیانی ٹاپ کا فیصلہ ہوا۔ تین گھنٹے کے دہلا دینے والا سفر اللہ اللہ کر کے ختم ہوا اور وہاں پہنچ کر وہ سب مبہوت رہ گئے۔ وہاں بہت سے لوگ موجود سیر و سیاحت کے لیے موجود تھے۔ وہاں درجہ حرارت ایبٹ آباد سے بھی کم تھا۔ بہت سی فیملیز چٹائی بچھائے براجمان تھیں۔ انھوں نے بھی اپنے لیے جگہ ڈھونڈی اور چٹائی بچھا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے عمر کی والدہ، والد اور پھپھو، انکل کے علاوہ وہ سب پھیل گئے۔ کوئی کہیں تو کوئی کہیں پکس لینے لگا۔ عمر آج خاموش تھا اور زیادہ بات چیت میں حصہ بھی نہیں لے رہا تھا اور اس کی خاموشی سب سے زیادہ ایرج کو ہی محسوس ہوئی۔ روشنی بھی ریحان بھائی، ندا بھابھی اور بچوں کے ساتھ تصویریں بنوانے لگی انھوں نے آواز دے کر فاران کو بھی بلا لیا جو فرخ کے ساتھ مگن تھا۔ بہت سی پکس لینے کے بعد سب نے اکٹھے فیملی فوٹو بنوائی تھی۔ پھر تیمور سب کے لیے آئسکریم لے آیا۔

روشنی پھپھو کے ساتھ بیٹھی تھی۔ فاران کچھ دور کھڑا موبائل میں مصروف تھا۔ باقی سب بھی اپنا اپنا انجوائے کر رہے تھے۔ پھپھو اور عمر کی والدہ باتوں میں مصروف تھیں۔ روشنی خاموش بیٹھی ان کو سن رہی تھی۔ روشنی نے ایک نظر سب پر ڈالی۔ سب مگن تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھپھو میں آتی ہوں۔۔" اس آہستگی سے کہا تو پھپھو نے سر ہلایا اور پھر باتوں میں مصروف ہو گئیں۔ وہ اٹھی اور دائیں جانب نکل گئی۔ اس طرف تھوڑی سی چڑھائی تھی۔ بڑے بڑے پتھر تھے گھاس تھی اور لمبے لمبے درخت۔ وہ اوپر چڑھنے لگی۔ پندرہ منٹ کی چڑھائی اس نے دس منٹ میں طے کی تھی۔ اور جلدی جلدی چلنے سے سانس پھول گیا تھا۔ وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر سانس لینے لگی۔ کچھ دیر میں سانس بحال ہوا پھر اُٹھ کر ایک طرف کو بڑھی۔ اب وہاں راستہ سیدھا تھا۔ درختوں کے بیچ میں۔ پندرہ بیس قدم چلنے کے بعد وہ رک گئی۔ اور

آنکھیں بند کر لیں۔اس کا دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔یہاں اتنی خاموشی تھی کہ اسے اپنے دل کی دھڑکن محسوس ہو رہی تھی۔ٹھنڈی ہوا اور ہوا سے ہلتے پتوں کا شور۔کہیں پرندے بول رہے تھے۔آنکھیں بند کیے جیسے ہر چیز محسوس ہو رہی تھی۔اور وہ اس پر سکون ماحول میں جیسے گھل رہی تھی۔اس کے روم روم میں طمانیت بھرا احساس دوڑا تھا۔کتنی ہی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تھی۔تو سامنے قدرت کا حسین نظارہ تھا جو لفظوں میں بیاں نہیں کیا جا سکتا تھا۔وہ مسکرائی تھی۔اور نظروں سمیت دل کو لبھا دینے والے نظارے کو آنکھوں میں قید کرنے لگی۔نا جانے کتنا وقت بیتا تھا۔وہ کبھی آنکھیں کھولتی کبھی بند کرتی اس کا دل چاہا وہ وہی رہ جائے۔آخری دفعہ اس نے ایک نظر ڈالی اور واپسی کا ارادہ کیا کہ اسے ناپا کر وہاں سب لوگ پریشان نا ہو جائیں۔پلٹتے پلٹتے بھی اس نے پھر ایک بھرپور نظر ڈالی تھی۔اور منظر کو آنکھوں میں اتارنا چاہا۔وہ پلٹی تھی اور ساکت ہوئی تھی۔

دائیں طرف فاران درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔دونوں بازو سینے پر باندھے ٹانگوں کو کراس کیے۔وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔وہ کسی گہری سوچ ڈوبا ہوا تھا۔روشنی کو سمجھ نا آئی وہ کیا کرے۔اسے بلائے یا یہاں سے چلی جائے۔یہاں سے خاموشی سے چلے جانا اسے مناسب نہیں لگا اور بلانے کی ہمت بھی نہیں ہوئی۔وہ فاران کو دیکھتے ہوئے اسی شش و پنج میں تھی۔اسی وقت فاران نے بھی سر جھٹک کر اسے دیکھا تھا۔اس کے متوجہ ہونے پر روشنی نے اس پر سے نظریں ہٹا لیں۔اور اس کے پاس سے گزر کر واپسی کے راستے پر قدم بڑھائے کہ فاران نے اس کا ہاتھ تھام کر روکا تھا۔روشنی جو پہلے ہی حیران تھی اور حیران ہوئی اور قدرے الجھن سے اسے دیکھا۔

"تم مجھے بھی کہہ سکتی تھیں یہاں آنے کو۔۔۔"فاران نے یہ جملہ سامنے دیکھ کر بولا تھا وہ بول چکا تو روشنی کی طرف دیکھا۔سوالیہ انداز میں۔ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔تھوڑی دیر پہلے روشنی کو جو سکون کا احساس ہوا تھا وہ بے سکونی میں بدلا۔اسے سمجھ نا آئی کہ وہ کیا جواب دے۔

"میں اتنی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔کہ اس رشتے کو نبھا سکوں اور تم سے کوشش بھی نہیں ہو رہی۔۔۔"فاران نے جھٹکے سے اس اپنی طرف کیا اور گھورا۔لہجہ درشت تھا۔اس کے کھینچنے سے روشنی اس کے نزدیک ہوئی تھی۔روشنی نے اس کے انداز پر حیرانی سے اسے دیکھا۔وہ غصے میں تھا۔لیکن صرف اتنی سی بات پر غصہ۔

"آپ کو اگر یہ بات بری لگی ہے تو سوری۔۔"روشنی مصلحت بھرے انداز میں بولی۔اس نے فاران کو پہلی مرتبہ اس انداز میں دیکھا تھا۔

"یہ بات صرف۔۔۔۔یہ بات۔۔۔تم جانتی ہو میں کیا بات کر رہا ہوں۔۔۔"اب کے فاران نے اس کے بازوؤں پر گرفت سخت کی۔دونوں بازو ہی ان کے بیچ فاصلہ رکھے ہوئے تھے۔جو فاران کے سینے سے لگے تھے۔

"کیا بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں نہیں سمجھ پا رہی فاران۔۔۔"وہ الجھی سی پریشان سی اسے دیکھ کر بولی۔

"تم بات نہیں کرتیں مجھ سے۔۔۔کسی بھی معاملے میں۔۔۔کوئی بھی بات ہو۔۔۔"

"روشنی۔۔۔"فاران نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔فاران کا لہجہ بدلا۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ مشکل ہے تمہارے لیے۔۔۔تم شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔میں بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔لیکن ہو گئی نا۔۔۔۔۔میں کر رہا ہوں کوشش تم بھی کرو۔۔۔تھوڑی سی ہی۔۔۔"فاران نے دھیمے سے کہتے ہوئے اس کی پیشانی سے اپنا ماتھا لگایا۔اور روشنی ساکت تھی۔ایک دم اتنا غصہ کرنا اور پھر یہ انداز۔۔۔وہ دنگ تھی۔

فرید کے ساتھ اس نے چھ ماہ گزارے تھے اور ان چھ ماہ میں اس نے روشنی سے کبھی بھی ایسی کوئی بھی "فرمائش" نہیں کی تھی۔وہ ایسے ہی تھی۔نا بولتی تھی۔نا بحث کرتی تھی۔اور فرید نے کبھی بھی اس سے کہا نہیں تھا۔کہ وہ اس سے بات نہیں کرتی وہ صرف اپنی سناتا تھا۔اسے پرواہ نہیں ہوتی تھی۔

اور فاران۔۔۔

اس نے شادی کے بیس دنوں میں ہی اسے پرکھ لیا تھا۔روشنی کی فاران سے جھجھک، تکلف کرنا، اور کترانا۔وہ اس چیز کو بھانپ گیا تھا۔اور روشنی ششدر تھی۔اس کے انداز سے کبھی لگا ہی نہیں کہ وہ اتنی باریک بینی سے اس کو پرکھ رہا تھا۔اور یہ ایسی چیز تھی جو روشنی نے کبھی سوچی بھی نا تھی۔وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔۔۔

وہ اس کے بازو چھوڑ چکا تھا لیکن بازو ابھی بھی اسی انداز میں اس کے سینے سے لگے ان کے بیچ فاصلہ بنائے ہوئے تھے۔اس نے ابھی تک اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔فاران کی سانسوں کی مہک وہ بہت بار اس سے بھی زیادہ قریب سے محسوس کر چکی تھی۔روشنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔اس کی حیرانی کم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔اسے تو لگا تھا فاران بھی فرید کی طرح ہو گا۔بلکہ شاید اس سے بھی آسان۔۔۔

فرید کو تو اس سے محبت تھی۔۔۔

فاران کو تو نہیں تھی۔۔۔

پھر بھی۔۔۔

وہ اس کے بارے میں اتنا سوچ رہا تھا۔جو کبھی فرید نے نہیں سوچا تھا۔

روشنی یوں ہی رہی اس کو نہیں پتہ چلا جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں آہٹ ہوئی تھی۔جس وجہ سے فاران اسے چھوڑ کر پیچھے ہوا تھا۔فاران نے دیکھا تو ایک نوجوان لڑکا لڑکی اسی طرف آرہے تھے۔

"سوسوری ہم نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔۔۔"لڑکی نے شرارتی انداز میں روشنی کو مخاطب کیا تو وہ ہوش میں آئی لیکن پوری طرح نہیں۔۔۔۔وہ نا سمجھی سے لڑکی کو دیکھنے لگی کہ اس نے کہا بات کی ہے۔۔۔؟؟

"نو پرابلم ہم بس جانے ہی والے تھے۔۔۔"روشنی کو خاموش دیکھ کر فاران نے اعتماد سے مسکرا کر انھیں دیکھا۔۔

"آئی مسٹ سے۔۔۔ویری بیوٹی فل کپل یو آر۔۔۔"لڑکی نے توصیفی انداز میں کہا۔

"تمہیں پتہ بھی ہے کہ کپل ہے یا نہیں ہو سکتا ہے دوست ہوں۔۔۔۔تم ہر جگہ شروع ہو جاتی ہو۔۔۔"اس کے ساتھ والا لڑکا لڑکی کو گھورتے ہوئے بولا۔آج کل حالات ایسے ہی تھے کہ واقعی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کپل ہیں یا "صرف دوست"۔وہ لڑکا بھی صحیح تھا اپنی جگہ۔

"سوری یہ بس ایسی ہی ہے۔۔۔"اس نے معذرتی انداز میں کہا۔اس کے کہنے پر لڑکی نے منہ بنایا۔

"نو نو۔۔۔ڈونٹ سے سوری۔۔۔۔اینڈ تھینکس فار دا کمپلیمنٹ۔۔۔وی آر میرڈ۔۔"فاران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوڈیٹس گریٹ۔۔۔ویسے ہماری بھی اینگیجمنٹ ہو چکی ہے۔۔"لڑکی خوشی بھرے لہجے سے بولی۔

"کانگریٹس۔۔۔آئی وِش یو بوتھ آہیپی لائف۔۔"

"تھینکیو۔۔۔سیم ٹو یو۔۔۔۔یہ بولتی نہیں ہیں کیا۔۔؟؟

"بولتی ہیں لیکن بہت کم۔۔۔"روشنی جو خاموش سی ان کی گفتگو سن رہی تھی۔فاران نے اس پر گہری نظر ڈالی۔روشنی جو کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔فاران کے بولنے پر اسے دیکھنے لگی۔اس کے دیکھنے پر فاران نے اس پر سے نظر ہٹائی اور لڑکے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"نائس ٹو میٹ بوتھ آف یو۔۔۔ہم چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔انجوائے کریں۔۔"

"تھینک یو اینڈ گڈ لک۔۔۔"لڑکے نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا۔لڑکی نے بھی روشنی سے ہاتھ ملایا۔ایک دوسرے کو خدا حافظ کہتے ہوئے۔وہ لوگ سیدھے چلے گئے۔فاران نے روشنی کا ہاتھ تھاما اور واپسی کے رستے پر روشنی کو سہارا دیتے ہوئے نیچے اترنے لگا۔

!**********

اور اگلے دن ہی وہ لوگ واپس آ گئے تھے۔تیمور کی جاب کا مسئلہ تھا۔اور گھر آتے ساتھ ہی دعوتوں کے سلسلے شروع ہوئے۔فاران نے سب کی دعوت کو قبول کیا۔اس وقت وہ آمنہ بیگم کے گھر تھے۔ان کے ساتھ آمنہ

بیگم نے انوار صاحب اور حمدان کو بھی فیملی سمیت انوائیٹ کیا تھا۔ کھانے کے بعد سب باتوں میں مصروف تھے۔ بزرگ لوگ الگ، آدمی الگ اور لڑکیاں الگ الگ گروپ بنائے بیٹھے تھے۔ مردوں میں حمدان بھائی اور طاہر بھائی کا قہقہہ سب سے بلند ہوتا تھا۔ جو وقفے وقفے سے سنائی دے رہا تھا۔

"تو روشنی اب ساتھ جائے گی فاران کے۔۔" آمنہ بیگم نے زاہدہ بیگم سے پوچھا۔

"جی آپا۔۔۔ انشاءاللہ ساتھ ہی جائے گی بلکہ میں اور تیمور کے بابا بھی ساتھ جائے گے۔۔ عریشہ ناراض ہے کہ اس کی طرف نہیں گئے ہم۔۔۔ تو وہاں بھی جانا ضروری ہے۔ روشنی وہی رہ جائے گی ہم واپس آجائیں گے۔۔۔"

"ہاں ہاں ضرور جاؤ۔۔۔ بچی کا دل کھٹا ہوا ہونا ہے۔۔۔"

"بس آپا جانا تو تھا لیکن وہاں کا موسم ہی ایسا تھا۔ کہ نکل ہی نہیں ہوا پھر تیمور کو چھٹی بھی تھوڑی ملی تھی۔"

"ہوں چلو کوئی بات نہیں۔۔۔" آمنہ بیگم کہتے ہوئے بہن کے بزدیک ہوئیں۔

"ٹھیک تو رہتے ہیں دونوں۔۔۔" ان کی مراد روشنی اور فاران سے تھی۔

"شکر اللہ کا آپا۔۔۔ فاران تو بہت بدل گیا ہے۔۔۔ روشنی خاموش سی رہتی ہے لیکن ایسا نہیں کہ خوش نہیں ہے۔۔۔"

"شکر ہے اللہ کا۔۔۔ کوئی بات نہیں بچیاں شروع شروع میں ایسے ہی شرماتی ہیں۔ خاموش رہتی ہیں۔۔۔" آمنہ بیگم نے کہا۔

"آپا انوار کتنا پر سکون ہو گیا ہے۔ بس اقراء کی ذمہ داری ہے بس۔ وہ بھی اللہ بہتر کرے گا۔" زاہدہ بھائی کو دیکھتے ہوئے بولیں جو کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔ طمانیت ان کی مسکان سے ظاہر تھی۔

"انشاءاللہ انشاءاللہ۔ اللہ خیر کرے گا۔۔۔" اسی وقت آمنہ بیگم کی بڑی بہو چائے لے کر آئی تو موضوع سمیٹ لیا گیا۔

* *

"انوار آپ نے دیکھا روشنی کو خوش لگ رہی تھی۔ اور فاران بھی۔۔" دعوت سے واپس آنے کے بعد اس وقت سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ جب سلمی بیگم نے انوار صاحب کو مخاطب کیا۔

"ہاں ماشاءاللہ۔۔۔ اللہ ایسے ہی خوش رکھے۔" انوار صاحب نے جواب میں کہا۔

"آمین بری نظر سے بچائے۔۔۔ اللہ نے مشکل سفر کے بعد میری بیٹی کو خوشیاں دی ہیں۔۔۔ اے اللہ ان خوشیوں کو کبھی کم نا پڑنے دینا۔۔" سلمی بیگم آخر میں دعا کرتے ہوئے بولیں۔

"آمین۔۔" انوار صاحب نے صدقِ دل سے کہا تھا۔

اور کم و بیش ایسی ہی گفتگو حمدان اور ردابہ بھی کر رہے تھے۔

"شکر ہے حمدان۔۔۔ یہ ایک بہترین فیصلہ ثابت ہوا ہے۔۔"

"ہمم۔۔۔ دعا کرو آگے بھی بہترین ہی رہے۔۔"

"اچھا ہی ہو گا انشاءاللہ۔۔"

"ہوں۔۔انشاءاللہ۔۔"

"کیاہوا۔۔۔آپ اتنے بجھے بجھے کیوں بول رہے ہیں۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ویسے ہی تھکاوٹ سی ہے۔۔"

وہ بتانا سکے کہ آج انھوں نے فرید کو دیکھا تھا۔اور انھیں روشنی کے حوالے سے پریشانی ہوئی تھی۔لیکن وہ فاران کو دیکھ کر کچھ پر سکون ہوئے تھے۔بہت سی امیدیں تھی فاران سے انھیں۔کہ اب وہ روشنی کو ٹوٹنے نہیں دے گا۔اس کی حفاظت کرے گا۔اسے کوئی دکھ نہیں دے گا۔چاہے فرید کتنی ہی کوشش کر لے۔اور حمدان جانتے تھے کہ فرید کرے گا کوشش۔وہ اتنا ہی گھٹیا تھا۔

****

دعوتوں کا سلسلہ ابھی چل رہا تھا۔ریحان کی واپسی کا دن آگیا۔سب کی دعاؤں کے حصار میں وہ فیملی سمیت رخصت ہوا۔اور جلد آنے کا وعدہ کیا۔اور اس کے کچھ دنوں بعد ہی فاران بھی اسلام آباد جانے کے لیے تیار ہوا۔ساتھ روشنی،زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب بھی۔روشنی کو ادھر ہی رہنا تھا فاران کے ساتھ۔زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب کو واپس آنا تھا۔آنے سے ایک دن پہلے فاران اور روشنی گھر ملنے بھی گئے تھے۔وہ لوگ اسلام آباد میں پہنچ کر سیدھا عریشہ کے ہاں گئے۔گاڑی فاران نے خود ڈرائیو کی تھی۔وہاں پر تکلف کھانے کا انتظام تھا۔کھانے کے بعد چائے پینے کے کچھ دیر بعد انھوں نے اجازت لی۔جوزین نے بمشکل دی۔وہ انھیں وہیں رات رکنے پر اصرار کر رہا تھا۔لیکن فاران نے معذرت کر لی۔اور انھیں اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔جس وقت فاران انھیں لے کر پہنچا رات کے سائے پھیل چکے تھے۔ہارن پر گیٹ کیپر نے دروازہ کھولا۔فاران گاڑی

اندر لے گیا۔وہ لوگ باہر نکلے تھکاوٹ ہو چکی تھی۔دل کر رہا تھا اب بس بستر مل جائے۔ میل سرونٹ نے ان کا سامان نیچے بنے کمروں میں ہی رکھا۔دونوں کمرے ساتھ ساتھ بنے تھے۔جن کے دروزے بڑے ہال میں کھلتے تھے۔ پھپھو اور انکل بھی کمرے میں گئے تو وہ بھی کمرے میں آ گئی۔کمرہ دیکھتے ہی اندازہ ہو گیا کہ یہ یقیناً کوئی گیسٹ کے لیے روم تھا۔گھر اتنا شاندار تھا۔بیڈ روم اتنا سادہ تو نہیں ہو سکتا۔ چھوٹی ٹیک والا ڈبل بیڈ تھا۔کمرہ کشادہ تھا ایک دیوار گیر الماری تھی۔اور صوفہ پڑا تھا۔ہاں یہاں بھی بالکنی کا دروازہ تھا۔اس نے شیشے سے بنا دروازہ کھولا تو باہر ٹیرس بھی اچھا خاصا تھا۔لاہور والے کمرے سے کشادہ ٹیرس تھا۔اور ٹیرس سے پچھلی طرف بنا ہوا لان نظر آتا تھا۔لان تک جانے کے لیے کا رستہ بھی تھا۔روشنی نے نظر گھمائی تو صرف اسی کمرے کا ٹیرس بنا تھا باقی اوپر کمروں کے ٹیرس بنے تھے۔وہ واپس کمرے میں آئی اور بیگ میں سے کپڑے نکالنے لگی۔سادہ لان کا سوٹ نکال کر واش روم گئی۔وہ وہاں ضرورت کا سب سامان تھا شاور لے کر آئی ڈریسنگ روم نہیں تھا ناہی ڈریسنگ ٹیبل لیکن الماری میں ہی ایک طرف شیشہ لگا تھا۔اور ہیئر برش بھی موجود تھا۔بالوں میں برش کر کے ڈوپٹہ سر پر ڈالا۔اور پھپھو کو دیکھنے ان کے کمرے میں گئی تو فاران پہلے سے ہی ان کے کمرے میں موجود تھا۔وہ بھی کپڑے تبدیل کر چکا تھا۔کھانا کھانے کا من تو کسی کا نہیں تھا۔ پھپھو اور انکل بھی تھک چکے تھے۔انھیں آرام کا کہہ کر وہ دونوں آگے پیچھے باہر نکلے تھے۔روشنی اسی کمرے کی طرف بڑھی فاران بھی پیچھے ہی آیا۔

"کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔؟

"نہیں۔۔"

"روم کا اے سی کل تک سیٹ ہو جائے گا۔ اور باقی بھی کسی چیز کی ضرورت ہو بتا دینا۔۔۔" فاران کے کہنے پر اس نے خاموشی سے سر ہلایا۔ فاران کو تھا شاید وہ کوئی بات کرے گی لیکن وہ خاموش ہی رہی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم آرام کرو مجھے سٹڈی روم میں کچھ کام ہے۔۔۔" فاران کہہ کر پلٹ گیا تو وہ بھی دروازہ بند کر کے بیڈ کی جانب بڑھی۔

****

پھپھو اور انکل ایک دن ان کے ساتھ رہے۔ پھر فلائیٹ سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ ان کی موجودگی میں روشنی کا کتنا دل لگا تھا یہ ان کے جانے کے بعد پتا لگا۔ جانے کیا تھا اس خوبصورت سے گھر میں اس کا دل مردہ مردہ سا رہتا تھا۔ سارا دن اکیلے رہو ہر کام کے لیے سرونٹ تھے۔ سب میل سرونٹ تھے۔ اب ان سے بندہ کیا کام کرے۔ کک بھی کھانا بناتا تو جو مینیو اسے دیا گیا تھا اس حساب سے۔ اس کا کمرہ وہی تھا۔ اے سی ٹھیک ہو گیا تھا۔ فاران رات کو کس پہر کمرے میں آتا اسے پتہ نا چلتا تب تک وہ نیند میں چلی گئی ہوتی۔ صبح جب نماز کے لیے اُٹھتی تو وہ سو رہا ہوتا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی اُٹھ کر نماز پڑھتا اور واک لے لیے باہر جاتا تھا۔ روشنی خود بھی نماز کے بعد لان میں چکر لگاتی تھی۔ تو جب وہ جاتا ٹریک سوٹ میں ہوتا۔ اور جہاں تک روشنی نے دیکھا تھا الماری میں اس کا کوئی سوٹ نا تھا وہاں صرف روشنی نے اپنے کپڑے سیٹ کیے تھے جو وہ ساتھ لائی تھی۔ جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ اس کے خود کے کپڑے اس کے بیڈ روم میں تھے جو شادی سے پہلے اس کے استعمال میں تھا۔ شاید زروہ اور اس کا بیڈ روم۔ اس نے ابھی پورا گھر نہیں دیکھا تھا۔ لیکن جہاں تک ایرج کی بات اسے یاد تھی۔ زروہ کی تصویروں کے متعلق۔ اسے اب تک اس کی کوئی تصویر نظر نہیں آئی تھی شاید فاران نے سب اتار لی تھیں۔

زندگی پر ایک جمود طاری ہو گیا تھا۔وہ تو بولتی نہیں تھی فاران بھی لگتا جیسے خاموش ہو گیا تھا۔ایسے لگتا گھر میں کوئی ہے ہی نہیں۔روشنی کو اپنا گھر امی، بابا، اقراء، چاچو، چاچی اور بچے بے حد یاد آنے لگتے۔فون پر بات ہو جاتی تھی۔لیکن جب تک کے لیے بات ہوتی تب تک تو ٹھیک تھا پھر بعد میں وہی اداسی سی ہو جاتی۔اب بھی وہ صوفے کی پشت پر بازو رکھے اور بازو پر چہرہ رکھے باہر لان میں یونہی بے مقصد دیکھتی سوچوں میں گم تھی۔بے معنی سی سوچوں میں۔کہ اسے فاران کے آنے کا پتہ نا چلا۔فاران کپڑے چینج کر کے آیا تو وہ یونہی بیٹھی تھی۔اسے لگا وہ شاید سوئی ہوئی ہے۔

وہ اس کے نزدیک گیا دیکھنے کے لیے تو وہ بنا پلکیں جھپکے جانے کہاں دیکھ رہی تھی۔

"روشنی۔۔۔"فاران مزید نزدیک ہو کر سرگوشی میں بولا۔تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔"وہ پیچھے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"کچھ نہیں۔۔"روشنی نے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"چلو آج ڈنر باہر کرتے ہیں۔۔"فاران کو وہ اداس سی لگی۔اس نے بس سر ہلایا تھا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔"فاران کے پوچھنے پر اس نے اسے دیکھا تو وہ اس کے ہاتھ پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

"کیا۔۔"اس نے کہا تو فاران نے اس کی طرف دیکھا۔

"تم ایسی ہی ہو۔۔۔ مطلب چپ چاپ۔۔۔ بولتی نہیں ہو۔۔۔" کہنے کے بعد وہ جواب کے انتظار میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔"

"کیا مطلب پتہ نہیں۔۔۔" وہ حیرت سے بولا۔

پتہ نہیں مطلب ہاں۔۔۔" وہ چڑ گئی۔

"میں کپڑے چینج کر لوں۔۔۔" روشنی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے اٹھی۔ فاران نے خاموشی سے اس کو دیکھا تھا۔

****

ڈنر کے بعد وہ لوگ گھر آئے تھے تو ملازم نے کسی خاتون کے آنے کا بتایا روشنی جانتی نہیں تھی تو اس نے توجہ نا کی۔ فاران اس کی بات سننے رک گیا جبکہ وہ کمرے میں آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد فاران کمرے میں آیا۔ تو اس کے ہاتھ میں انویٹیشن کارڈ تھا۔

"زروہ کی بہن ہیں بڑی سارہ اس کے بیٹے کی برتھ ڈے ہے پرسوں کا انویٹیشن ہے۔۔۔" فاران نے اسے بتایا تو وہ سن ہو گئی۔ جبکہ وہ انویٹیشن کا بتا کر پھر کمرے سے نکل گیا۔ اور روشنی کو سمجھ نا آئی کیا کرے۔ یہ دن بھی آنا تھا۔ اس کے دل میں خدشے سر اُٹھانے لگے۔

www.kitabnagri.com

بہت سوچنے کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ وہ فاران سے معذرت کر لے گی کہ وہ نہیں جا سکے گی۔ لیکن فاران کا پورا ارادہ تھا جانے کا۔ اسے باتوں باتوں میں اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ وہ زروہ کی فیملی سے اب بھی ملتا ہے۔ وہ ملتا تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن سارہ صرف زروہ کی بہن نہیں تھی۔ فرید کی بیوی بھی تھی۔ پہلی بیوی جس نے اسے گھر آ کر بے عزت کیا تھا اور قصور نا ہوتے ہوئے بھی وہ قصوروار ٹھہرائی گئی تھی۔۔۔

وہ فاران سے کھل کر بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن کب تک۔۔۔۔

لیکن خیر کچھ کرنے کی نوبت ہی نا آئی کہ اس دن فاران کی طبیعت خراب ہو گئی اسے تیز بخار ہو گیا جس وجہ سے وہ آفس بھی نا جا سکا۔ اس نے سنا وہ فون پر معذرت کر رہا تھا۔۔۔ فلحال بات ختم ہونے پر تو اس نے شکر ادا کیا لیکن وہ چاچو سے بات کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

اگلے دن بھی فاران کی طبیعت کچھ خاص ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ دو دن روشنی کہ اس کی تیمارداری میں گزرے تھے۔ اور اسی شام فاران کا دوست معراج آیا تھا۔ اس کی عیادت کے لیے۔ ملازم کے بتانے پر فاران نے جواب کافی بہتر تھا معراج کو ڈرائنگ روم میں بٹھانے کا کہا اور خود بھی چینج کر کے ڈرائنگ روم گیا۔

"میم سر آپ کو بلا رہے ہیں۔۔"

روشنی کچن میں تھی۔ جب اس نے ملازم کے ہاتھ ہی چائے بھیجی تو ملازم نے واپسی پر اسے پیغام دیا۔

اس نے کپڑے دیکھے جو ٹھیک ہی تھے۔ وہ سر پر ڈوپٹہ لیتے ہوئے اندر داخل ہوئی تو معراج احترام میں کھڑا ہوا۔ روشنی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پہلے روشنی بیٹھی پھر وہ۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔۔"

"ٹھیک آپ سنائیں۔۔"

"ٹھیک ٹھاک۔۔۔۔ویسے آپ مجھے جانتی تو نہیں ہو نگی گی۔۔"معراج کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں جانتا تھا۔۔اس نے میرا غائبانہ تعارف بھی نہیں کروایا ہو گا آپ سے۔۔۔"معراج نے فاران کو دیکھا جس نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ لبوں سے لگایا تھا۔

"میں معراج ہوں آپ کے شوہر کا دوست۔اور کولیگ بھی کہہ لیں۔۔۔پیشے سے میں بھی وکیل ہوں۔۔"اس نے تعارف کروایا تو روشنی مسکرائی۔

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔"

"مجھے بھی بھابھی آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔اس نے تو جھوٹے منہ بھی گھر نہیں بلایا۔۔"

"کیا کہا۔۔۔دعوت دی تھی تمہیں ولیمے کی۔۔۔"فاران نے اسے ٹوکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو نہیں نکل سکا ٹائم۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔تو کیا ابھی بھی میری دعوت پر آئے ہو۔۔اور ناراض مجھے ہونا چاہیے ولیمے پر نہیں آئے تم۔۔۔"

"بتایا تو یار تمہیں۔۔۔بس کچھ کام آ گیا تھا۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"فاران نے اسے تیکھے انداز میں دیکھا۔روشنی خاموشی سے ان کی گفتگو سنتی رہی۔

"اچھا بھابھی کو لے کر آنا اب۔۔۔۔اور کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔۔نہیں تو اپنی بھابھی سے خود نمٹ لینا۔۔۔"

اس نے کہا تو فاران مسکرا دیا۔

****

"میں آج لیٹ آؤں گا تم کھانا کھا لینا۔۔۔" اگلے دن ناشتے پر فاران نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔ فاران اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ دو دن وہ شدید بیمار رہا تھا۔ اور روشنی نے اس کی بھرپور تیمارداری کی تھی۔ جب وہ تنہا ہوتا تھا تو میڈیسن کھا لیتا اور سویا رہتا پھر گھر میں اکیلے رہ کر بوریت ہی ہوتی تو بخار میں ہی آفس چلا جاتا۔ لیکن یہ دو دن روشنی نے ثابت کیا تھا کہ اگر وہ خاموش بھی رہتی ہے تو اس کا مطب یہ نہیں کہ وہ فاران سے لاپرواہ تھی اور اسی بات نے فاران کے دل میں اس کے لیے مزید جگہ بنائی تھی۔ اسے تو اب اس کی خاموش بری بھی نہیں لگتی تھی۔ اسے لگا کہ وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اور ابھی تو ایک مہینہ ہی ہوا ہے شادی کو۔ روشنی کو اس کی نظریں محسوس ہوئی تو سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا۔ اور نیپکن سے ہاتھ صاف کر کے اُٹھا۔ وہ ناشتہ کر چکا تھا۔ لیکن وہ باہر جانے کی بجائے اس کی طرف آیا۔ اور جھک کر اس کے بالوں پر بوسہ لیا۔ اس کے مخصوص کلون کی مہک روشنی کے آس پاس پھیلی تھی۔

"رات کو ملتے ہیں۔۔۔" وہ سرگوشی میں کہہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔ اور روشنی اس کے انداز پر بے قابو ہوتے دل کو سنبھالتے ناشتہ پورا کرنے لگی۔

وہ ویسے تو پورا گھر دیکھ چکی تھی سوائے اس کمرے کے جو فاران کے استعمال میں تھا اور جو زروہ اور اس کا بیڈ روم رہ چکا تھا۔ ناشتے کے تھوڑی دیر بعد وہ اسی روم کی طرف بڑھی تھی۔ آج وہ دیکھنا چاہتی تھی۔ اس کمرے کو۔ جانے کیوں دل کیا تھا۔

دروازہ کھولا تو کمرے میں اندھیرا تھا۔ بہت خوبصورت سی خوشبو نے کمرے کا احاطہ کر رکھا تھا۔ شاید وہی خوشبو جو اسے فاران سے آئی تھی۔ سوئچ بورڈ تلاش کر کے اس نے لائیٹس آن کی تو کمرہ چمک اٹھا تھا۔

روشنی کو اندازہ تھا کمرہ اتنا ہی شاندار ہو گا۔ ہونا ہی چاہیے تھا۔ شاندار لوگوں کا شاندار کمرہ۔ قیمتی بیڈ۔ قیمتی صوفہ۔ جسے دیکھ کر ہی اس کی قیمتی ہونے کا اندازہ ہوتا تھا۔ وہاں موجود ہر چیز ہی قیمتی تھی۔ اور بیڈ کے عین پیچھے فل سائز کی زروہ اور فاران کی تصویر۔ اور جب وہ گھومی تو اسے پتہ لگا صرف یہی ایک تصویر نہیں تھی کمرے کی ہر دیوار پر ہر جگہ پر دونوں کی تصویر تھی۔

جس میں فاران اب سے بہت مختلف لگ رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے زروہ کی تصویر کے پاس آئی۔ جس میں وہ بھرپور انداز میں مسکرا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم جانتی ہو۔۔۔ تمہیں دیکھ کر ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا۔۔ کہ تم فاران سے محبت کرتی ہو۔۔۔ شدید محبت۔۔۔۔ لیکن تم نے جو اس تک پہنچنے کا گھٹیا راستہ چنا ہے نا وہ تمہیں برباد کر دے گا۔۔۔ اور بھول جاؤ تم کہ تمہیں کبھی اسے پا سکو گی۔۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی روشنی انوار کبھی نہیں۔۔۔ میں نے اسے تب حاصل کیا جب وہ تمہارا تھا تو اب تو وہ میرا ہے۔۔۔۔ صرف میرا۔۔۔۔" زروہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اسے زروہ کی کہی بات یاد آئی۔ اور یہ ان دنوں کی بات تھی جب وہ فرید سے خلع کے لیے عدالت جا رہی تھی۔ تب

راستے میں اسے زروہ ملی تھی۔زروہ کی حالت یہ بتانے کو کافی تھی کہ وہ ماں بننے والی ہے۔روشنی نے اس کی بات کو خاموشی سے سنا تھا۔اور بنا کوئی جواب دیے وہاں سے پلٹی تھی۔اور آج اگر زروہ زندہ ہوتی تو کیا وہ یہاں اس جگہ کھڑی بھی ہو پاتی کبھی نہیں۔۔

"اگر تم غور کرتی تو جان جاتی زروہ۔۔۔کہ محبت تھی۔۔۔ہے نہیں۔۔۔اور روشنی انوار اتنی بے وقعت کبھی نہیں تھی کہ وہ اس محبت کے لیے لڑتی جو اس کی تھی ہی نہیں۔۔۔مجھے صرف جینا تھا۔۔اپنے والدین کو دکھانے کے لیے۔۔۔بس۔۔۔"زروہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا اور پلٹ کر کمرے سے نکل گئی۔اس شاندار سے کمرے میں اس کی کوئی جگہ نہیں تھی۔

****

اگلے دن شام فاران نے اسے تیار ہونے کو کہا اسے لگا شاید وہ معراج کی طرف جا رہے ہیں۔فاران نے راستے میں مارکٹ میں گاڑی روکی اور اسے وہیں رہنے کا کہہ کر خود تھوڑی دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں گفٹ تھا۔جو اس نے پچھلی سیٹ پر رکھا۔پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ ایک گھر کے آگے پہنچے۔اور اندر پہنچ کر بیٹھنے تک اور سارہ کے آنے تک بھی اسے اندازہ نا ہوا تھا کہ وہ یہاں آئیں گے۔

"یہ روشنی ہیں۔۔۔میری وائف۔۔"فاران نے سارہ سے اس کا تعارف کروایا تو روشنی نے دیکھا سارہ کا چہرہ دھواں ہوا تھا۔

"اسلام وعلیکم۔۔"روشنی نے مخصوص سنجیدگی بھرے انداز میں اسے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم سلام۔۔"فاران کی موجودگی کی وجہ سے سارہ نے بھی سنبھل کر جواب دیا۔

"عامر کہاں ہے۔۔"حال احوال کے بعد فاران نے پوچھا۔

"وہ اکیڈمی ہوتا ہے اس ٹائم۔۔۔"فاران کے پوچھنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔لیکن جسم کا ہر عضو جیسے سامنے بیٹھی روشنی کی طرف لگا ہوا تھا۔اسے جواب دے کر وہ پھر روشنی کو دیکھنے لگی۔اور روشنی نے اس کی آنکھوں میں اعتماد سے دیکھا تھا۔وہ دیکھ رہی تھی کہ سارہ کو اس وقت اپنی زندگی کا ایک بڑا شاک لگا تھا۔

"یہ اس کے لیے گفٹ۔۔۔۔"فاران نے گفٹ کی طرف اشارہ کیا جو ٹیبل پر رکھا تھا۔

"ارے اس کی کیا ضرورت تھی۔۔"سارہ مروتاً بولی۔جبکہ فاران مسکرا دیا۔

"آنٹی کہاں ہیں۔۔۔"

"ہاں ماما وہ فرینڈ کی طرف گئی ہیں۔۔"وہ جیسے غائب دماغ تھی اس وقت۔

"ٹھیک ہے پھر کسی دن ملنے آئیں گے ان سے۔۔۔ابھی اجازت دیں۔۔۔"

"اتنی جلدی ابھی تو آئے اور کچھ کھایا بھی نہیں۔۔۔میں ابھی چائے بنواتی ہوں۔۔۔"سارہ کہہ کر اٹھی۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔دراصل ہمیں کہیں اور بھی جانا ہے۔۔۔پھر کبھی سہی۔۔۔"فاران کے اٹھنے پر روشنی بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے سارا ہ کے تاثرات مزہ دے گئے تھے۔روشنی کو اس صورتحال کا بلکل اندازہ نہیں تھا۔وہ جانے کیا کیا سوچ رہی تھی۔

یہ وہی عورت تھی جس نے اس کو بدکردار اور جانے کیا کیا کہا تھا۔اور اب اس عورت کی شکل دیکھنے والی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"اس کے چہرے پر کچھ تو ایسی بات تھی۔گاڑی چلاتے ہوئے فاران نے اسے دیکھا تو رہ نہ سکا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

"وہ دن کب آئے گا جب تمہارا جواب "کچھ نہیں" کے علاوہ کچھ اور ہو گا۔۔۔"وہ چڑا تھا۔جبکہ روشنی مسکراہٹ چھپا کر باہر دیکھنے لگی تھی۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"سر ہمدانی کچھ دنوں سے بہت پیچھے پڑا ہے کہہ رہا ہے آپ سے ملنا چاہتا ہے اور کوئی خاص بات کرنی ہے اسے۔۔۔"بشر نے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"کیا خاص بات کر سکتا ہے وہ گھٹیا انسان۔۔۔"فاران کے بولنے پر بشر خاموش ہی رہا۔

"سر ابھی بھی وہ باہر آیا ہوا ہے۔۔۔"کچھ دیر بعد بشر بولا۔

"ٹھیک ہے بھیجو اسے۔۔۔"فاران نے سوچا آج اس کا معاملہ ختم ہی کر دے۔

"کیسے ہو فاران سکندر۔۔۔۔"بشر کے بلانے پر ہمدانی چہرہ پر معصوم سی مسکراہٹ لا کر فاران کے مقابل بیٹھ کر بولا۔بشر باہر جا چکا تھا۔

"کام کی بات کرو۔۔"فاران ترش لہجے میں بولا۔

"آج میرے پاس بہت سی کام کی باتیں ہیں۔۔۔"وہ قہقہہ لگا کر بولا تو فاران نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"مان گئے سہی کہتے ہیں۔قسمت بھی بڑی عجیب شے ہے۔۔۔۔ہے نا فاران سکندر۔۔"

www.kitabnagri.com

"اگر اس قسم کی بکواس کرنی ہے تو جا سکتے ہو تم۔پیچھے دروازہ ہے۔۔۔"

"نہیں فاران۔۔۔آج میں اپنی پوری بات کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔۔"وہ کہہ کر خاموش ہوا۔فاران ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا تھا۔

"روشنی انوار۔۔۔میں تم سے روشنی انوار مانگنے آیا ہوں آج۔۔۔۔اور اس کے لیے جو بھی قیمت چاہو۔۔۔۔منہ بولی قیمت میں تمہیں ابھی دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"

روشنی کے نام پر فاران کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔وہ روشنی کی بات کیوں کر رہا تھا۔فاران کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ مقابل بھی سمجھ گیا تھا۔

"فاران میری اور تمہاری جو بھی لڑائی ہے یہ معاملہ اس سب سے ہٹ کر ہے۔۔۔لیکن تمہارے انداز سے لگ رہا ہے تم اس بارے میں نہیں جانتے۔۔۔مجھے حیرت ہے۔۔۔تم کیسے نہیں جانتے۔۔۔۔"وہ افسوس سے کہتا ہوا گویا ہوا۔

"تم کیسے نہیں جانتے کہ روشنی انوار جو اس وقت تمہاری بیوی بنی تمہارے گھر موجود ہے۔۔۔۔تم سے پہلے اس کی شادی مجھ سے یعنی فرید علی ہمدانی سے ہوئی تھی۔۔۔اور یہ ایک محبت کی شادی تھی۔وہ محبت جو مجھے سارہ کے ساتھ رہ کر نا ہوئی وہ روشنی سے ہوئی تھی۔۔۔۔"فاران کے چہرے پر نا قابل فہم تاثرات تھے۔اسے لگ رہا تھا کہ ہمدانی کسی اور زبان میں اس سے گفتگو کر رہا ہے جو اس کی سمجھ سے باہر جا رہی ہے لیکن نہیں اسے سب ٹھیک سنائی دے رہا تھا۔لیکن وہ کس قسم کی گفتگو کر رہا تھا۔اسے لگا کہ وہ کوئی آفیشلی بات کرے گا۔لیکن اس کی بات نے فاران کو شاک دیا تھا۔

"اور میں تم سے اپنی محبت لینے آیا ہوں کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔اور محبت کو ہر حال میں پانے کے لیے انسان بہت کچھ کرتا ہے یہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔۔۔زروہ کو پانے کے لیے تم نے بھی تو بہت کچھ کیا تھا نا۔۔۔۔روشنی کو چھوڑا تھا۔۔۔۔شاید میرے لیے۔۔۔۔اور اب بھی تم اسے چھوڑو گے میرے لیے۔۔۔۔"فاران لب بھینچے خاموش تھا۔اس کی آنکھوں سے انگارے نکلنے لگے تھے۔

"روشنی۔۔۔مجھے اس کی آنکھوں کی چمک نہیں بھولتی فاران۔۔۔اور اس کے خوشبو۔۔۔اور جب وہ کھانا بناتی تھی میرے لیے۔۔۔میں اس کے ہاتھ چومتا تھا۔۔۔اور جب وہ رات کو۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔"وہ جانے اور کیا کیا بولتا فاران کا ضبط جواب دے گیا۔وہ ایک دم اپنی چیئر سے اُٹھا تھا۔فرید نے پر سکون انداز میں بیٹھے اسے دیکھا۔

"فاران۔۔۔میں تم سے بعد میں مل کر تفصیل سے بات کرونگا۔۔مجھے لگتا ہے جو دھچکا تمہیں اب لگا ہے اس سے سنبھلنے کے لیے تمہیں وقت کی ضرورت ہے۔۔۔لیکن پلیز زیادہ وقت مت لینا۔۔۔مجھ سے اور انتظار نہیں ہو گا۔۔"فرید لبوں پر تمسخر سجائے اٹھا اور باہر نکل گیا۔تذلیل کے احساس سے فاران کی رگوں میں خون کی گردش تیز ہوئی تھی۔جو بھی اس کے ہاتھ میں آیا اس نے اٹھا کر بند دروازے پر مارا تھا۔

****

اسے وہاں بیٹھے بہت وقت گزر چکا تھا۔وہ جانتا تھا باہر رات ہو چکی ہے۔سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے والا ہو گیا تھا۔یہ کیسے ممکن تھا۔جو وہ ذلیل آدمی بکواس کر رہا تھا۔فرید کے ساتھ اس کے کبھی بھی اچھے تعلقات نہیں رہے تھے۔اس نے فاران کے حریف کے ساتھ مل کر بہت بار فاران کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔وہ صرف سارہ کی وجہ سے اس کو مارجن دے رہا تھا۔لیکن آج جو باتیں اس نے کی۔فاران کو لگا اس کی عزت خاک میں ملی تھی۔اور اب وہ نا جانے اور کیا کھیل کھیلنے والا تھا۔فاران نے سگریٹ کی راکھ سے بھرے ایش ٹرے میں جانے کتنواں سگریٹ مسلا اور اپنی چیزیں اُٹھا کر آفس سے نکلا تھا۔جس وقت گھر پہنچا وقت گیارہ سے اوپر تھا۔وہ سیدھا اپنے بیڈروم میں گیا۔شاور لیا خود کو پر سکون کیا۔۔کیسے کیا۔۔یہ اس وقت وہی جانتا تھا۔

روشنی صبح اٹھی تو فاران کمرے میں نہیں تھا اسے پریشانی ہوئی۔ کیا وہ ساری رات گھر نہیں آیا تھا۔ اس نے سوچا تھا۔ اور فکر مند ہونا فطری امر تھا۔

وہ باہر لان کی طرف گئی تو اس کی گاڑی گیراج میں کھڑی نظر آئی۔ رات کو جب تک وہ جاگتی رہی تھی اس وقت تک فاران نہیں آیا تھا۔ اندر اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس کی نظریں اوپر اٹھی تھیں۔ فاران یقیناً وہی تھا۔ اپنے کمرے میں۔۔۔ روشنی کو عجیب سا احساس ہوا تھا۔ اس کا دل جیسے اچاٹ ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آئی تو کافی دیر تک باہر نہیں آئی تھی۔ نا ہی فاران کمرے میں آیا تھا۔ آٹھ بجے کے بعد وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھی۔ جب تھوڑی دیر بعد فاران سیڑھیاں اترتا ہوا آیا تھا اور بنا اس کی جانب دیکھے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ روشنی کو حیرانی ہوئی اس کے انداز پر۔ کل تک تو سب ٹھیک تھا۔ اچانک کیا ہو گیا۔ فاران کی انداز میں لاتعلقی تھی۔ جسے محسوس کر کے وہ بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ کرسی گھسیٹ کر اُٹھا اور اپنا لیپ ٹاپ کا بیگ اُٹھائے بنا کوئی بات کیے باہر جاتا ہوا روشنی کو سوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

کہ ایسی کون سی بات ہوئی جو فاران کا انداز ایک دم ایسا ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے کوئی آفیشلی پر بلم ہو۔ روشنی نے سوچا۔ لیکن پھر بھی خود کو مطمئین نا کر پائی تھی۔ جانے کیوں۔۔۔۔

دوپہر کے وقت اس نے آفس فون کیا تھا۔ ایک بے چینی سی تھی جو روشنی کو سکون لینے نہیں دے رہی تھی۔

"فاران سے بات کرنی تھی۔۔۔" بشر نے فون اُٹھایا تو اس نے کہا۔

"میم سر بزی ہیں۔۔"

"ان سے کہو ضروری بات ہے۔۔" وہ مصر ہوئی۔

"سوری میم انھوں نے منع کر دیا ہے۔۔"بشر کو بھی شرمندگی ہوئی۔روشنی نے خاموشی سے فون رکھا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری جب باہر سے اسے کسی عورت کے بولنے کی آواز آئی تھی۔

"کہاں ہیں زروہ کی تصویریں۔۔۔کس نے نکالی یہاں سے۔۔۔"وہ باہر آئی تو ایک عورت ملازم پر برس رہی تھی۔روشنی نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"میم وہ سر نے۔۔۔"ملازم مؤدب انداز میں بول رہا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹ چکیں۔

"فاران نے میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔۔فاران ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔یہ اس کی نئی بیوی نے کیا ہوا گا۔۔"بات ختم کرتے ان کی نظر روشنی پر پڑی تھی۔انھوں نے ملازم کو سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"یہ روشنی میم ہیں۔۔۔سر کی وائف۔۔۔"ملازم نے تعارف کروایا تو تنقیدی انداز میں روشنی کو دیکھنے لگیں۔

"تو تم ہو روشنی۔۔۔۔"وہ طنزیہ ہوئیں تو روشنی نے لب بھینچے۔

"اس گھر میں آ کر تم سمجھ رہی ہو کہ تم کامیاب ہو گئی اپنے ارادوں میں تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔۔اس گھر کے ایک ایک کونے میں میری بیٹی کی یادیں ہیں۔۔۔اس کی ہنسی گونجتی ہے۔۔۔۔اس کی تصویریں ہٹا کر تم سمجھ رہی ہو یہ گھر اب تمہارا ہو گیا ہے۔۔۔۔فاران تمہارا ہو گیا۔۔۔۔تو یہ تمہاری نادانی ہے۔۔۔۔یہ گھر آج بھی زروہ فاران کے نام ہے۔۔۔۔"ملازم کے سامنے ان کے تحقیرانہ انداز پر روشنی کو ہتک محسوس ہوئی۔

"آپ یہاں کس سے ملنے آئیں ہیں۔۔"روشنی نے ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تم کون ہوتی ہو پوچھنے والی۔۔۔میں جب چاہے آسکتی ہوں یہاں۔۔۔پوچھنے سے پہلے اپنی اوقات دیکھو لڑکی۔۔۔تم تو میری بیٹی کے پاؤں کی میل بھی نہیں ہو۔۔۔۔"ان کا لہجہ انتہائی حقارت بھرا تھا۔اتنی بے عزتی۔۔۔اتنی تذلیل۔۔۔ذلت کے احساس سے روشنی کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

اس وقت فاران اندر آیا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔"دونوں کے تاثرات دیکھ کر اس نے پاس کھڑے ملازم سے پوچھا تھا۔فاران کی آواز پر روشنی اسی جگہ رہی جہاں کھڑی تھی۔جبکہ زروہ کی والدہ لپک کر اس کے پاس گئیں۔

"فاران کیا یہ میری بیٹی کا گھر نہیں ہے۔۔۔"

"کیا ہوا ہے آنٹی۔۔۔"

"پہلے میری بات کا جواب دو۔۔۔کیا یہ زروہ کا گھر نہیں ہے۔۔۔"

"زروہ کا ہی ہے۔۔۔"

"تو پھر یہ کون ہوتی ہے اس کی تصویریں یہاں سے ہٹانے والی۔۔۔اور مجھ سے پوچھنے والی کہ میں یہاں کس سے ملنے آئی ہوں۔۔۔"ان کے کہنے پر اس نے ایک نظر روشنی پر ڈالی۔صرف ایک سرسری سی نظر۔

"آپ میرے ساتھ آیئے۔۔۔"وہ تحمل سے کہتا ہوا انھیں ساتھ لیے اوپر سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

اور آنسوؤں کو روکتی ذلت کے احساس سے روشی کا دل چاہا وہ وہی کھڑی کھڑی مر جائے۔وہ مرے مرے قدموں سے کمرے کی جانب گئی تھی۔اسے نہیں پتہ چلا اس دن زروہ کی ماما کب گئیں اور نا ہی فاران نے اس بلایا

اور ناہی خود آیا تھا۔ایک دم سے بگڑتے حالات روشنی کی سمجھ سے باہر تھے۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اتنی جلدی کیا اور کیسے ہوا تھا کہ فاران اور اس کے درمیان ایک دم اتنی دوری آگئی تھی۔

****

فاران اس سے ایسے لاتعلق ہوا جیسے وہ وہاں اس گھر میں موجود ہی نہیں تھی۔روشنی جتنی بھی لاپرواہ بنتی وہ اپنا گھر خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس نے سوچا وہ فاران سے بات کرے گی اور پوچھے گی ایسی کیا بات ہو گئی۔اگر اس کی کوئی بات بری لگی ہے تو معافی بھی مانگ لے گی۔اس رات وہ باہر ہی بیٹھی اس کا انتظار کرتی رہی اور وہ رات دس بجے کے قریب آیا تھا۔

"فاران مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

وہ اسے بنا دیکھے سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا جب اس نے پیچھے سے کہا۔

"مجھے جب لگے گا تم سے بات کرنی چاہیے میں کروں گا روشنی انوار۔۔"اس کی بات پر وہ رکا پر پلٹا نہیں۔سرد لہجے میں کہہ کر وہ اسے کچھ اور کہنے کا موقع دیے بنا سیڑھیاں چڑھ کر دروازہ بند کر چکا تھا۔اور وہ وہی ساکت سی کھڑی رہ گئی۔۔۔

وہ کہہ کر جا چکا تھا روشنی کو وقت لگا تھا قدم اُٹھانے میں۔وہاں سے ہلنے میں۔وہ اک ٹرانس کی کیفیت میں کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھی تھی۔ایسا کیا ہو گیا تھا اچانک کہ وہ اس کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔اگر کوئی مسئلہ ہے تو اس سے آکر بات تو کرے۔اسے کیوں یوں بے حسی دکھا رہا تھا۔ان دنوں میں وہ اپنے ذہن کو ہزار بار کنگال چکی تھی اسے تو اپنی کوئی حرکت یا بات قابلِ گرفت نا لگی تھی۔وہ تو پہلے ہی پھونک پھونک کر اس

رشتے کو لے کر چل رہی تھی۔ صرف اس دن جب زروہ کی والدہ آئی تھیں۔تب بھی اگر فاران کو اس کی کوئی بات بری لگی تو وہ اسے بلائے تو۔ پوچھے تو۔ ہو سکتا ہے انھوں نے اس کے خلاف کوئی بات کی ہو۔ لیکن فاران کیسے ایک طرف کی بات سن کر اس سے ایسی لاتعلقی برت سکتا تھا۔ اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر۔

"کیا جو خدشے اور وسوسے مجھے گھیرے ہوئے تھے وہ سچ ہو گئے ہیں۔۔۔ اتنی جلدی ابھی تو مجھے اپنی خوش قسمتی پر یقین بھی نہیں آیا تھا۔۔۔" اس نے ڈوبے دل کے ساتھ سوچا تھا۔

کبھی کبھی روشنی کا دل بھی چاہتا وہ بھی فاران کی طرح بے حس ہو جائے لیکن وہ ایسا نا کر پائی۔

دن رات اسی قسم کی سوچوں کا اثر تھا کہ وہ بیمار پڑ گئی۔ بخار میں پورا دن باہر نا آئی تھی اور کسی نے بھی اس کے کمرے میں جھانکنے کی کوشش نا کی۔ ملازم بھی اپنا کام کر جاتے ان کی بلا سے جو ہوتا رہے۔ انھیں کس بات کی پرواہ۔ وہ بمشکل اُٹھی تھی۔ جسم میں جیسے جان نہیں تھی۔ وقت دیکھا تو رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ وہ پورا دن یونہی بخار میں نیم غنودگی میں پڑی رہی۔ اب لگ رہا تھا پیٹ میں کوئی چیز کاٹ رہی ہے۔ بھوک شدید لگی تھی۔ جسم کو غذا کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اور کمرے میں پانی بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس نے ہمت پکڑی اور بڑی مشکل سے اپنے قدم مضبوطی سے زمین پر جماتے ہوئے آہستگی سے دروازہ کھول کر کچن کی جانب گئی۔ پورے گھر میں خاموشی تھی۔ کچن تک پہنچتے ہی وہ ہانپ چکی تھی۔ کرسی پر بیٹھ کر تھوڑی دیر حواس بحال کیے۔ پھر اٹھی اور فریج میں سے دودھ نکالا اور ٹھنڈا دودھ بغیر چینی ڈالے گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔ دودھ کی ٹھنڈک نے اندر لگی آگ کو سکون دیا تھا۔ جسم میں جیسے جان آئی تھی۔ اور ساتھ ہی اپنی حالت پر آنکھوں میں آنسو بھی۔ وہ وہی ٹیبل پر سر رکھے رو پڑی تھی۔ اس کا دل کر رہا وہ لاہور اپنے گھر اڑ کر چلی جائے۔ جہاں امی ہیں بابا ہیں جہاں اس کے اپنے تھے۔ اس گھر میں کیا تھا اس کا کچھ بھی نہیں۔ روتے ہوئے جانے کتنی دیر گزری

تھی۔ تھک کر اس نے خود ہی آنسو صاف کیے تھے۔ آہستہ سے ایک گلاس دودھ ختم کیا اور فرسٹ ایڈ باکس میں سے پیناڈول کی دو گولیاں نکال کر پانی کے ساتھ نگلیں۔ پانی کی بوتل، پیناڈول کا پتہ، اور کچھ بسکٹ کے پیکٹ لے کر واپس کمرے کی جانب گئی۔ اور پنکھا بند کر کے لیٹی تھی۔ پورا جسم دکھ رہا تھا۔ لیٹے لیٹے جانے کب وہ نیند میں گئی تھی۔ صبح جب آنکھ کھلی کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ وقت کا اندازہ نا ہو پایا تھا۔ بخار کم لگ رہا تھا۔ لیکن کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اٹھی اور واش روم گئی۔ منہ ہاتھ دھویا برش کیا۔ طبعیت میں کچھ بہتری محسوس ہوئی۔

واش روم سے آنے کے بعد اس نے کمرے کے پردے پیچھے کیے تو باہر بارش ہو رہی تھی۔ گھڑی دیکھی تو گیارہ بج رہے تھے۔ اس نے پردے پیچھے ہی رہنے دیے بسکٹ کا پیکٹ پکڑا اور ٹیرس میں کھڑی ہو کر کھانے لگی۔ ہوا کے ساتھ بارش کی بوندیں اسے بھیگونے لگیں۔ اسے اچھا لگا۔ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ بھیگنا لیکن بارش میں نہیں گئی۔ اگر اور بیمار پڑ جاتی تو کس نے پوچھنا تھا۔ اس نے دلگرفتگی سے سوچا تھا۔۔۔

فاران کی وہی روٹین تھی اس سے لاتعلقی والی۔ اور اب تو روشنی نے بھی سوچنا چھوڑ دیا تھا۔ گھر پر بات ہو جاتی اور سب اچھا ہے کہہ کر انھیں مطمئین کر دیتی۔ جبکہ دل اندر سے کرلاتا تھا۔ لاکھ نا مانتی لیکن دکھ ہوا تھا۔ دل دکھا تھا۔ پھر سے۔۔۔۔

اس دن اس نے ڈاکٹر کے پاس جانے کا ارادہ کیا تھا طبیعت سنبھل نہیں رہی تھی۔ ڈاکٹر پر جب گئی پانچ بجے کا وقت تھا۔ فاران گھر نہیں تھا ویسے بھی اس کی روٹین کا اب روشنی کو کچھ پتہ بھی نہیں تھا۔ اس کی ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد واپسی ہوئی تھی۔ وہ ٹیکسی کروا کر گئی تھی۔ واپس آئی تو اور بھی مرجھائی سی لگی تھی۔ وہ اندر گئی تو اندر

ڈرائنگ روم میں زروہ کی مام بیٹھیں تھیں۔اس نے ناسلام کیااور نا انھیں بلایاوہ سیدھااپنے کمرے میں جانے کے ارادے سے آگے بڑھی۔

"تم کہاں گھومتی پھرتی ہو۔۔۔"وہ ان کی آواز پر رکی تھی۔

"لگتاہے ابھی دو کو پھسا کر دل نہیں بھرا جو پھر نیا شکار کر رہی ہو۔۔۔"سیدھااس کے کردار پر نشانہ تھا۔

"کیاچاہتی ہیں آپ۔۔۔کیا۔۔؟؟"روشنی نے پلٹ کر سنجیدگی سے انھیں دیکھا۔

"کیابگاڑاہے میں نے آپ کا۔۔۔جو آپ مسلسل میری تذلیل کر رہی ہیں۔۔۔بولیے۔۔۔؟؟"روشنی کی آواز بلند ہوئی تھی۔اس کاضبط جواب دے گیا تھا۔کسی بھی حال میں جینے نہیں دے رہے تھے لوگ۔اس کے اس طرح بولنے پر وہ غصے سے اسے دیکھنے لگیں۔

"ایک منٹ۔۔۔اگر میں نے آپ کی بیٹی سارہ کا گھر خراب کیا تھاتو آپ کی بیٹی زروہ کی وجہ سے ہی مجھے طلاق ہوئی تھی۔۔۔"وہ بولنے لگیں تھیں جب روشنی نے انگلی اُٹھاکر انھیں کہا۔

"اگر میں بدکردار ہوں توزروہ بھی ہے۔۔۔"روشنی تلخ ہوئی۔کمزوری کے باعث روشنی کالہجہ اور جسم کانپ رہے تھے۔

"خود کو میری بیٹی سے مت ملاؤ۔۔۔کہاں وہ اور کہاں تم۔۔۔"وہ غصے سے بولیں تھیں۔

"کیوں نا ملاؤ۔۔۔ آپ کی بیٹی نے مجھے طلاق دلوائی تھی۔۔۔۔ جبکہ میں نے سارہ کو طلاق نہیں دلوائی تھی میں نے خود فرید سے رشتہ ختم کیا تھا۔۔۔" وہ چبا چبا کر بولی۔ انسان تھی وہ بھی لیکن دوسرے شاید اسے انسان نہیں سمجھ رہے تھے۔

"تو اگر میں گھٹیا اور بد کردار۔۔۔ تو زروہ بھی گھٹیا اور۔۔۔" اس سے پہلے وہ بات پوری کرتی فاران نے اسے جھٹکے سے اپنی طرف کر کے تھپڑ مارا تھا۔

"ایک لفظ نہیں۔۔۔۔ میں اب زروہ کے بارے میں تمہاری زبان سے ایک لفظ نا سنوں۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔۔" یہ روشنی کے لیے شدید جھٹکا تھا۔ وہ چہرے پر ہاتھ رکھے ساکت تھی۔ ہاتھ میں پکڑا ہینڈ بیگ اور دوسری چیزیں نیچے گر چکیں تھیں۔ تذلیل کا احساس شدید تھا۔ بے یقینی سے فاران کو دیکھ رہی تھی جو ضبط کی جانے کن منزلوں پر کھڑا اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

"تم میں اور زروہ میں کوئی میل نہیں ہے۔۔۔ تم کبھی اس کے جیسے نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔ یہ گھر زروہ کا ہے اس گھر کی ہر چیز اس کی ہے۔۔۔۔۔ مجھ سمیت۔۔۔۔۔۔" آخر میں وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

"اور میں بلکل برداشت نہیں کروں گا کہ تم میرے گھر آئے مہمان کے ساتھ یہ سلوک کرو۔۔۔۔۔۔ تم ابھی کہ ابھی ان سے معافی مانگو گی۔۔۔" فاران نے جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے زروہ کی مام کی طرف دھکیلا تھا۔ اس نے سنبھلنے کے لیے صوفہ پکڑا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی اتنے سالوں پہلے جب سارہ نے اس کی تذلیل کی تھی تب زیادہ دکھ ہوا تھا یا اب۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چھوڑو بیٹا۔۔۔جب تربیت ہی اچھی نا ہو تو انسان کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ افسوس سے کہتیں فاران کی جانب بڑھیں۔اور روشنی نے بے یقینی سے انھیں دیکھا اس کے ماں باپ کو کتنے آرام سے وہ گندا کر رہی تھیں اور فاران خاموش تھا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔میں شرمندہ ہوں۔۔۔"وہ سر سراتے ہوئے لہجے میں بمشکل بولی تھی۔صرف اس لیے کہ وہ یہ نا سوچیں کہ اس کے والدین نے اس کی اچھی تربیت نہیں کی تھی۔جبکہ اس سے ان کی سوچ بدلنے والی نہیں تھی۔

۔چیزیں اٹھائے بغیر آنکھوں میں آئے پانی کو صاف کرتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔اندر جا کر اس نے دروازہ بند کیا اور دروازے سے ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔آنسو نکلی ہی آرہے تھے وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن سسکیاں لبوں پر آرہی تھیں۔اور آخر ضبط کرتے کرتے بھی سسکیاں بے قابو ہوئی تھیں۔وہ وہی سر پکڑ کر کھل کر رونے لگی تھی۔

اپنی قسمت۔۔۔

اپنی تذلیل پر۔۔۔۔

اور شاید فاران پر۔۔۔۔۔

* *

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جانے کب تک روتی رہی۔اور رورو کر خود ہی چپ کر گئی۔اب یونہی وہیں دروازے کے پاس لیٹی تھی۔کچھ دیر بعد وہ اٹھی۔موبائل کی تلاش میں نظریں اِدھر اُدھر کی۔سر درد سے پھٹ رہا تھا۔آنکھیں رورو کر سوج چکیں تھیں۔اسے یاد آیا موبائل بیگ میں تھا اور بیگ باہر گرا تھا۔

وہ تیزی سے باہر گئی۔اور بیگ کو دیکھنے کے لیے نظریں دوڑائی۔تو وہ صوفے پر پڑا نظر آیا تھا۔اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے موبائل نکال کر آن کیا۔اور چاچو کا نمبر ڈائل کیا۔اسے اس وقت اس بات کی پرواہ بلکل نہیں ہوئی کہ یہ بات کیا رنگ لائے گی۔اسے صرف بات کرنی تھی۔وہ اس وقت کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔اس وقت وہ صرف سہارا چاہتی تھی۔نہیں تو اس کا دل پھٹ جانا تھا۔

"ہیلو۔۔۔"چاچو فون اُٹھا چکے تھے۔ان کی آواز پر روشنی کی آنکھیں پھر آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔۔۔اس نے بولنا چاہا لیکن آواز گلے میں ہی دم تور گئی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔روشنی۔۔۔۔۔۔۔۔روشنی کیا ہوا۔۔۔"وہ اب کے پریشان ہوئے تھے۔

"چاچو۔۔۔"وہ بمشکل اتنا ہی بولی اور سسک اٹھی۔۔

"روشی۔۔۔بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔کیوں رو رہی ہو۔۔۔"

"چاچو۔۔۔مجھے لے جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔"وہ کہتے ہوئے بری طرح رو پڑی تھی۔

"روشنی روشنی۔۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔اس طرح کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔۔"روشنی کے انداز پر ان کا دل ڈوبا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو بولو تو سہی۔۔۔۔روشنی۔۔۔۔بات کرو کیوں رو رہی ہو۔۔۔"وہ بولتے جا رہے تھے اور روشنی سسکیوں سے روئی جا رہی تھی۔

"ہیلو۔۔۔"جانے کب تک ایسے چلتا کہ فاران نے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچا تھا۔

"جی ماموں۔۔۔نہیں کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ارے کچھ نہیں۔۔۔۔بس کافی دن ہو گئے اداس ہو رہی ہے۔۔۔۔اس وجہ سے۔۔۔۔کوئی اور بات نہیں ہے۔۔۔۔جی بلکل۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔"فون بند کر کے اس نے اس کے قریب صوفے پر اچھالا۔اور اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"تم مجھے مزید غصہ دلا رہی ہو۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔"وہ چلایا تھا۔اس کے چلانے پر روشنی نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر چہرہ چھپایا تھا۔مبادا وہ پھر ہاتھ نا اُٹھا لے۔یہ ایک فطری امر تھا۔وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے بری طرح رو رہی تھی۔

"تم میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو۔۔۔۔سب سے بڑی۔۔۔"اس نے نفرت سے کہتے ہوئے روشنی کو دھکا دے کر چھوڑا تھا وہ لڑکھڑا کر صوفے پر گری تھی۔وہ پلٹا اور باہر کی جانب بڑھا تھا۔روشنی اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔اور وہی روتے روتے کب وہ تھک کر سوئی اسے پتا نہیں چلا تھا۔اٹھی تو چہرہ رونے سے مزید سوج چکا تھا۔آنکھیں اور سر درد سے پھٹ رہے تھے۔کچھ لمحے وہ یونہی رہی پھر اٹھی اور کمرے میں جا کر منہ ہاتھ دھویا کپڑے بدلے۔کچن میں گئی پیٹ میں عجیب سی گرہیں پڑ رہیں تھی۔بھوک برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔اگلا دن چڑھ چکا تھا رات اس نے صوفے پر ہی بے سدھ انداز میں گزاری تھی۔فریج میں سے بریڈ کے ساتھ دودھ لیا اور وہیں بیٹھ کر آہستہ آہستہ کھانے لگی۔اسی وقت کک اندر کچن میں آیا تھا۔

"میم آپ کے لیے ناشتہ بناؤ۔۔"روشنی ان سنی کر کے ایسے رہی جیسے اکیلے بیٹھی تھی۔کک نے کچھ دیر انتظار کیا پھر فاران کے لیے ناشتہ بنانے لگ گیا۔

"جلدی لاؤ ناشتہ مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد اسے ڈائننگ ٹیبل پر فاران کی آواز آئی۔ تحکم بھرا لہجہ۔روشنی نے دودھ کا آخری گھونٹ پیا اور ستے چہرے کے ساتھ کچن سے باہر نکلی۔وہ باہر نکلی تو فاران کی نظر بھی اس پر پڑھی تھی۔وہ اس کے سامنے سے چلتی ہوئی اس کے پیچھے کی طرف غائب ہوئی تھی اور فاران اپنی نظریں ناہٹا پایا تھا۔تھوڑی دیر بعد اس کے کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔روشنی کی حالت بلکل بھی نظر انداز کرنے والی نہیں تھی۔ایسا لگ رہا تھا جانے کتنے دنوں کی بیمار تھی۔دل کے کسی کونے میں فاران کو فکر مندی ہوئی۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔

سامنے رکھے گئے تازہ ناشتے پر نظر ڈالے بغیر وہ اُٹھا تھا اور روشنی کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو وہ کھل گیا۔اسے کمرے میں روشنی کہیں نظر نا آئی۔اسی وقت باتھ روم کا دروازہ کھلا وہ نڈھال سی باہر آئی۔اور فاران کو کھڑے دیکھ کر کسی بھی قسم کا تاثر دیئے بغیر بیڈ پر بیٹھ گئی۔اس کی ٹانگیں کانپ رہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلو تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔۔"وہ اس کی پشت پر نظریں جمائے بولا۔

"شکریہ میں دوائی لے چکی ہوں۔۔"روشنی کا لہجہ سرد اور سپاٹ تھا۔وہ کہہ کر ٹیبل پر پڑے جگ میں سے پانی گلاس میں ڈال کر گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ فاران دیکھ چکا تھا۔وہ خاموشی سے پلٹ گیا۔

"میم ناشتہ کس وقت کرتی ہیں۔۔۔"اس نے جا کر کچن میں کھڑے کک سے پوچھا۔

"پتہ نہیں سر۔۔"

"دوپہر کا کھانا۔۔"

"معلوم نہیں سر میں تو بنا کر رکھ جاتا ہوں۔۔"

"اور ڈنر۔۔۔"اس کے پوچھنے پر اب کک خاموش ہو چکا تھا۔

"سر میم زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی ہیں۔۔۔ بہت کم باہر آتی ہیں۔۔ اور اب تو کتنے دن ہو گئے مجھے یہی لگا شاید وہ گھر ہی نہیں ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے تم اپنا کام کرو۔۔۔"وہ تفصیل میں بول کر خاموش ہوا تو فاران اسے کہتا کچن سے نکلا تھا اور خود بھی ناشتہ کیے بغیر آفس کو نکلا۔ اس پر جھنجھلاہٹ سوار ہو چکی تھی۔

****

اگلے دن سنڈے تھا فاران بھی لیٹ اٹھا تھا۔ موسم اچھا ہو رہا تھا بادل چھائے تھے اور ہوا چل رہی تھی۔ وہ لان میں ہی بیٹھا تھا جب ٹیکسی آکر رکی تھی اور بیل بجی تھی۔ وہ بھی گیٹ کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ اور اس وقت حیران رہ گیا جب زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب اندر آئے تھے۔

"کیسے ہو صاحب زادے۔۔"سکندر اس کی حیرانی بھری شکل دیکھ کر بولے۔

"ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔"وہ سنبھل کر مسکراتا ہوا بولا۔

"تمہارے سامنے ہیں۔۔"

"کیسی ہیں اماں۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔تم سناؤ۔۔۔"وہ اسے بوسہ دیتیں بولیں۔

"ٹھیک۔۔آیئے اندر چلیے۔۔"وہ کہتا ہوا انھیں لیے اندر کی جانب بڑھا۔وہ الگ بات ہے کہ دل میں ادھم مچ چکی تھی۔ان کی اچانک بے وجہ آمد اسے یونہی نہیں لگی تھی۔

"روشنی کہاں ہیں۔۔۔"

"وہ کمرے میں۔۔۔۔میں بلا کر لاتا ہوں۔۔۔"زاہدہ بیگم کے پوچھنے پر وہ روشنی کے کمرے کی طرف بڑھا۔

دروازہ کھلا تھا وہ کمرے میں کہیں نہیں تھی واش روم کا دروازہ بھی کھلا تھا وہ ٹیرس کا دروازہ کھولتا بالکنی میں آیا تو وہ کرسی پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی تھی۔جاگ رہی تھی۔لیکن خاموش تھی۔چہرہ بے تاثر تھا۔

"اماں اور بابا آئے ہیں۔۔"فاران کے آواز پر صرف پلکیں لرزیں تھیں۔پوزیشن میں کوئی فرق نا آیا۔فاران نے کچھ لمحے انتظار کیا۔پھر واپس پلٹ آیا۔اور کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو کپڑے بدلنے کے باوجود چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

"کیا ہوا اسے۔۔۔"زاہدہ بیگم اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔انھوں نے فاران کی طرف دیکھا۔

"بس کچھ دن بیمار رہی ہے۔۔۔اور کھاتی پیتی بھی نہیں ہے ٹائم سے۔۔۔"سکندر صاحب بھی فاران کو دیکھ رہے تھے۔

"لیکن۔۔۔دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہے۔۔۔ تمہیں خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

"اماں اب میں منہ میں ڈالنے سے تو رہا۔اپنی کیئر خود کرنی پڑتی ہے۔۔۔" مدعا خود پر آتا دیکھ کر وہ بھی رہ نا سکا۔جب کہ اماں فاران کے ایسے بولنے پر فاران شاکی نظروں سے دیکھنے لگیں تھیں۔روشنی چپ بیٹھی تھی۔

"اچھا آپ ناشتہ کریں گے یا لنچ تیار کرواؤ۔۔" وہ بات پلٹتا بولا۔

"بیٹا تھوڑی دیر بعد کھانا ہی کھالیں گے ابھی چائے بنوالو۔۔۔" بابا کے کہنے پر وہ خود اُٹھا اور کچن میں گیا۔روشنی صاحبہ تو مہارانی بنی بیٹھی تھیں۔

"میں جاتی ہوں کچن میں۔۔"

"نہیں نہیں بیٹا۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔خود لے آئے گا۔۔۔اس نے کون سا خود بنانی ہے۔۔۔تم بیٹھو۔۔" روشنی کہہ کر اٹھنے لگی کہ سکندر صاحب نے روکا۔وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتی واپس بیٹھ گئی۔زاہدہ بیگم جانے کیسے ضبط کیے بیٹھی رہیں۔روشنی کا کملایا ہوا چہرہ انھیں اندر تک پریشان کر گیا تھا۔اگر انوار روشنی کو ایسے دیکھ لے تو کیا سوچے گا۔

"تم آجاتے۔۔چکر لگا لیتے روشنی بھی مل لیتی سب سے۔۔" چائے پیتے بابا نے کہا۔

"بس بابا مصروف ہی اتنا رہا۔۔۔"

"بیٹا مصروفیت میں سے گھر والوں کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے۔۔۔اور تین مہینے ہونے والے ہیں تم لوگوں کو اسلام آباد میں۔۔۔دو دن کا ٹائم تو نکل سکتا تھا۔۔۔" سکندر صاحب بھی آج خاصے سنجیدہ تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی۔۔"وہ اب کیا بحث کرتا۔

چائے کے بعد اماں اور بابا آرام کرنے کمرے میں چلے گئے۔تو روشنی بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ملازم برتن اُٹھا رہا تھا۔فاران اکیلا بیٹھا رہ گیا۔کچھ سوچ کر وہ بھی روشنی کے پیچھے گیا۔وہ سر جھکائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔فاران کے آنے پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا۔

"اگر اماں تمہیں ساتھ جانے کا کہیں تو تم منع کرو گی کچھ دن کے بعد میں لے چلوں گا۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔فاران کے بات ختم کرنے پر روشنی نے سر اٹھا کر سپاٹ چہرے سے فاران کو دیکھا تھا۔ہر احساس سے عاری چہرہ۔

نظر گھما کر روشنی اُٹھی اور بالکنی میں رکھی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔اور آنکھیں موند لیں۔۔

فاران کمرے میں اکیلا رہ گیا۔

"چلو ڈاکٹر پر چلیں۔۔"دوپہر کے کھانے کے بعد پھپھو نے اس سے کہا۔وہ پریشان تھیں۔

"پھپھو میڈیسن لی تھی۔۔۔کھا رہی ہوں۔۔۔کمرے میں پڑھی ہیں۔۔"

"کیا کہہ رہی تھی ڈاکٹر۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔بس یہی کہا کہ میڈیسن ٹائم سے کھانی ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے بتا رہی تھی۔

"فاران کے ساتھ گئی تھی۔۔"ان کے پوچھنے پر وہ خاموش رہی۔جبکہ زاہدہ بیگم فاران کو دیکھنے لگیں۔اور فاران کو سمجھ نہیں آیا جھوٹ بولے یا سچ۔دونوں صورتوں میں ہی پھنسنا اس نے ہی تھا۔آخر وہ خاموش ہی رہا۔۔

"ایسا کرو تم پیکنگ کر لینا۔ ہمارے ساتھ ہی چلو۔۔"

"جی۔۔۔"روشنی نے سر ہلایا۔ اور فاران کو غصہ آیا تھا۔ یعنی اس کی بات کی کوئی اہمیت نہیں۔۔

"اماں ہم آئیں گے کچھ دنوں بعد۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ آجانا تم۔۔۔ روشنی ساتھ جا رہی ہے جب آؤ گے پھر اسے واپس لے آنا۔۔"انھوں نے حتمی انداز میں کہا۔ تو وہ لب بھینچے خاموش ہوا۔

"تمہیں کچھ کہا تھا میں نے۔۔۔"رات کو جب اماں اور بابا سونے کے لیے کمرے میں گئے۔ روشنی بھی اُٹھ کر کمرے میں آگئی تو فاران روشنی کے پیچھے آیا تھا۔ اماں اور بابا کے خیال سے ہی ویسے تو وہ اوپر بیڈ روم میں سو رہا تھا۔

فاران نے اس کا بازو سختی سے پکڑا تھا۔ روشنی نے نفرت سے اسے دیکھا۔

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں۔۔"روشنی نے جھٹکے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوایا تھا۔

"اور آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سرد لہجے سے بولی اور اس کے پاس سے ہٹ کر الماری کھولنے لگی۔ فاران اس کے انداز پر کچھ پل تو وہیں جما تھا۔ وہ سفری بیگ نکال کر اپنی چیزیں نکالنے لگی۔ فاران غصے سے پلٹا تھا اور اسے بازو سے پکڑ کر الماری کے ساتھ لگایا اور زوردار آواز سے الماری کا دروازہ بند کیا تھا۔ وہ جھٹکے سے الماری سے لگی تھی۔

"آج پہلی اور آخری مرتبہ اس انداز میں بات کی ہے تم نے آئندہ ایسے بکواس کی تو جان نکال لوں گا۔۔"وہ اس کا چہرہ اپنی ہتھیلی کے زور سے دباتا ہوا بھڑکا تھا۔

"اپنی اوقات مت بھولو۔۔"اس کی بات پر روشنی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔

"اچھی طرح جان گئی ہوں اپنی اوقات۔۔۔"وہ آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولی۔

"تو یہ بھی جان لو کہ اگر تم گئیں تو یہ تمہاری بھول ہو گی کہ میں تمہیں لینے آؤں گا۔۔۔"اس کی بات پر فاران نے جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ الماری سے لگتے لگتے بچا۔

"تو اب سوچ سمجھ کر جانا۔۔۔اور یہ بات مذاق بلکل بھی نہیں۔۔"

روشنی آگے سے بولنا چاہتی تھی اسے جواب دینا چاہتی تھی لیکن اس پل اتنی کمزور ہوئی کہ بس دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر ہچکیوں سے رونے لگی۔فاران ماتھے پر بل ڈالے اس کے لرزتے جسم کو دیکھنے لگا۔اسے بری طرح روتے دیکھ فاران کا دل ایک لمحے کو مدھم ہوا۔غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت سے جھنجھلا کر وہ باہر نکلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جانے کتنی دیر سڑکوں پر گاڑی چلاتا رہا لیکن روتی ہوئی روشنی ذہن کے پردے پر چپکی ہوئی تھی۔تنگ آکر خالی سڑک پر بڑی تیزی سے اس نے یوٹرن لیا تھا۔رات کی خاموشی میں ٹائر چرچرانے کی آواز گونجی تھی۔سپیڈ بڑھاتے ہوئے اس نے گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی تھی۔

گھر داخل ہوا تو قدم اوپر اپنے کمرے میں جانے کی بجائے روشنی کے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔دروازہ کھولا تو کمرے میں ہر چیز ویسے تھی جیسی چھوڑ کے گیا تھا۔

بیڈ پر پڑا بیگ۔۔۔

بیگ کے پاس بکھرے کپڑے۔۔۔

اور الماری سے ٹیک لگائے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ کر اس میں منہ چھپائے روشنی۔۔۔۔

فاران نے آہستگی سے دروازہ بند کیا۔اور بیگ اُٹھا کر صوفے پر رکھا پھر کپڑے بھی۔رکھنے کے بعد مڑ کر روشنی کو دیکھا جس کی حالت میں کوئی تبدیل نہیں آئی تھی۔پلٹ کر جیب سے موبائل اور چابیاں نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک تھی۔وہ چلتا ہوا الماری کے پاس جا کر اس کے برابر بیٹھ گیا۔ٹانگیں سیدھی کر کے ایک دوسرے کے اوپر رکھیں۔

"میں ایسا نہیں ہوں بلکل بھی۔۔۔جانے کیوں غصہ اور جھنجھلاہٹ میں،میں ایسے ہو رہا ہوں مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"فاران کی بے بس سی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"سوری روشنی۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے روشنی کے سر پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔روشنی ذرا نا ہلی۔فاران نے ہاتھ بڑھایا اس کے کندھے پر رکھا اور زور لگا کر پیچھے کی طرف کھینچا تو وہ اس کے پہلو سے لگ گئی۔چہرہ ابھی تک چھپا ہوا تھا۔فاران نے دونوں بازو کا دائرہ بنا کر اس کے گرد حصار باندھا وہ اور قریب ہو گئی فاران نے آگے ہو کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن وہ دوسری سمت کر گئی۔گہری سانس لے کر فاران نے اس کی پشت پر پیشانی ٹکائی۔کافی دیر بعد تھک کر روشنی نے ٹانگیں سیدھی کیں اور ڈوپٹے سے چہرہ صاف کرنے لگی۔رو رو کر چہرہ مزید بگڑ گیا تھا۔فاران کے انداز سے اس کے اندر کوئی ہلچل نا ہوئی تھی۔بس ایک خاموشی تھی جو اس کے اندر اور باہر تھی۔جیسے اب کوئی بھی بات،کوئی بھی عمل،کسی بھی انداز سے کچھ فرق نا

پڑھتا ہو۔ جیسے سب بے معنی سا ہو گیا تھا۔ اتنے دن کی ذہنی اور جسمانی اذیت نے جیسے اس کو اندر سے ختم کر دیا تھا۔ کہ اب ہر احساس، کسی بھی قسم کی چاہت موقوف ہو چکی تھی۔

اور دل۔۔۔۔اس کی تو پوچھو ہی مت وہ اب کہ ٹوٹا نہیں تھا مر گیا تھا اور ٹوٹی ہوئی چیزیں تو جڑ ہی جاتی ہیں لیکن مر کر زندہ کوئی نہیں ہوتا۔

مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے معجزے کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر کتنا وقت، کتنا انتظار کہ قدرت کب مہربان ہو یہ کون جانتا تھا۔

فاران محسوس کر چکا تھا وہ چہرہ اٹھا چکی ہے اور خاموش بیٹھی ہے۔ اس نے پہلے اس کی گردن پر لب رکھے پھر گال پر بوسہ لیا۔ اور پر جوش سی گرفت مزید تنگ کی۔ یہ جانے بغیر کی یہ "حربے" اب بلکل "بے کار" تھے۔ اتنے ہی "بے وقعت" جتنا روشنی نے اس عرصے میں خود کو محسوس کیا تھا۔

****

فاران نے اس کی خاموشی کو محسوس کیا تو اسے ناراضگی پر منحصر کیا۔ (کیا معصومیت تھی۔ صرف ناراضگی۔۔؟؟)

رات دونوں اپنی اپنی جگہ پر لیٹے مخالف سمت کروٹ لیے خاموش تھے۔ فاران تو کچھ دیر بعد سو گیا تھا۔ لیکن روشنی ساری رات سو نا پائی تھی۔ اگلے دن ناشتے پر بابا نے فاران سے واپسی کی ٹکٹ بک کروانے کا کہا۔

"تین کروانا بک۔۔۔روشنی کی بھی۔۔۔" اماں نے یاد دہانی کروانا ضروری سمجھا۔

"اماں جان روشنی اور میں دونوں آئیں گے کچھ دنوں تک۔۔۔"

"ایسا کرتے ہیں روشنی سے ہی پوچھ لیتے ہیں اس نے ہمارے ساتھ جانا ہے یا نہیں۔۔" دوبارہ سے اسی موضوع کو شروع ہوتا دیکھ کر بابا نے کہا۔

"بتاؤ بیٹا۔۔۔ابھی جاؤ گی یا کچھ دنوں بعد فاران کے ساتھ۔۔" بابا کے پوچھنے پر فاران نے بھی اسے دیکھا۔

"پھپھو میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔" وہ نظریں جھکائے ہی بولی۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔فاران پھر اب تین ٹیکٹس کروانا اور کوشش کرنا آج کی ہی ملے۔۔"

"آپ کچھ دن اور رکتے بابا۔۔۔ابھی کل ہی تو آئیں ہیں۔۔" روشنی کے جواب پر کچھ دیر بعد فاران سنبھل کر بولا تھا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ابھی تو اچانک آنا پڑا۔۔۔پھر آئیں گے کافی دن رہیں گے۔۔۔"

"ہاں ابھی تو حمدان پیچھے پڑا تھا۔۔۔جایئے روشنی کو لے کر آیئے۔۔۔وہ بھی روشنی کے لیے اداس ہو گیا ہے۔۔۔میں نے تو کہا تھا خود چکر لگا آؤ کہتا چھٹی نہیں ملی ورنہ اس نے خود آنا تھا۔۔۔" اماں کے بتانے پر فاران سمجھ گیا کہ یہ ماموں کا ہی کام ہے۔اس کے مطمئین کرنے پر بھی وہ مطمئین نہیں ہوئے تھے۔

اس دن تو نہیں اگلے دن صبح کو وہ لاہور کے لیے نکلے تھے۔روشنی کے جانے کے فیصلے کے بعد فاران نے اس سے کوئی بات نہیں کی رات میں کمرے میں آیا تھا لیکن بلائے بغیر کروٹ لیے سو گیا۔روشنی نے بھی خاموشی سے اپنی پیکنگ کی۔

****

کملائی ہوئی روشنی کو دیکھ کر سومیہ، تیمور حیران بھی ہوئے اور پریشان بھی۔ وہ خاموشی سے سب کی سنتی رہی۔ اور رات کو کمرے میں آئی تو بستر پر گر سی گئی۔ اتنی جلدی وقت بدل جائے گا سوچا نا تھا۔ دو دن گھر رہنے کے بعد وہ اپنے گھر گئی۔ پھپھو خود چاہتیں تھیں کہ وہ کچھ سنبھل جائے۔ ورنہ انوار صاحب اور سلمی اسے دیکھ کر پریشان ہوتے۔ پھر بھی وہ رونق اس کے چہرے پر نا آئی تھی کچھ دن ادھر رہ کر وہ واپس آگئی۔ چاچو سے اس کی زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔ ان دنوں ان کی نائٹ ڈیوٹی تھی۔ جس وجہ سے انھیں وقت نہیں ملا۔ لیکن وہ اسے دیکھ کر مطمئین ہو چکے تھے۔ شاید واقعی وہ اداس تھی۔ انھوں نے یہی سوچا باوجود کہ ان کے اندر کوئی چیز کھٹک رہی تھی جسے وہ سمجھ نہیں لائے تھے۔

دوسری طرف فاران کچھ دن تو وہ بس آفس سے اپنے کمرے اور کمرے سے آفس جاتا رہا۔ وہ تھی تو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ زیادہ تر وہ اپنے کمرے میں ہوتی تھی۔ اب جب کہ وہ چلی گئی تو ایسا لگتا تھا۔ جیسے گھر میں ہر جگہ ہی وہ تھی۔

آج بہت دنوں بعد وہ اس کے کمرے میں آیا تھا۔ کمرے میں ہر چیز ویسی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔

فاران اس کے ساتھ روڈ نہیں ہونا چاہتا تھا لیکن کیا کرتا اس سے فرید کی باتیں برداشت نہیں ہوئیں تھیں۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ روشنی کے جن انداز نے فاران کو اپنی طرف مائل کیا تھا۔ وہ انداز اس سے پہلے کسی اور کو بھی پاگل کر چکے تھے۔ مزید فرید اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا تھا۔ اس کی ریپوٹیشن خراب کر رہا تھا۔ اسے بلیک میل کر رہا تھا۔ اس کے سرکل میں اس کے خلاف باتیں ہونا شروع ہو گئیں۔ جس کا غصہ آ جا کر

اس نے روشنی پر نکالا تھا۔اسے واقعی اس سے کوفت ہونے لگ پڑی تھی۔اس لیے وہ اس کا سامنہ ہی نہیں کر رہا تھا۔کچھ وقت تو آیا تھا۔وہ اس سے شادی ہونے پر ہی سوچ بچار کرنے لگا تھا۔اسے تو شادی ہی کرنی تھی وہ نہیں کوئی اور ہوتی

۔اسے کیا فرق پڑھنا تھا۔اور جب دماغ نے یہ بات سوچی تھی دل جانے کیوں متفق نا ہوا تھا۔دل نے اس رائے پر احتجاج کیا تھا۔اور فاران اپنے دل کی بات جانتا تھا۔روشنی میں کچھ تو ایسی بات تھی کہ اس نے فاران کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔فاران کا دل اس کی جانب کھینچتا تھا۔ایک کشش سی اسے روشنی میں محسوس ہوتی تھی۔اور اس کا اقرار اس نے خود سے کیا تھا اور نا ہی روشنی سے۔

وہ بیک وقت دو محاذ پر لڑ رہا تھا ایک اپنے دل سے۔

دوسرا فرید سے۔وہ صرف اس وقت کا انتظار کر رہا تھا جب وہ فرید کا منہ ایک دفعہ ہی توڑتا اور اس کے لیے اسے کچھ وقت درکار تھا۔وہ ایک مرتبہ ہی فرید کا پتہ کٹ کرنے والا تھا۔بس کچھ وقت۔۔۔

کچھ دیر بعد کمرے سے نکل کر سٹڈی میں گیا۔اور تمام سوچوں کو جھٹک کر فائل اٹھا کر کیس کی ریڈنگ کرنے لگا۔کچھ دیر بعد اس نے فائل سے متعلق کاغذ اٹھانے کے لیے ٹیبل پر نظر گمائی تو اس کے ہاتھ ایک کلینک کا اینویلپ نما پیپر لگا۔جس کے اندر رپورٹ دی جاتی تھی۔

"یہ یہاں کہاں سے آیا۔۔"اس نے الجھتے ہوئے اندر سے رپورٹ نکالی۔نام والی جگہ پر روشنی فاران لکھا تھا۔ساتھ ایک اور پیپر تھا جس پر ڈاکٹر کی لکھائی تھی۔میڈیسن اور ٹائم لکھا ہوا تھا۔الجھی سی نظریں نیچے ڈاکٹر کی

لکھی تحریر پر پھسلی۔وہ پڑھ رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا۔ایک بار،دو بار،اس نے دس بار اس رپورٹ کو پڑھا تھا۔جو روشنی کی پریگنینسی رپورٹ تھی۔وہ امید سے تھی۔

"شِٹ۔۔اوشِٹ۔۔۔۔"رپورٹ ٹیبل پر رکھے اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھاما تھا۔ذہن ایک دم ماؤف ہو گیا تھا۔اسے جیسے یقین نا آ رہا تھا۔فاران نے پھر رپورٹ اٹھائی اور غور سے پڑھنے لگا۔تاریخ تو بہت دن پہلے کی تھی۔

"کچھ نہیں بس یہی کہا میڈیسن ٹائم سے کھانی ہے۔۔۔"اس کے کانوں میں آواز گونجی تھی۔جب اماں نے پوچھا تھا تو روشنی کا جواب یہ تھا۔یعنی روشنی معلوم تھا اتنے دن پہلے کا۔فاران کو یقین نا آیا جیسے۔فاران کے دہن میں اس کی حالت گھومنے لگی۔فاران کے نزدیک یہ شاک تھا چھوٹا سا شاک۔لیکن دھچکا بھرپور لگا تھا۔

وہ رپورٹ ہاتھ میں پکڑے سٹڈی سے باہر گیا تھا۔

"یہ سٹڈی میں کس نے رکھا۔۔؟؟

اس نے ملازم سے پوچھا۔

"جی سر۔۔۔میں نے اس دن یہ یہاں گرا تھا تو میں نے سٹڈی میں رکھا شاید کوئی ضروری کاغذ ہو۔۔"

"کس دن۔۔"

"جب زروہ میم کی مدر آئیں تھیں لاسٹ ٹائم۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاران نے لب سختی سے بند کیے۔اور واپس پلٹا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی یہ ہوا کیا ہے۔کیا واقعی وہ ماں باپ کے رتبے پر فائز ہونے والے تھے۔لیکن روشنی نے اسے بتایا نہیں۔۔۔اور اسی سوچ پر آکر فاران کی دھڑکن نارمل سے مدھم ہوئی تھی۔روشنی نے اسے کیوں نہیں بتایا وجہ اس کے ذہن میں آرہی تھی لیکن وہ اس وجہ کی طرف جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔"فاران نے خود کو اس پل بے بسی کی انتہا پر محسوس کیا تھا۔

اور اگلے دو دن بعد اسے اماں کا فون آیا۔

"مبارک ہو تمہیں۔۔۔تم بابا بننے والے ہو۔۔"خوشی ان کے لہجے سے ظاہر تھی۔

"آپ کو بھی مبارک ہو اماں۔۔"وہ آہستگی سے بولا تو ان کا ماتھا ٹھنکا۔

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔۔"

"بہت خوشی ہوئی۔۔۔آپ سوچ بھی نہیں سکتیں۔۔۔"وہ گہری سانس بھر کر بولا۔

"ارے بیٹا اب اس بات پر ناراض مت ہونا کہ روشنی نے تمہیں نہیں بتایا۔۔۔پوچھا تھا اس سے کہتی آپ خود بتا دیں۔۔۔جھجک رہی تھی۔۔"اور فاران جانتا تھا کہ یہ جھجک تھی یا کچھ اور۔۔۔

"اور تم آئے نہیں تب تو کہہ رہے تھے کچھ دنوں تک آؤ گے۔۔۔اچھا ہی ہوا روشنی کو لے آئے ساتھ ہم۔۔۔کب آؤ گے تم۔۔۔"ان کا لہجہ ہلکا سا ناراضگی بھرا تھا۔

"بہت جلد اب تو آنا ضروری ہو گیا ہے نا۔۔۔" اس نے اور ہی بات کو ذہن میں رکھ کر کہا اور اماں خوش ہو گئیں۔ انھوں نے مسکرا کر خدا حافظ کہتے ہوئے فون رکھ دیا۔

****

فاران آیا تو ان دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہیں بلایا۔ سب نے فاران کو مبارکباد دی جسے اس نے خوشی سے قبول کیا تھا۔ لیکن کمرے میں آ کر اس نے روشنی سے کوئی بات نہیں کی۔ وہ کرنا چاہتا تھا لیکن نہیں کر سکا تھا۔ فاران انوار ماموں سے ملنے گیا ساتھ روشنی کو بھی لازماً جانا تھا۔ سفر کے دوران نا فاران نے خاموشی سے ڈرائیونگ کی۔ روشنی خاموش سی باہر دیکھتی رہی۔

حمدان چاچو بھی آج گھر تھے۔ فاران کے منع کرنے کے باوجود بھی چچی اور امی نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا۔ روشنی بھی ان کے ساتھ کچن میں ہی ہیلپ کروانے لگی۔ کھانا کھانے کے بعد چائے پی کر جب تک وہ نکلے۔ حمدان چاچو دونوں کی خاموشی اور سرد انداز کو بھانپ گئے تھے۔ انھوں نے سوچا یہ میاں بیوی کی آپس کی بات ہے۔ لڑائی جھگڑا تو چلتا رہتا ہے۔ لیکن انھیں نہیں پتہ تھا کہ یہ لڑائی جھگڑا ایٹم بم نکلے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہوا کچھ یوں کہ اس کے اگلے دن سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم کو سکندر صاحب کی بہن کے سسرال میں ہوئی مرگ پر جانا پڑا۔ اور تیمور سومیہ اور بچوں کو لے کر بڑی پھپھو کی طرف گیا تھا۔ پیچھے روشنی اور فاران رہ گئے۔ فاران بھی باہر نکل گیا۔ پیچھے روشنی اکیلی تھی جب حمدان چاچو یہاں پاس ہی اپنے دوست کی والدہ کے افسوس کو آئے تھے۔ دوست کے ہاں سے ہو کر وہ بہن یعنی زاہدہ آپا کے گھر آ گئے۔ اندر گئے تو روشنی ہی انھیں ملی۔ ان کے پوچھنے پر سب کا بتایا جہاں جہاں گئے تھے۔

"چاچو کھانا کھائیں گے یا چائے؟؟

"نہیں بیٹا چائے بھی نہیں کھانا بھی نہیں ابھی اکبر کے گھر سے چائے پی کر آیا ہوں۔۔۔ آؤ تم بیٹھو یہاں پر۔۔۔"انھوں نے اپنے پاس اشارہ کیا اور مزید کہنے لگے۔

"جب سے اسلام آباد گئی ہو تفصیل سے بات ہی نہیں ہوئی۔۔۔"

"خوش ہو نا۔۔۔"وہ ان کے پاس جا کر بیٹھی تو انھوں نے پوچھا۔

"جی۔۔"وہ سر جھکا کر بولی۔ قریب سے چاچو اس کے چہرے کے غور سے دیکھنے لگے۔ اور اسی وقت فاران اندر آتا وہیں دروازے پر رکا تھا۔

"انوار بھائی بہت خوش ہیں اور مطمئین ہیں اور بھابھی بھی۔۔۔۔۔یہ ایک اچھا فیصلہ تھا۔۔۔ہے نا۔۔۔"جانے کیوں وہ بہانے بہانے سے پوچھنے لگے۔۔۔اور روشنی نے خاموشی سے سر ہلایا تھا۔

"جب تم نے فون کیا میں اتنا پریشان ہو گیا تھا۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔لیکن فاران نے جب کہا تم اداس ہو تو میں نے آپا کو کہا جلدی جائیں اور لے کر آئیں روشنی کو۔۔۔فاران کے پاس جب بھی ٹائم ہو گا آ جائے گا۔۔۔"ان کے کہنے پر روشنی خاموش ہی رہی اور ایک ہاتھ کے ناخن سے دوسرے ہاتھ کے ناخن کی سطح کھرچنے لگی۔ چہرہ جھکائے وہ ضبط کر رہی تھی۔ فاران کو لگا اب وہ اس کے بارے میں کچھ بولے گی لیکن وہ خاموش ہی رہی۔

"لیکن تم مجھے یہاں آ کر بھی خوش نہیں لگ رہی۔۔"روشنی کو لگا اب بولنا ضروری ہو گیا ہے۔ اس دن اس نے واقعی چاچو کو فون کیا تھا۔ تو سب بتانے کے لیے۔ اس دن روشنی کو خود لگ رہا تھا اسے سہارے کی ضرورت ہے

نہیں تو اس کا دل پھٹ جائے گا۔ لیکن اس کے بعد روشنی نے سوچا تھا یہ بھی اچھا ہوا چاچو کو کچھ پتہ نا چلا۔ نہیں تو اس وقت کچھ بھی ٹھیک نہیں ہونا تھا۔ وہ دکھی تھی لیکن اس کے ماں باپ تو اس کی طرف سے سکون میں تھے۔ انھیں پریشان کر کے اسے بھی مزید دکھ ہی ہونا تھا۔

"نہیں چاچو ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ایسے ہی اداس تھی میں اسی لیے آپ کو فون کیا تھا۔۔۔" اس نے سر جھکائے ہی کہا۔

"فاران اچھے ہیں۔۔۔ اور میں خوش ہوں۔۔۔" وہ اتنی آہستگی سے بولی کہ فاران تک اس کے لفظ بمشکل پہنچے تھے۔

"یہی بات میری طرف دیکھ کر کہو۔۔۔ سر جھکائے نہیں۔۔۔" چاچو سنجیدگی سے بولے۔ ان کے بولنے پر روشنی نے چونک کر انھیں دیکھا۔

"اداسی اور دکھ میں فرق ہوتا ہے روشنی۔۔۔ اداس ہم کسی فرد کے لیے ہوتے ہیں اور دکھ ہمیں کوئی فرد دیتا ہے۔۔۔ دونوں کے مطلب الگ ہیں تو ان کا احساس بھی چہرے پر مختلف ہی اجاگر ہوتا ہے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

"تمہیں یاد ہے جب فرید سے تمہاری شادی ہوئی تھی تو یہی سوال میں نے تم سے پوچھا تھا۔ تو تم نے کیا جواب دیا تھا۔۔۔ تم نے کہا تھا میں اپنی زندگی میں بڑھنا چاہتی ہوں سب کچھ پیچھے ختم کر کے۔۔۔ اور تم نے کیا بھی۔۔۔ لیکن اس وقت تمہارے چہرے پر نا تو دکھ تھا نا اداسی۔۔۔" چاچو کے بولنے پر اس نے نا سمجھی میں انھیں دیکھا۔

"تم دکھ میں ہو بہت گہرے دکھ میں۔۔۔اور یہ تمہاری خالی آنکھیں بتا رہیں ہیں۔۔۔"اب کے چاچو نے واضح انداز میں اسے کہا تو روشنی تو روشنی فاران بھی ان کے اندازے پر حیران تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"روشنی نے کہتے ہوئے نظریں چرائیں وہ کوشش کے باوجود بھی چاچو کی طرف دیکھ کر بات نا کر پائی۔

"جب تم فرید کے ساتھ تھیں تب تم مجھ سے جھوٹ نہیں بولتیں تھیں روشنی۔۔۔تمہیں کچھ پسند نہیں تھا تمہیں کچھ اچھا نہیں لگتا تھا تم مجھ سے کہتی تھیں۔۔۔چاہے وہ فرید کے متعلق ہوتا یا کسی اور کے متعلق ۔۔۔فاران نے تمہیں جھوٹ بولنا سکھا دیا کیا۔۔۔"فرید کے دوسری بار ذکر پر فاران کے رگوں میں خون کی گردش تیز ہوئی تھی۔

"چاچو پلیز آپ کیوں پرانی باتیں کر رہے ہیں۔چھوڑیں سب پیچھے چھوٹ گیا ہے۔۔۔۔۔"

"اگر فرید کے ساتھ یہ اتنی ہی خوش تھی تو اس بارے میں دوبارہ سوچ لیں ماموں۔۔"اس سے پہلے روشنی کی بات پر حمدان روشنی سے کچھ کہتے فاران کی آواز نے ان دونوں کو اپنی جگہ ساکت کیا تھا۔حمدان نے نا سمجھی میں اس کو پلٹ کر دیکھا جو دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے تھا۔ماموں کے دیکھنے پر وہ چلتا ہوا صوفے پر بیٹھنے کی بجائے ان کے آگے رکھے ٹیبل پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھنسائے آگے کو ان کی طرف جھکا۔وہ دونوں اسے دیکھ رہے تھے۔

"کیا مطلب۔۔"حمدان کے پوچھنے پر روشنی کا دل ڈوبا۔اس نے فاران پر سے نظریں توہٹائی ساتھ سر بھی جھکا لیا۔فاران ایسا کیوں بولا تھا اسے بلکل سمجھ نہیں آیا تھا۔

"اتنی مشکل بات نہیں کی میں نے۔۔۔یہی کہا اگر یہ اس کے ساتھ خوش تھی تو اس بارے میں دوبارہ کوئی فیصلہ کر لیں۔اور اب تو کوئی مشکل بھی نہیں ہو گی۔۔"اس کی بات پر حمدان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے۔روشنی نے اذیت سے آنکھیں بند کی تھیں۔جانے اب وہ کون سے زہر کے تیر اس کے اندر گاڑنے جا رہا تھا۔

ایک اور درد میں اضافہ کرنے جا رہا تھا۔

"فاران تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا بات کر رہے ہو۔۔۔تم ایسی کوئی بھی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو۔۔"حمدان کا لہجہ ناگوار اور تلخ ہوا۔

"چھوڑیں اس بات کو ماموں کے میں نے یہ بات کیوں کی۔۔۔اور مجھے بتایئے جب آپ جانتے تھے اس کی شادی فرید سے ہوئی تھی آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔"فاران بھی انہی کے انداز میں بولا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔؟"انھوں نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا۔انھیں اس کی ایسی گفتگو کرنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

"بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں یہ شادی کبھی بھی نہیں کرتا۔۔۔کسی کے دباؤ پر بھی نہیں۔۔۔"حمدان نے بے یقینی سے فاران کو دیکھا۔اس کا ہر انداز اس وقت انتہا کی سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔انھیں سمجھ نا آئی وہ کیا بولیں۔

"کیوں۔۔؟؟"لیکن انھوں نے پوچھا۔

"کیوں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی میں شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا کجا ان کی استعمال کی ہوئی چیزیں برتنا۔۔۔"روشنی کو لگا اس کے منہ پر کسی نے تھپڑ مارا ہے۔تذلیل کے احساس سے اس کی رنگت متغیر ہوئی۔

"فاران تم کیا بات کر رہے ہو۔۔۔" حمدان کا چہرہ بھی اس کی بات سن کر لال ہوا۔ انھیں بیک وقت غصہ اور بے پناہ دکھ محسوس ہوا۔ وہ ساتھ بیٹھی روشنی سے نظریں نا ملا پائے۔ اور بولنے والا شاید آج ساری بھڑاس نکال رہا تھا۔ کسی چیز کی بھی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔

روشنی میں اور سننے کی ہمت نہیں تھی وہ اٹھ کر جانے لگی تھی۔ کہ فاران کی آواز نے اسے روکا۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔ بات تم سے متعلق ہو رہی ہے یہی رہو۔۔۔" اس کا لہجہ حکمیہ تھا۔ وہ جہاں تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔

"فرید آیا تھا میرے پاس آفس۔۔۔۔ بقول اس کے شدید محبت ہے اسے روشنی سے۔۔۔ اور وہ اس سے دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ سو میں ان کے درمیان سے ہٹ جاؤں۔۔۔ طلاق دے دوں اسے تاکہ وہ اس سے شادی کر سکے۔۔۔" حمدان کو بلکل اندازہ نہیں تھا بات یہ رخ اختیار کر جائے گی۔ وہ جانے کیسے فاران کو سن رہے تھے۔ اور روشنی کا دل چاہا آج تو وہ سچ مچ مر جائے۔

"اس میں روشنی کا کیا قصور۔۔" حمدان دکھ سے بولے۔۔

"اس میں میرا کیا قصور۔۔۔" فاران کا لہجہ بلند ہوا۔

"آپ جانتے ہیں کتنی ذلت محسوس ہوئی جب اس نے میرے سامنے میری بیوی کے متعلق انتہائی ذاتی باتیں کی۔۔۔ کیسے برداشت کی میں نے وہ اذیت۔۔۔ میرا دل کیا تھا ابھی کہ ابھی اسے فارغ کر دوں اور جان چھڑاؤں اس ذلت سے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن میں ایسا نہیں کر سکا۔۔۔جانے کیوں میں ایسا نہیں کر سکا۔۔۔مجھے خود سمجھ نہیں آئی کیوں۔۔۔"فاران تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"ماموں میرے دل جو زروہ کا مقام ہے وہ کبھی کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔لیکن یہ شادی میں نے کی تھی تو اسے نبھا بھی رہا تھا۔۔۔چاہے دوسرا فریق کتنا ہی بیزار کیوں نا تھا۔۔۔لیکن آپ مجھے جانتے تھے آپ مجھے بتا سکتے تھے اس سارے معاملے کے متعلق ماموں۔۔۔تو یہ نوبت کبھی نا آتی۔۔۔"

"میں کہاں سے لاؤں اپنے میں ہمت۔۔۔اتنا بڑا ظرف کے ان سب باتوں کو بھول جاؤں۔۔۔پھر بھی اگر میں آگے بڑھتا ہوں تو روشنی اس کے لیے تیار نہیں ہوتی۔۔۔اور اب ہم ماں باپ بننے والے ہیں۔۔۔کیا دیں گے اس بچے کو ہم۔۔۔"

"یہ شادی ایک بہت بڑا غلط فیصلہ تھی۔۔۔جس پر آپ سب مطمئین اور خوش ہیں لیکن ہم دونوں نہیں۔۔۔جن کا خوش ہونا ضروری ہے۔۔"وہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔کمرے میں خاموشی چھا گئی۔حمدان کو سمجھ نا آئی وہ کیا کہیں۔جو باتیں انھوں نے ابھی سنی ان پر انھیں تو جیسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں یہ ایک بہت بڑا غلط فیصلہ تھا بلکل غلط۔۔۔اور اس سے بھی بڑی میری بد نصیبی ہے کہ مجھے ایسے مرد ملے جو مجھے کبھی عزت نا دے سکے۔۔۔چاہے وہ فرید علی ہو یا فاران سکندر۔۔۔میرے لیے تو دونوں ہی تذلیل اور دکھ کا باعث ہیں۔۔۔"کچھ دیر بعد روشنی آنکھوں میں آنسو لیے حمدان کو دیکھتی زخمی لہجے میں بولی۔فاران نے چہرہ گھما کر اسے دیکھا۔اس کا نام کیوں لیا روشنی نے۔حمدان بھی چہرہ اٹھا کر روشنی کو دیکھنے لگے جس کا چہرے پر خاموش آنسو بہہ رہے تھے۔چہرہ لال تھا۔

"کہا تھا نا آپ سے نہیں کرنی شادی۔۔۔۔مجھے پتا تھا میں اتنی خوش قسمت نہیں ہوں۔۔۔۔آپ نے کہا فاران بہت اچھا ہے وہ تمہاری طرح جذباتی اور بے وقوف نہیں ہے۔۔۔یہ ہے آپ کا فاران۔۔۔یہ۔۔۔"وہ فاران کو نفرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا چاہتے ہو تم مجھ سے۔۔۔چھوڑنا چاہتے ہو مجھے طلاق دینا چاہتے ہو نا۔۔۔تو دو ابھی اور اس ذلت سے خود کو آزاد کرواؤ فاران سکندر۔۔۔کیوں کہ اس مرد کے ساتھ مجھے خود نہیں رہنا جو میری عزت کر سکے اور نا کروا سکے۔۔۔جس کے لیے میں تذلیل باعث ہوں۔۔۔"

"برتی ہوئی عورت ہوں نا میں۔۔۔مت رکھو اپنے ساتھ۔۔۔اور تمہیں مجبوری کیا ہے محبت تم مجھ سے کرتے نہیں۔تمہارے گھر میں میرے لیے جگہ نہیں ہے۔۔۔ختم کرو اس رشتے کو۔۔۔"آخر میں وہ چلائی۔حمدان فوراً اٹھ کر روشنی کی طرف بڑھے۔وہ کانپ رہی تھی۔فاران ساکت سا وہیں کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔اس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ روشنی کا ایسا ردِ عمل۔اپنی بھڑاس نکال کر وہ خود کو تو پر سکون کر گیا تھا لیکن اگلے فریق کو انگاروں پر لے آیا تھا۔

"چاچو کہیں اسے میں اب خود اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔جس کا دل کرتا ہے مجھے ذلیل کرتا ہے کیا میری کوئی عزت نہیں ہے۔۔۔جب چاہے سارہ مجھے ذلیل کرے۔جب چاہے زرہ مجھے ذلیل کرے۔اس کی ماں مجھے ذلیل کرے۔یہ میری تذلیل کرے۔۔چاچو میں تھک گئی ہوں۔۔۔مجھے مرنا ہے اگر زندگی میں میرے لیے کوئی خوشی نہیں ہے تو مرنا ہے مجھے نہیں جینا۔۔"وہ ہسٹریانی انداز میں چیخ رہی تھی۔حمدان اسے سنبھالتے ہوئے خود بھی رو پڑے۔انھوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔وقت روشنی کے لیے پھر بے رحم ثابت ہو گا۔وہ رو رہی تھی۔حمدان مرد تھے لیکن اس وقت ان کا بھی دل چاہا کہ اونچی اونچی روئیں۔ضبط کے باوجود

بھی ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔اسے سینے سے لگائے خود میں سموئے ان کا دل چاہا روشنی کو اس دنیا سے کہیں دور لے جائیں۔وہ سسک رہی تھی۔

"روشنی۔۔۔روشنی۔۔۔"وہ بے جان سی ہوئی تو انھوں نے پریشانی سے اسے پکارا۔لیکن وہ ہوش و حواس کھو چکی تھی۔اور فاران کے کانوں میں روشنی

"روشنی۔۔۔روشنی۔۔۔"وہ بے جان سی ہوئی تو انھوں نے پریشانی سے اسے پکارا۔لیکن وہ ہوش و حواس کھو چکی تھی۔اور فاران کے کانوں میں روشنی کے کہے الفاظ گونجتے رہ گئے۔

****

"پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں"نرس نے باہر آکر حمدان سے پوچھا۔

"جی۔۔"جب تک حمدان نے جواب دیا فاران بھی نزدیک آگیا۔

"آپ کی پیشنٹ فلحال کریٹیکل کنڈیشن سے باہر ہے۔آچھا کیا جو آپ بروقت انھیں ہاسپٹل لے آئے۔نہیں تو نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا تھا۔اور شاید بچے کی زندگی بھی لکھی تھی کہ بچہ بھی بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ڈاکٹر نے انھیں سکون آور ادویات دے کر سلایا ہے۔۔۔کل صبح تک آپ انھیں مل سکتے ہیں۔۔۔یہ کچھ انجیکشن ہیں لے آئیں انھیں لگیں گے۔۔"نرس نے کہتے ہوئے پرچی ان کی طرف بڑھائی جو فاران نے پکڑی۔نرس کے جانے کے بعد حمدان کرسی پر جا کر بیٹھ گئے جبکہ فاران میڈیسن لینے چلا گیا۔

حمدان خود ڈاکٹر تھے انھوں نے تفصیل سے ڈاکٹر سے بات کی۔وہ رات روشنی کے پاس ہی رکنے والے تھے۔گھر انھوں نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ ہاسپٹل میں ڈیوٹی پر ہیں۔اور فاران کا پتا نہیں اس نے گھر کیا بات کی تھی نا

انھوں نے اس سے پوچھا۔ حقیقت میں انھیں بھی فاران کے رویے پر دکھ ہوا تھا۔اور یہ بات جانے کتنے دنوں سے چل رہی تھی۔انھیں روشنی کی کیفیت کی وجہ بھی اب سمجھ میں آئی۔انھیں نے واقعی فاران سے بہت امیدیں لگائیں تھیں۔لیکن سب امیدیں اس طرح ٹوٹ جائیں گی انھیں ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔

جانے کیسے روشنی نے خود پر یہ سب سہا ہو گا۔اس وقت روشنی کے چہرے پر نگاہیں جمائے سوچوں میں گم تھے۔فاران بھی ان کی خاموشی محسوس کر رہا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ اس سے زیادہ روشنی کی سائیڈ لینے والے تھے۔وہ فاران سے زیادہ روشنی کو محبت کرتے تھے وہ جانتا تھا۔لیکن پھر بھی فاران کو ان کا خود سے چپ چپ رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"ماموں مجھے پتہ ہے۔۔۔۔آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔لیکن یہ بھی تو۔۔۔"اس نے آہستگی سے انھیں مخاطب کیا۔

"نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔مجھے خود پر غصہ ہے۔۔۔دکھ ہے کہ میں نے کیوں روشنی کی بات نہیں مانی اور اسے شادی پر مجبور کیا۔۔۔وہ سہی تھی وہ شادی کے بغیر زیادہ خوش تھی۔شادی اسے راس نہیں آتی تھی وہ بولی تھی چاچو عورت کے لیے شادی ضروری نہیں ہے عورت شادی کے بغیر بھی تو رہ سکتی ہے اور خوش رہ سکتی ہے۔۔۔وہ سہی تھی۔۔۔"وہ اس کی بات کاٹ کر دکھی سے بولے تھے۔اور فاران کو خاموش ہونا پڑا۔کچھ دیر کمرے میں خاموشی ہوئی۔یہ ایک پرائیویٹ ہاسپٹل تھا۔جس میں انھوں نے الگ کمرہ روشنی کے لیے لیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر کہنے لگے۔

"تمہیں یاد ہے جب تم زروہ سے شادی کرنے والے تھے میں نے تمہیں کہا تھا کہ مت کرو شادی۔۔۔۔روشنی تم سے بہت محبت کرتی ہے۔اس سے رشتہ تو بناؤ تمہیں بھی اس سے محبت ہو جائے گی۔ایک موقع تو دو روشنی کو۔۔۔۔۔۔تم نے تو نہیں لیکن اس نے تمہیں ہی سوچا تھا۔تم دونوں کا نکاح ہوا تھا فاران اور اگر اسے تم سے اپنے شوہر سے محبت ہوئی تو کیا غلط کیا اس نے۔۔۔۔یہ ایک فطری بات تھی۔۔

لیکن تم نے منع کر دیا تم نے کہا نہیں ماموں میں زروہ کے بعد اب کسی اور کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا اور علیحدگی ہی بہتر ہے۔۔۔۔تم نے نہیں ہم نے اسے دیکھا تھا اس نے کیسے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔اس نے تمہیں سات سال سوچا تھا۔تم نے اس سے نکاح کے بعد کوئی رابطہ نہیں کیا کسی قسم کا تعلق نہیں رکھا تھا اسے پھر بھی تم سے محبت ہوئی تھی۔اس نے کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا تھا کیوں کے وہ تمہارے نکاح میں تھی۔تو محبت بھی تو تم سے ہونا تھی نا۔۔۔۔اور پھر طلاق ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔یہ اس کے لیے ہی نہیں ہم سب کے لیے تکلیف دہ مرحلہ تھا فرق یہ تھا اس کے لیے زیادہ تکلیف دہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اور محبت پاس آکر کھو جائے زروہ کے بعد تم بھی اس تکلیف کو جانتے ہو گے۔۔۔۔۔

خیر۔۔۔وہ وقت بھی گزر گیا اس نے خود کو سنبھال لیا۔پھر اس کی شادی کی بات ہونے لگی۔اب اس کی شادی کرنی تھی وہ خود بھی جانتی تھی۔ہم سب کو تھا کہ وہ بہت واویلا کرے گی۔نہیں مانے گی۔ضد کرے گی۔فاران تم یقین نہیں کرو گے روشنی نے خود شادی کے لیے ہاں کی تھی۔کسی بھی دباؤ کے بغیر۔اسے یہ تک نہیں پتا تھا لڑکا کون ہے اس کا نام کیا ہے وہ کیا کام کرتا ہے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔انوار بھائی نے پوچھا تھا پہلی مرتبہ ہی "جیسے آپ کی مرضی بابا" کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔اتنی فرمانبردار تھی روشنی۔۔۔"حمدان روشنی کے چہرے پر نظریں جمائے بول رہے تھے۔اور فاران حمدان کو دیکھ رہا تھا۔کمرے میں کچھ دیر کے لیے خاموشی پھیل گئی۔شاید وہ

بتاتے ہوئے اس وقت میں کھو گئے تھے۔کچھ پل بعد انھوں نے روشنی کے چہرے پر سے نظریں ہٹا کر فاران کو دیکھا۔

"اس کی شادی کے چھ ماہ بعد کی بات تھی جب میں ہاسپٹل تھا مجھے میرے دوست کا فون آیا۔۔۔فون کر کے کہنے لگا جلدی اپنی بھتیجی کے اپارٹمنٹ آؤ۔۔۔میں حیران اور پریشان سا ادھر پہنچا تھا۔اور تم یقین کرو فاران اس کے اپارٹمنٹ جانے تک بھی مجھے دور دور تک بھی گمان نا تھا وہاں اس کے اپارٹمنٹ میں سارہ کے ساتھ زروہ بھی ہو گی۔۔۔"وہ بات کر کے رکے زروہ کے ذکر پر اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"اور یہ بھی گمان میں نا تھا کہ زروہ فرید کی سالی ہو گی اور سارہ فرید کی پہلی بیوی۔۔۔ہمیں فرید نے دھوکا دیا تھا۔جھوٹ بول کر شادی کی تھی۔کہ وہ اکیلا ہے اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔اور جس سے انکوائری کروائی اس نے بھی جھوٹ بولا تھا ہم سے۔۔۔"وہ اب روشنی کو دیکھ رہے تھے۔

"جب میں وہاں پہنچا بلڈنگ کے لوگ اندر تک گھسے ہوئے تھے۔۔۔سارہ روشنی کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی تھی۔۔۔اور سب تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔فرید سارہ کو مسلسل وہاں سے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔کبھی زروہ کو اسے لے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔جبکہ وہ روشنی کو گالیاں دینے میں مصروف تھی۔۔۔اس وقت تم روشنی کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہو کیا ہو گی۔۔۔میں اسے وہاں سے نکال کر کیسے لے کر گیا تھا مجھے آج بھی نہیں بھولتا۔۔۔لوگوں کے طنزیہ فقروں اور نگاہوں میں سے اسے لے کر جانا نہیں بھولتا مجھے۔۔۔"انھوں نے اذیت سے آنکھیں بند کی۔کچھ دیر بعد انھوں نے سلسلہ کلام دوبارہ شروع کیا۔

"میں زروہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔ لیکن سارہ نے اس دن سب حدیں پار کی تھیں اس نے میرا لحاظ کیے بنا بھی روشنی کو بد کردار اور جانے کیا کیا کہا تھا۔۔۔۔اور فرید خاموش تھا۔بقول اس کے اسے روشنی سے بہت محبت تھی لیکن اس وقت وہ اس کے کردار پر ہونے والے الزامات کو نہیں روک رہا تھا۔یہ کیسی محبت تھی اس کی۔اگر کوئی آپکی محبت کو ذلیل کرے تو کیا آپ اس کا منہ نہیں توڑیں گے۔"حمدان نے فاران کی طرف دیکھا۔

"پھر اس کے بعد فرید نے بہت کوشش کی صلح کی لیکن روشنی اس سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔اور میں بھی نہیں چاہتا تھا یہ رشتہ رہے۔فرید نے دھمکیاں دیں کہ وہ کبھی بھی روشنی کو طلاق نہیں دے گا۔ہم نے خلع کے لیے عدالت میں کیس کر دیا۔میرے بہت اچھے دوست نے ہمارا بہت ساتھ دیا۔یہاں خلع والی جنگ الگ تھی اور گھر میں بھائی بھابھی اور باقی سب کو سنبھالنا الگ۔۔۔۔یہ اس وقت سے بھی مشکل اور تکلیف دہ وقت تھا جب تمہاری اور اس کی طلاق ہوئی تھی۔لیکن خیر وقت گزر ہی گیا تھا۔ہم میں سے کوئی بھی فرید کی اصلیت نہیں جانتا تھا۔اگر جانتا ہوتا تو یقین کرو کبھی روشنی کی شادی اس سے نہیں کرتے روشنی ہم پر بوجھ بلکل نہیں تھی کہ اس کی شادی ہم ایک شادی شدہ اور دو بچوں کے باپ سے کرتے۔۔۔۔"وہ فاران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

"میرے نزدیک تھا کہ شاید زروہ نے تم سے روشنی سے متعلق یا اس سارے معاملے کے بارے میں بات کی ہو۔اور تم مجھ سے بات کرو۔سارہ اور زروہ کے نزدیک روشنی ہی غلط تھی۔ان کے مطابق روشنی نے جان کر زروہ سے بدلہ لینے کے لیے اور تم سے دوبارہ تعلق جوڑنے کے لیے یہ سب کیا تھا۔تو اس وقت اگر تمہیں بات پتہ لگتی تو وہ روشنی کے خلاف ہی ہوتی یقینی طور پر۔۔۔۔۔پر اس کے کچھ مہینوں بعد زروہ کی وفات نے ہم

سب کو دھچکا دیا تھا۔اور اس کے کچھ عرصے بعد تم بھی زروہ کے غم سے باہر نکلنے لگے۔گھر آنے لگے سب سے ملنے لگے۔اور لیلی کی شادی پر بھی تمہارا رویہ دوستانہ تھا۔جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ تم اس سارے معاملے کے بارے میں نہیں جانتے اگر جانتے بھی ہو تو شاید تمہارے نزدیک اہم نہیں ہے۔پھر بڑی آپا نے مجھ سے سب سے پہلے تم دونوں کی شادی کی بات کی۔میں کنفیوز تھا اس رشتے لو لے کر۔جبکہ آپا کا پورا زور تھا۔ردابہ سے بات کی تو اس نے کہا یہ ایک بہترین فیصلہ ہے۔تم تو کسی سے بھی شادی کر لو گے تمہیں تو کوئی بھی لڑکی مل جاتی لیکن روشنی کے لیے پھر سے دھوکا نا کھالیں بہتر ہے کہ اب اپنی فیملی میں ہی روشنی کی شادی کر دی جائے۔خیر بات پہلے تم سے کی گئی کہ اگر تمہیں کسی قسم کا اعتراض ہوا تو معاملہ یہیں ختم ہو جائے اور کسی کی دل آزاری بھی نا ہو۔۔۔۔اب مجھے نہیں پتا زاہدہ آپا نے تم سے کیسے بات کی۔پر مجھے پتا لگا فاران راضی ہے۔۔۔اس کے بعد انوار بھائی سے بات کی گئی اور انھیں راضی کیا گیا۔وہ بھی مان گئے بات سب کو معلوم ہو چکی تھی۔سوائے روشنی کے۔۔۔"انھوں نے گہری سانس لے کر بات جاری کی۔فاران کی نظریں روشنی کے ہاتھ پر تھیں جو بے جان سا سیدھا پڑا تھا۔

"روشنی سے سب سے پہلے بھابھی نے بات کی۔اس نے منع کیا اسے شادی ہی نہیں کرنی۔پھر بھائی نے بات کی اور ان کے بات کرنے پر وہ خاموش ہو گئی۔اس کے بعد میری باری آئی۔میں نے اس سے بات کی تو اس نے واضح انداز میں انکار کیا۔اس نے تمہارا پوچھا تو میں نے اسے کہا وہ تمہاری طرح جذباتی اور بے وقوف نہیں ہے۔خیر اس نے کہا اسے کچھ وقت چاہیے پھر وہ خود بتا دے گی۔میں نے کہا ٹھیک ہے۔۔۔۔اس کے کچھ دنوں بعد بات کی تب بھی اس کا انداز ویسا ہی تھا۔پھر اس نے روتے ہوئے کہا جو دل کرتا ہے آپ کریں۔اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوئی تھی۔اس پل میں نے اسے دعا دی کہ خدا کرے تمہاری آنکھوں میں آنے

والے یہ آخری آنسو ہوں۔۔۔پر روشنی کے حق میں کی گئی دعائیں شاید آسمان اور زمیں کے درمیان ہی رہ جاتی ہیں اوپر جاتی ہی نہیں۔۔۔قبول بھی ہوتی ہیں تو پوری نہیں ہوتیں۔۔۔۔"ان کا لہجہ آزردہ ہو گیا۔

"مجھے نہیں پتا تم دونوں کا رشتہ کیسا اور کس نہج پر رہا۔۔۔پر میں جانتا تھا اب کی بار وہ شاید کوشش بھی نا کرے۔۔۔اس رشتے کو نبھانے کی۔۔۔پر مجھے تھا کہ تم سمجھ دار ہو۔اسے خوش رکھو گے اور آج دوپہر سے پہلے تک تو یقین تھا کہ تم نے اسے خوش رکھا ہے۔۔۔"وہ گہری سانس بھر کر اٹھے اور کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھنے لگے۔شاید وہ اس کے سامنے کمزور دکھنا نہیں چاہتے تھے۔ساری بات سن کر فاران گم صم ہوا تھا۔اور بیڈ پر نیند آور ادویات میں سویا وجود بے قصور لگا۔

"اگر مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ تم فرید سے جڑے ماضی کو برداشت نہیں کر پاؤ گے تو میں تمہیں خود ساری بات بتا دیتا۔۔۔اور اگر تم شادی سے انکار بھی کر دیتے تو بھی اتنا مسئلہ نا بنتا۔۔۔۔لیکن فاران بات ہی ساری یہی ہے کہ اس چیز کا اندازہ نہ مجھے تھا اور نا ہی تمہیں۔۔۔لیکن اب تو جو ہو گیا سو ہو گیا۔بدلا نہیں جا سکتا۔۔۔"ایک بار پھر ان کی آواز کمرے میں گونجی۔

"ڈاکٹر کے مطابق روشنی کی حالت خطرے سے باہر تو ہے لیکن اگر وہ مزید پریشانی اور دکھ کی کیفیت میں رہی تو اگلا اٹیک نروس بریک ڈاؤن یا ہارٹ اٹیک بھی بن سکتا ہے۔۔۔۔اس کی ذہنی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کہ اب جب وہ ہوش میں آئے تو تم اس کے سامنے آؤ۔۔۔۔اور اپنے بچے کے لیے تو تم یہ کرو گے۔۔۔اگر تم چاہو تو اسلام آباد چلے جاؤ میں باقی سب کو سنبھال لوں گا۔۔۔"وہ جانتے تھے روشنی اب فاران کی شکل بھی نہیں دیکھے گی۔اور اگر دیکھے گی تو تکلیف اور اذیت میں رہے گی۔اور ڈاکٹر کے مطابق یہ اس کے لیے خطرے کی بات ہے۔

"لیکن ماموں۔۔۔" فاران کہنا چاہتا تھا۔ کہ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا یوں تو وہ اس سے مزید بد گمان ہو جائے گی۔ لیکن حمدان نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میرے لیے اس وقت صرف روشنی کی زندگی اہم ہے۔۔۔ تمہیں روشنی کی پرواہ نہیں پر اپنے بچے کی تو ہو گی۔۔۔ اس کے لیے تمہیں جانا پڑے گا۔۔۔" حمدان اس کے بحث کرنے کو غلط سمجھے۔ تو لہجہ تھوڑا سخت ہو گیا۔ فاران لب بھینچے چپ ہو گیا۔

* *

اگلے دن جب روشنی ہوش میں آئی تو اس کے پاس چاچو تھے۔ فاران کہیں نہیں تھا۔ حمدان فون کر کے سب کو بتا چکے تھے۔ سب پریشانی میں ہاسپٹل آ رہے تھے۔

"تم نے پریشان نہیں ہونا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔ اور رونا بلکل نہیں ہے۔۔۔ میں تمہیں روتا ہوا نا دیکھوں اب۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" چاچو اس کا ہاتھ پکڑ کر بولے۔ وہ خاموش ہی رہی۔

"اور تم کسی سے کوئی بات نہیں کرو گی سب میں دیکھ لوں گا۔۔۔"

کچھ دیر بعد انوار صاحب اور سلمی اسے دیکھنے آئے پریشان سے۔ حمدان نے پہلے انھیں مطمئین کیا پھر سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم کو۔ جو ان کی آنے کے تھوڑی دیر بعد آئے تھے۔

"میں تو اپنے دوست سے ملنے گیا تھا آپ کے گھر کے پاس۔۔۔ وہاں سے فارغ ہو کر سوچا آپ سے ملتا چلوں گھر گیا تو فاران نے بتایا کہ آپ اور بھائی بھی گئے ہیں اور تیمور، سومیہ بھی۔ اس نے کہا وہ خود بھی اسلام آباد کے لیے نکل رہا ہے ایک اہم میٹنگ کا فون آیا تھا وہ گیا تو اس کے تھوڑی دیر بعد روشنی کی طبیعت خراب ہو گئی۔ میں

اسے لے کر یہاں آ گیا۔۔۔پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے۔رات کو ہی ڈسچارج ہو جانا تھا لیکن میں نے خود ہی سوچا کہ آج کا دن بھی یہاں ہی رہے تا کہ طبیعت اچھے سے سنبھل جائے۔اور کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا اس وجہ سے آپ سب کو رات پریشان نہیں کیا۔" چاچو کی بات روشنی نے بخوبی سنی تھی۔وہ آنکھیں موندے لیٹے رہی۔اور باقی سب کو حمدان پر شک نہیں ہونا تھا وہ خود بھی ڈاکٹر تھے۔یوں یہ معاملہ حمدان نے سنبھال لیا تھا۔حمدان روشنی کے ساتھ ساتھ رہنا چاہتے تھے لیکن سب کے مشکوک ہونے کے خیال سے دور ہی رہے۔اسی دن رات کو روشنی ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی۔کمرے میں فاران تھا نا ہی اس کا سامان۔وہ جا چکا تھا۔

****

وقت اپنا کام کر رہا تھا گزر رہا تھا۔گھر میں پھپھو اور سومیہ اس کا اور زیادہ خیال رکھنے لگیں اسے کوئی بھی کام سے منع کر دیا۔جب گھر جاتی ادھر بھی چاچی اور امی کا یہی انداز ہوتا۔اور باقی دکھوں کی طرح اس دکھ کو بھی جھیل کر زندہ تھی۔اس وقت وہ خود بھی سب سوچوں کو چھوڑ دینا چاہتی تھی وہ تھک چکی تھی ایک ہی گردان سے۔سب کے الزامات سے۔لیکن پھر بھی سب جھٹکنے کے بعد بھی رات کے کسی پہر دل میں درد کی لہر اٹھتی تھی۔بے چینی ہو جاتی۔آنکھ نم ہو جاتی۔تکلیف تو ہوئی تھی۔فاران نے جو بھی کہا تھا وہ تکلیف دہ ہی تھا۔پھر لاکھ دھیان بٹاتی جب بھی کوئی بات یاد آتی تو اذیت کی لہر پورے جسم میں دوڑتی۔اپنی ذات کی بے توقیری بھولتی نہیں تھی۔زروہ سے اتنی محبت۔۔۔۔۔

اور میرے احساسات کی بھی پرواہ نہیں کی۔۔

"چند مہینوں کا ساتھ ہی سہی۔۔۔۔میں تمہارے نزدیک اتنی بھی اہمیت حاصل نہیں کر پائی۔۔۔اتنی بھی نہیں کہ اپنے اندر کی کڑواہٹ کو باہر نکالنے سے پہلے تو کچھ کو تو سوچتے۔۔۔۔ذرا سا ہی سوچ لیتے کہ تمہارے الفاظ میں سہوں گی کیسے۔۔۔۔۔کیسے اپنی ذات کی توہین سہوں گی۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔اچھا ہوا تم چلے گئے۔۔۔۔اچھا کیا تم نے مجھے واقعی تمہاری زندگی میں اپنی اوقات پتہ چل گئی۔۔۔۔۔۔"یہ اور اس طرح کی بہت سی سوچیں گھومنے لگتیں۔اور وہی اذیت پھر سے محسوس ہونے لگتی۔۔۔

وقت گزر رہا تھا۔نافاران نے اس سے رابطہ کیا اور نا ہی اس نے۔چاچو نے اس موضوع پر دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔ویسے بھی بات کرنے کو اب بچا ہی کیا تھا۔

انہی دنوں ایرج کی طرف سے بھی خوشی کی خبر آئی تو زاہدہ بیگم شکر ادا کرتے نا تھکتیں ماں تھیں اس کی بہت فکر تھی انہیں۔ایرج کے بعد لیلی کے ہاں بھی خوشی کی خبر آئی۔لیلی روشنی کو فون پر مصروف رکھنے لگی۔یہ کھاؤ یہ نا کھاؤ۔ایسے کرو۔یوں مت کرو۔وہ خود بھی پہلی مرتبہ اس مرحلے سے گزر رہی تھی لیکن روشنی کو یوں مشورے دیتی جیسے کتنی سیانی ہو۔روشنی بھی ماں بننے کے احساس میں بہلنے لگی۔فاران گھر والوں سے بات کرتا تھا لیکن لاہور نہیں آیا۔حمدان کی خاص تاکید تھی اسے۔کہ نا تو روشنی کے سامنے آنا ہے اور اس سے کوئی رابطہ بھی نہیں کرنا۔چار مہینے گزرنے کے بعد جب پھر فاران نے ان سے کہا۔

"ماموں اب کافی وقت گزر گیا ہے۔۔۔"وہ گھر جانا چاہتا تھا۔

"نہیں فاران ابھی نہیں۔۔"

"لیکن مجھے اس سے بات کرنی ہے یوں تو وہ مجھ سے مزید بدگمان ہوتی جائے گی۔۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"تمہیں کیوں اس بات کی فکر ہو رہی ہے کہ وہ تم سے بد گمان ہے۔۔۔وہ وہی سوچ رہی ہے جو تم نے اسے سوچنے پر مجبور کیا۔۔"

"مانتا ہوں میری غلطی ہے۔۔۔ازالہ ہی کرنا چاہتا ہوں اپنی کہی باتوں کا۔اپنے کیے عمل کا۔۔"اس کا لہجہ مدھم تھا۔

"اس کے لیے انتظار کرنا ہو گا فاران تمہیں۔۔۔"حمدان بلکل سیریس تھے۔

"کتنا انتظار ماموں پانچ مہینے ہونے والے ہیں۔۔"

"اس وقت کا انتظار جب روشنی خود اسلام آباد آنے کے لیے راضی ہو گی۔۔"

"کیا بات کر رہے ہیں آپ ماموں۔۔۔آپ خود بھی جانتے ہیں وہ اب کبھی راضی نہیں ہو گی۔۔۔"

"تو بس ٹھیک ہے۔۔۔تم رہو وہاں وہ یہاں ہی رہے گی۔۔۔"

"یہ اس نے کہا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں میں نے۔۔"

"اور تمہیں اب کیا بے چینی شروع ہو گئی ہے۔۔۔تم ہی تھے نا جو اسے برداشت کر رہے تھے۔سکون سے رہو اب۔۔۔"

"ماموں پلیز۔۔۔مجھے پتہ لگ گیا ہے اس سارے معاملے میں روشنی کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔میں شرمندہ ہوں۔۔"

"صرف شرمندہ۔۔"وہ طنزیہ ہوئے۔

"تو اور کیا کرو۔۔۔"وہ ٹھنک کر بولا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔تم دونوں کا الگ رہنا ہی بہتر ہے۔۔۔تاکہ تم دونوں تسلی سے سوچو کہ تم لوگوں کو ساتھ رہنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔اگر نہیں رہنا تو ختم کر دینا اس تعلق۔۔"

"آپ جانتے ہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں اتنا آسان ہے کیا ایسا کرنا۔اب جبکہ ہمارا بچہ بھی ہونے والا ہے۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی ماموں نے یہ بات کی ہی کیوں ہے۔

"اسی لیے کہا ہے ابھی دونوں جہاں ہو وہی رہو۔۔۔روشنی جب خود اسلام آباد آئی گی تو اس سے بات کر لینا۔لیکن تم اس سے کوئی رابطہ نہیں کرو گے۔۔۔"

"یعنی جب بچہ ہو گا تب بھی نہیں۔۔۔"وہ حیران ہوا۔

"ہاں میرے خیال میں یہی مطلب ہے میرا۔۔"

"پتہ نہیں ماموں آپ کیا بات کر رہے ہیں۔۔۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔گھر نا آؤ۔۔۔کسی سے ملوں بھی نا۔۔۔۔"وہ غصے سے بولا۔

"ہاں بلکل ایسے ہی کرنا ہے۔۔۔"اس کے برعکس ان کا لہجہ پر سکون تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اب نہیں آؤ گا بلائیں گے تب بھی نہیں۔۔۔جو مرضی ہو جائے۔۔۔۔"اس نے تپ کر فون کاٹ دیا۔حمدان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے گہری سانس لی تھی۔

"میں معاملے کو سیٹ کرنا چاہ رہا ہوں اور ان کے غصے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔"

* *

اور فاران ضد کا اتنا پکا ثابت ہوا۔ کہ جب تیمور نے اسے فون کر کے بیٹے کی مبارک باد دی اس وقت بھی نہیں آیا۔ سب سے فون پر ہی مبارک باد وصول کی۔ اور جب سب نے پوچھا کب آؤ گے تو صاف کہتا پتہ نہیں۔ زاہدہ بیگم تو اس کے جواب پر حیران ہوتیں۔

"کیا مطلب پتا نہیں۔۔۔ تمہیں یہ ہی نہیں پتا کے کب آنا ہے۔ کتنے مہینے ہو گئے۔ کیا کر رہے ہو فاران۔۔" وہ زچ ہو کر اسے ڈانٹنے لگیں۔ آگے سے وہ بلکل خاموش۔ جب سکندر صاحب نے پوچھا اس وقت بھی خاموش رہا۔ ان کو پکا یقین ہونے لگا دال میں کچھ کالا ہے۔ اتنی مہینے کو گئے وہ ایک مرتبہ بھی نہیں آیا جب کہ روشنی کی حالت بھی ایسی تھی۔ اور اب بھی آنے کی بات پر خاموش تھا۔ اور پریشان ہو کر انھوں نے حمدان سے ہی بات کی۔ حمدان نے انھیں مطمئین کیا اور کہا روشنی جائے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس بات سے وہ اور کھٹھکیں۔ یعنی معاملہ گڑبڑ تھا۔ حمدان نے بھی بس اتنا ہی کہا۔ جو ان کی تسلی کے لیے تو کافی نا تھا۔

www.kitabnagri.com

روشنی کی زندگی میں پہلی مرتبہ تھا کہ وہ اتنا خوش تھی۔ ریان کی پیدائش اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت احساس تھا۔ ماں بننے کا احساس۔ وہ بلکل فاران جیسا تھا۔ سوائے ایک چیز کے۔ آنکھیں روشنی کی آنکھوں جیسی تھیں۔ رنگ بھی روشنی کی آنکھوں جیسا تھا۔ سب نے ہی کہا۔ اور اسے بھی بلکل اپنے باپ جیسا ہی لگا تھا۔

ہر بیوی کی طرح اس کا بھی دل کیا تھا۔ اس تکلیف دہ مرحلے میں اس کا شوہر بھی ساتھ ہو۔ لیکن فاران تو ایسا گیا کہ پلٹ کر نا آیا تھا۔ وہ چاہتے ہوئے بھی چاچو سے بھی اس کے بارے میں پوچھ نا سکی۔ اپنے بیٹے کو ہی دیکھنے آ

جاتا۔کیااس کی طرح ریان بھی فاران کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔خود پر تو سب برداشت کر گئی تھی لیکن اپنی اولاد پر کیسے برداشت کرتی۔کیا فاران کو اپنے بچے سے بھی کوئی محبت نہیں ہے۔آج کتنے دنوں کا ہو گیا تھا لیکن وہ نہیں آیا۔اپنے بیٹے کے لیے ہی آجاتا۔اس کی خوشی آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگی۔اپنی اولاد کی ناقدری برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

ریان دادی دادا کی جان تھا۔بچوں کا کھلونا۔تیمور کے تینوں بیٹے اس کے لیے لڑتے ہی رہتے۔یہاں تو فرخ بھی پیچھے نا تھا۔وہ سوا مہینے کا نہا کر گھر رہنے گئی۔تو تینوں تیمور سے اتنی ضد کرتے ریان کے پاس جانے کی۔کہ اسے انھیں کر ہر دوسرے دن بعد ملانے لانا پڑتا۔پندرہ دن رہ کر روشنی واپس آگئی۔گھر آئی تو ایرج آئی ہوئی تھی۔ایرج کا رویہ روشنی کے ساتھ دوستانہ نہیں تھا تو پہلے جیسا برا بھی نہیں تھا۔ریان دو مہینے کا ہونے والا تھا۔اور فاران کے آنے کی کوئی خیر خبر نا تھی۔روشنی کو پریشانی ہونا شروع ہو گئی۔اب تو سب ہی اس کے بارے میں پوچھنے لگے تھے۔اور انہی دنوں اس نے ایرج کو بھی پھپھو سے باتیں کرتے سن لیا۔

"میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا مت کریں شادی۔۔۔دیکھ لیں اب۔۔۔"

"کیا دیکھوں۔۔۔"وہ جھنجھلاہٹ میں بولیں۔

"یہی کہ ایسی کیا بات ہے کہ بھائی ریان کو دیکھنے تک نہیں آئے۔اتنی بھی کیا مصرفیت کہ بندہ اپنی اولاد کے لیے وقت نا نکال سکے اماں۔۔۔

ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔دیکھیں اب تو لوگ بھی باتیں کرنے لگے ہیں۔۔۔اسی لیے کہا تھا کہ کہیں اور کر دیں شادی۔۔۔بھائی کو لڑکیوں کی کمی تھی کیا۔۔۔لیکن آپ کو بھتیجی کی محبت میں کچھ نظر نا آیا اس وقت۔۔۔"ایرج مسلسل بول رہی تھی اور اماں خاموش۔انھیں خاموش دیکھ کر ایرج پھر بولنے لگی۔

"ریان بھی دو مہینے کا ہونے والا ہے۔۔۔کچھ اور بڑا ہو گا تو اپنے باپ کی کمی محسوس نہیں کرے گا کیا۔۔"

"کیا اول فول بک رہی ہو۔۔۔اللہ خیر کرے ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اللہ زندگی دے میرے فاران کو اپنی اولاد کی خوشیاں دیکھے۔۔"انھیں ایک دم ہی غصہ آ گیا۔

"اماں میرا یہ مطلب نہیں تھا میں۔۔"ایرج نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"جو بھی تھا یہ بات مجھ سے کی ہے خبردار دوبارہ کسی اور سے کی۔"انھوں نے تنبیہ انداز میں کہا۔

"اوفو اماں۔۔آپ بھی بات کو کہاں لے کر جا رہیں ہیں۔۔"

"بس چپ۔۔۔جاؤ جا کر آرام کرو کمرے میں ایسی حالت میں بھی تمہارے دماغ کو سکون نہیں ہے۔۔۔"انھوں نے اسے جھڑکا تو وہ منہ بناتی کمرے میں چلی گئی۔ایرج تو جا چکی تھی۔ایرج کو تو انھوں نے جھڑک دیا تھا۔لیکن اب وہ خود پریشان ہو گئیں تھیں۔جس کا عکس ان کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔روشنی نے سب دیکھا اور سنا تھا۔اب پھپھو کا تفکر چہرہ اس کے سامنے تھا۔وہ مرے ہوئے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی تھی۔اس کمرے میں جو اس کا اور فاران کا تھا۔تقریباً سال ہونے والا تھا وہ اکیلی یہاں رہی تھی۔یہ کمرہ اسے اسلام آباد والے کمرے سے زیادہ بھاتا تھا۔شاید اس لیے کہ یہ اس کا تھا۔اسلام آباد والا فاران اور زروہ کے گھر کا حصہ تھا۔سوچ جانے کہاں سے کہاں نکل گئی۔وہ ریان کا فیڈر دھونے گئی تھی۔لیکن ویسے ہی واپس آ

گئی تھی۔ریان کی صحت اچھی تھی۔جس وجہ سے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔روشنی سوئے ہوئے ریان کے ہاتھ سے کھیلنے لگی۔وہ اس کی کھلی ہتھیلی میں انگلی رکھتی تو وہ ہتھیلی بند کر لیتا۔کچھ وقت بعد پھر ہتھیلی ڈھیلی کر لیتا۔اس نے اس کا ننھا سا ہاتھ پکڑ کر چوما۔ذہن مختلف سوچوں میں الجھا تھا۔۔۔

دن گزر رہے تھے اور روشنی کی فکر مزید بڑھ رہی تھی۔

"کیا وہ کوئی فیصلہ تو نہیں کر چکا۔۔"

"کیا وہ علیحدگی اختیار کر چکا تھا۔۔"

"جب میں نے اسے کہا مجھے چھوڑ دو شائد وہ اسی بات کو مد نظر رکھ کر نا آیا ہو۔۔۔"

"لیکن جو بھی تھا ریان کو دیکھنے تو آنا چاہیے تھا اسے۔۔"

یہ اور اس طرح کی اور بہت سی سوچیں تھیں جو روشنی کو ہر وقت گھیرے رکھتیں اتنی کہ نیند تک اڑ گئی۔گھر جاتی تو بابا،امی فاران کے بارے میں اب لازمی پوچھتے۔فاران کی طرف سے خاموشی مکمل خاموشی نے سب کو ہی اپنی اپنی جگہ پریشان کر دیا تھا۔

آخر ایک دن روشنی نے چاچو سے بات کرنے کے بارے میں سوچا۔اور فوراً ہی سوچ کو عملی جامہ پہنایا کہ فون بھی کر دیا۔شام کے چار بج رہے تھے۔سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں تھے۔وہ بھی ریان کو سلا کر اس کے ساتھ ہی نیم دراز تھی۔فون کرنے کے لیے بیڈ سے اٹھ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔تاکہ ریان کی نیند خراب نا ہو۔

"کیسے ہیں چاچو۔۔۔جی ٹھیک۔۔۔ریان بھی ٹھیک ہے۔۔۔ہمم۔۔۔چاچو آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔"

"ہاں کرو۔۔۔"

"فاران کے بارے میں۔۔۔"

"ہمم سن رہا ہوں۔۔"

"چاچو فاران۔۔۔"روشنی خو سمجھ نا آئی بات شروع کیسے کرے۔

"آپ کی فاران سے بات ہوتی ہے۔۔"

"ہوں ہوئی تھی شاید پچھلے ہفتے یا اسے سے بھی پچھلے ہفتے شاید۔۔"وہ یاد کرنے لگے۔اور روشنی نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"چاچو۔۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔"حمدان اس کے تھکے سے لہجے پر چونکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سکون نہیں ہے اور کیا۔۔"روشنی کا دل چاہا رو پڑے۔

"کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔فاران سے۔۔"وہ ٹھٹھکے۔

"نہیں کیا بات ہونی ہے وہ تو ایسے ہے جیسے نا تو اس کی کوئی بیوی ہے اور ریان کا تو سوچیے ہی مت۔۔"

"ہوں۔۔۔۔تو۔۔"چاچو کو سمجھ نا آئی وہ بات کیا کرنا چاہ رہی ہے۔

"چاچو۔۔۔ تین ماہ کا ہونے والا ہے ریان اور فاران اسے دیکھنے نہیں آیا۔۔۔ میری تو اسے کیا پرواہ ہونی۔۔۔ اپنی اولاد کی بھی نہیں ہے۔۔۔"

"ارے نہیں نہیں ایسی بات بلکل نہیں ہے۔۔۔ بہت فکر ہے اسے۔۔۔۔"

"اچھا تو اب تک آیا کیوں نہیں۔۔۔۔ سب کتنے پریشان ہیں۔۔"

"وہ نہیں آئے گا۔۔۔" چاچو نے گہری سانس لی۔

"کیوں۔۔" غصے سے پوچھا۔ یعنی کہ ایسا بھی کیا کہ بندے میں اتنی اکڑ ہے۔

"دراصل میں نے اسے شروع میں منع کیا تھا۔۔۔ وہ آنا چاہتا تھا۔ اس وقت تمہاری ایسی کنڈیشن نہیں تھی کہ تم اس کا سامنا کرو۔۔۔۔ میں نے ہی اسے منع کیا۔ اس نے کئی بار پوچھا۔۔۔ تمہارے پاس آنا چاہتا تھا۔۔۔۔ تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن میری وجہ سے خاموش رہا۔۔۔۔ پھر وہ ناراض ہو گیا کہتا کہ اب وہ نہیں جائے گا لاہور ۔۔۔"

"ہیں کیا مطلب۔۔" روشنی کو یقین نا آیا جو چاچو نے کہا۔

"وہی مطلب جو تمہیں سمجھ نہیں آیا۔۔۔"

"تو چاچو اسے ریان کی پیدائش پر آنا چاہیے تھا۔۔۔ اس وقت بھی آپ نے منع کیا۔۔۔"

"نہیں اس وقت تو نہیں بلکہ میں نے تو فون پر کہا تھا آنے کا تو اس نے اچھا کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔ اس کے بعد بھی جب کہا اس کا یہی جواب تھا۔۔" ان کی وضاحت پر روشنی خاموش ہی رہی تو وہ مزید بولنے لگے۔

"دیکھو اس وقت تمہاری حالت ایسی نہیں تھی۔مجھے یہی سہی لگا۔۔۔۔تم سمجھ رہی ہو نا۔۔"

"جی۔۔"چاچو کا انداز ایسا تھا کہ روشنی کو بولنا ہی پڑا۔

"اب۔۔؟"روشنی نے پوچھا تو چاچو بولنے لگے۔

"اب۔۔۔اب یہ کہ تم چلی جاؤ اگر وہ نہیں آتا تو۔۔۔"

"میں۔۔۔کیسے چاچو۔۔۔"وہ تھکی تھکی بولی۔

"کیا مطلب کیسے۔۔۔میں خود چھوڑ کے آؤ گا اسے اور اس کے کان کھینچوں گا۔۔۔"

"میں نے سوچا تھا میں اب اس گھر میں کبھی نہیں جاؤں گی چاچو۔۔۔وہ زروہ اور فاران کا گھر ہے۔۔۔وہاں میری جگہ کہیں نہیں ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے بولی۔

"ارے ایسی بات نہیں ہے۔۔۔فاران بہت بدل گیا ہے۔۔"

"چاچو۔۔۔آپ یہی کہتے ہیں وہ بدل گیا ہے۔۔۔لیکن اب مجھے اس کی۔۔۔"روشنی کو لگا کہ وہ موضوع سے ہٹ رہی ہے تو بولتے بولتے خاموش ہو گئی۔

"اچھا ایسا ہے کہ ابھی تو مجھے جانا ہو گا میں آج تو نہیں کل تم سے ملتا ہوں۔۔۔پھر تفصیل سے بات ہوتی ہے۔۔۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔"

"اللہ حافظ۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چاچو نے کہتے ہوتے فون رکھ دیا۔روشنی کی نظریں سوئے ہوئے ریان پر گئی تھیں۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اگلے دن چاچو آئے۔سکون سے کھانا کھایا چائے پی۔اور اسے ساتھ چلنے کا کہا۔ریان کو گھر دادی کے پاس ہی چھوڑا۔وہ روشنی کو پیدل ہی لے کر قریبی پارک آئے۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔راستے میں ہلکی پھلکی گفتگو جاری تھی۔پارک میں بچے زیادہ تھے جو قریبی گھروں سے ہی نکل کر آئے تھے۔حمدان نے ایک خالی بینچ ڈھونڈا جو مل گیا۔وہ آگے آگے روشنی پیچھے پیچھے۔بینچ کے پاس پہنچ کر وہ خود بیٹھے تو روشنی بھی بیٹھ گئی۔

"ہاں بھئی اب بولو۔۔"وہ بینچ کی بیک پر بازو پھیلا کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے پوری طرح روشنی کی طرف متوجہ تھے۔جبکہ روشنی کو جانے کیوں اندر تک چڑ ہوئی تھی۔

"آپ چاہتے ہیں میں اسلام آباد جاؤں فاران نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے چاچو۔۔۔بس اتنا بتائیں کہ پھپھو سے کہوں چھوڑ کے آنے کو یا آپ جائیں گے۔۔"روشنی کا لہجہ اس وقت انتہائی سنجیدہ تھا کوئی لچک نا تھی انداز میں۔اور حمدان۔۔۔ان کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا روشنی سیدھے یہی بات کرے گی۔اس کے انداز نے انھیں حیران کیا تھا اس کا اندازہ حمدان کے چہرے سے بخوبی ہو رہا تھا۔جبکہ روشنی کہہ کر سامنے کھیلتے بچوں کو دیکھنے لگی۔

"دیکھو روشنی۔۔۔"

"سب بے مطلب ہے چاچو بے معنی۔۔۔پلیز اپنی انرجی ضائع مت کریں۔۔۔مجھے پتہ ہے آپ کیا بات کریں گے۔۔۔"اس نے حمدان کی بات کاٹی۔اور بات مکمل کر کے پھر سامنے دیکھنے لگی۔اب کہ حمدان بھی خاموش ہو کر اسے دیکھنے کے بعد سامنے دیکھنے لگے۔

"مجھے پتہ ہے یہ مشکل ہے تمہارے لیے لیکن۔۔۔"کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد چاچو نے بات شروع کی۔اور روشنی بخوبی اندازہ تھا وہ اسے ہی سمجھائیں گے۔روشنی کے اندر لاوا سا پھٹا۔اس کے صبر اور تحمل کا لاوا۔

"یقین کریں چاچو۔۔۔۔میں سب سمجھ رہی ہوں سب۔۔۔پلیز مجھ سے یہ باتیں بار بار کر کے مجھے مزید اذیت مت دیں۔یہ کام فاران بخوبی کر رہا ہے۔آپ ہی میرے حال پر رحم کھالیں۔۔۔میں صرف سکون چاہتی ہوں۔اپنے لیے۔ریان کے لیے۔اور میں سمجھ چکی ہوں مجھے ہی آگے بڑھنا ہو گا۔دوسرے لفظوں میں جھکنا ہو گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے تمہیں کہا نا فاران آنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن مجھے تم دونوں کا اس وقت دور رہنا ہی مناسب لگا تمہارے لیے۔ اور ریان کے لیے۔ اگر تم اس بات پر ناراض کہ وہ ریان کے لیے بھی نہیں آیا تو اس میں فاران کا قصور نہیں ہے۔ میری باتوں کی وجہ سے ہی وہ ضد میں آیا ہے۔ وہ تو بہت اصرار کر رہا تھا۔ تم سے بات کرنے اور ملنے کے لیے۔۔۔" حمدان کو لگا اب فاران کی صفائی دینا ضروری ہو گئی ہے۔ اور شاید روشنی اس بات پر ان سے ناراض اور فاران سے نالاں ہے۔ لیکن ان کی بات شروع ہو کر ختم ہو گئی۔ روشنی نے ان کی طرف نا دیکھا وہ سامنے ہی خاموشی سے نظریں ٹکائے رہی۔ حمدان کو واقعی اس پل سمجھ نا آئی وہ کیا سوچ رہی ہے۔ دونوں خاموش تھے۔ پندرہ بیس منٹ گزرنے کے بعد روشنی بینچ سے اٹھ گئی۔

"ریان پھپھو کو تنگ کر رہا ہو گا۔ بہت ٹائم ہو گیا۔۔۔" کہہ کر پارک کے دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔ حمدان بھی گہری سانس بھرتے اٹھے۔ اس مرتبہ روشنی کے انداز سے جتنا حیران ہوتے کم تھا۔

****

اور اس سے اگلے دن ہی روشنی پھپھو سے اسلام آباد جانے کے لیے بات کر چکی تھی۔ پھپھو نے کیا کہنا تھا۔ اس وقت انھیں بھی روشنی کا فیصلہ درست لگا تھا۔ وہ دونوں ساتھ ہونے چاہیے تھے۔ پھر چاہے روشنی اسلام آباد جائے یا فاران لاہور آئے۔ اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔ لیکن پڑتا تھا فرق۔۔۔ روشنی کو پڑ رہا تھا۔۔۔ اور فاران کو بھی تو پڑا تھا اسی لیے تو وہ لاہور نہیں آیا تھا۔۔۔

اور اسی ہفتے اپنی اور ریان کی پیکنگ کرنے کے بعد روشنی امی بابا سے ملنے گئی۔ اور اگلے دن سنڈے کو پھپھو، انکل روشنی اور ننھا ریان اسلام آباد کے سفر کو نکلے تھے۔ ریان کو اس کے ابا سے ملانے کے لیے۔۔۔

لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد جب وہ لوگ اسلام آباد پہنچے تو آگے گھر کو لگے تالے نے انھیں منہ چڑایا۔ سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم پریشان ہو گئے۔ ظاہر ہے بیٹے سے اس وقت جتنے بھی ناراض تھے لیکن اب اتنے بھی نہیں کہ اس کے لیے پریشان نا ہوتے۔

"میں کہتی ہوں فون تو کریں اسے۔۔۔ جانے کہاں ہے۔۔۔ اور دیکھیں باہر گیٹ کے پاس کیسے لمبی لمبی گھاس ہے لگ رہا ہے جیسے گھر تو کافی دنوں سے بند ہے۔ صفائی ہی نہیں ہوئی۔۔۔" زاہدہ بیگم کے کہنے سے پہلے ہی وہ فاران سے رابطہ کرنے کے لیے فون نکال چکے تھے۔ اور نمبر ڈائل کر رہے تھے۔ پھپھو کی بات پر روشنی کا دل بھی گھبرا گیا۔ وہ لوگ کار پر آئے تھے بائی روڈ ڈرائیور ساتھ تھا۔ ننھاریان روشنی کی گود میں ہر بات سے بے نیاز سو رہا تھا۔ سکندر صاحب نے تین مرتبہ فون کیا لیکن فاران نے اٹینڈ نہیں کیا۔ وہ فون ہاتھ میں لیے آس پاس کسی کو ڈھونڈنے لگے جس سے کچھ بھی معلوم کر سکیں۔ لیکن کوئی نظر نا آیا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ ساتھ والے گھر کی بیل بجا کر پوچھ لیں۔ اس سے پہلے کہ عمل کرتے ان کا فون بجا۔

"فاران کا ہی ہے۔۔" انھوں نے اندر بیٹھی بیوی اور بہو کو خبر دی۔ اور دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔

"ہاں کہاں تھے تم۔۔۔ عجیب بندے ہو یار فون تو اٹھایا کرو۔۔۔"

"تمہارے گھر کے باہر کھڑے ہیں اور کہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیا۔۔۔ کب۔۔۔" روشنی اور پھپھو دونوں سکندر صاحب کے تاثرات دیکھنے کے ساتھ ساتھ اگلی طرف سے ہوئی گفتگو کے اندازے لگانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن دونوں خاص کامیاب نا ہو پا رہیں تھیں۔

"اچھا اچھا ابھی جلدی آؤ۔۔۔صاحب زادے پھر تمہارے کان کھینچوں گا۔۔۔"اگلی طرف سے بات سننے کے بعد سکندر صاحب نے فون رکھا۔

"کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"زاہدہ بیگم سے رہا نا گیا فون رکھتے فوراً پوچھا۔

"آئے گا تو دیکھ لینا۔۔۔لیکن سرپرائز دینا مہنگا ہی پڑ گیا ہمیں۔۔۔"

"کیسے۔۔"روشنی تو خاموش تھی زاہدہ بیگم نے ہی پریشانی سے پوچھا۔

"کیسے کیا۔۔۔تمہارے سامنے ہی ہے۔۔۔دیکھو کب تک آتا ہے اب۔۔۔"سکندر صاحب بھی گول مول جواب دے رہے تھے۔جو فی الوقت گاڑی میں بیٹھی دونوں ماؤں کے لیے تسلی بخش تو بلکل نہیں تھے۔سکندر صاحب گاڑی سے باہر دس منٹ چکر لگانے کے بعد گاڑی میں آکر بیٹھ گئے۔اور مزید بیس منٹ بعد فاران آیا تھا۔ان کی گاڑی کے آگے اس نے لا کر اپنی گاڑی پارک کی۔اور اتر کر ان کی گاڑی کی طرف آیا۔ملگجے سے براؤن کلر کے شلوار سوٹ میں اپنی شاندار پرسنالٹی کے ساتھ چلتا ہوا۔روشنی نے ایک نظر دیکھ کر اس پر سے نظریں ہٹالیں۔وہ ٹھیک تھا۔اس وقت یہی کافی تھا۔اتنی دیر سے تنے اعصاب پر سکون ہوئے تھے۔سکندر صاحب اس سے ملنے کے لیے دروازہ کھول کر باہر نکل چکے تھے۔بیٹے کے سامنے آتے ہی گلے شکوے فلحال ملتوی ہو گئے تھے۔بابا سے ملنے کے بعد وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھیں اماں سے ملنے کے لیے آیا۔زاہدہ بیگم دروازہ پہلے ہی کھول چکیں تھیں۔وہ کھلے دروازے سے اندر ان کو ملنے کے لیے جھکا۔ممتا کی بھرپور گرمائش لیے زاہدہ بیگم کی بانہوں نے اسے خود میں سمیٹنا چاہا۔اور اس طرح وہ آدھا گاڑی کے اندر ہی آگیا۔

"پتہ نہیں فاران تمہیں کیا ملتا ہے مجھے تنگ کر کے۔۔"ماں تھیں شکوہ بھی محبت کے ساتھ ساتھ تھا۔زاہدہ بیگم نے اس کے خود سے لگے شانے پر محبت بھرا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔کتنی دیر بعد تو بیٹے سے مل رہیں تھیں۔فاران ان کی ممتا بھری خوشبو کو آنکھیں بند کیے محسوس کر رہا تھا۔

"اب خود باپ بنے ہو نا پتہ لگے گا اب جب اپنی اولاد تنگ کرے گی۔۔۔"ان کی بات پر فاران نے آنکھیں کھول کر ساتھ بیٹھی روشنی اور اس کی گود میں سوئے ریان پر نظر ڈالی۔روشنی خاموش سر کے ساتھ نظریں بھی جھکائے تھی۔وہ روشنی کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔گو کہ وہ یہاں آنے تک نہیں جانتا تھا کہ روشنی بھی ساتھ آئی ہے۔

"چلیے بیگم۔۔۔۔باقی گھر جا کر مل لیجیے گا۔۔۔۔اور خوب ڈانٹ بھی لیجیے گا۔۔۔۔"سکندر صاحب کی آواز پر انھوں نے فاران پر گرفت ڈھیلی کی۔ماں تھیں اور روشنی خود اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد ان کے احساسات بخوبی سمجھ رہی تھی۔

فاران نے بھی مزید کوئی بات نا کی ڈرائیور کو اپنی گاڑی کی چابی دی اور اسے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھی اور گاڑی سٹارٹ کی۔اور موڑنے لگا۔

"کیا مطلب کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔۔"زاہدہ بیگم سے رہا نا گیا۔انھوں نے سوالیہ انداز میں بیٹے اور شوہر دونوں سے پوچھا۔

"بیگم۔۔۔۔ایک سرپرائز آپ نے دیا۔۔۔۔اب آپ کے لیے سرپرائز کی باری ہے۔۔۔"فاران تو خاموش ہی رہا سکندر صاحب ہی بولے۔تو زاہدہ بیگم خاموش ہو گئیں ویسے بھی بیٹے کو دیکھ لیا۔مل لیا۔وہ ساتھ تھا۔تو

سکون کی کیفیت چھاچکی تھی۔ گاڑی میں کچھ دیر خاموشی چھائی۔اور اس خاموشی کو ریان کی آواز نے توڑا۔وہ اٹھ گیا تھا۔اور اپنی زندگی کے پہلے لمبے سفر سے ننھی سی جان تھک گئی تھی۔ جس وجہ سے وہ رونے لگا تھا۔روشنی اسے بہلانے لگی۔باہر چلتی گاڑیوں کی طرف متوجہ کرنے لگی۔

"دیکھ لو فاران تمہارے بیٹے کو بھی خوشبو آگئی تمہاری۔۔"زاہدہ بیگم نے محبت سے پوتے اور بیٹے دونوں کو دیکھا۔

"ارے بھئی بیگم۔۔۔باپ سے بھاری منہ دکھائی لی جائے گی بیٹے کی۔۔۔کیوں روشنی۔۔۔"سکندر صاحب نے خاموش روشنی کو بھی بولنے کے لیے شامل کیا۔زاہدہ بیگم مسکرائیں تھیں۔لیکن روشنی نے کوئی جواب نا دیا۔ریان خاموش ہو چکا تھا۔ماں کے سینے سے لگا آنکھیں جھپک کر کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔گاڑی میں پھر خاموشی ہو گئی۔

اور گھر آنے تک ریان نے مزید تنگ بھی نہیں کیا۔اور جہاں تک گھر کی بات ہے۔فاران نے ہارن دیا پہلے تو چوکیدار نے باہر آکر کر دیکھا پھر فاران کو دیکھ کر اس نے گیٹ کھولا۔تو فاران گاڑی اندر لے گیا۔اور کچھ منٹ کے بعد دوسری گاڑی بھی آگئی۔تب تک زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب باہر نکل گئے تھے۔روشنی ڈرائیونگ سیٹ کے پیچھے والی سیٹ پر تھی۔فاران نے اتر کر اس کا دروازہ کھولا تھا۔وہ ریان کو سنبھالتی گاڑی سے باہر نکلی۔زاہدہ بیگم اور سکندر صاحب اشتیاق سے گھر دیکھنے لگے۔

"یہ کس کا ہے فاران۔۔"زاہدہ بیگم کو اندازہ تو ہو چکا تھا پھر بھی اپنی تسلی کے لیے پوچھا۔

"آپ کا اماں۔۔"فاران نے نزدیک جا کر ان کے کندھے پر بازو پھیلا کر کہا۔اور انھیں لیے اندر کی جانب بڑھا۔سکندر صاحب بھی مسکرا کر روشنی کی طرف ہوئے۔

"لاؤ بیٹا۔۔۔اسے مجھے دو تم اس کی چیزیں گاڑی سے نکال لو۔۔۔"روشنی نے ریان کو انھیں پکڑایا اور گاڑی میں سے ریان کا بیگ نکالنے لگی۔سکندر صاحب اس کے پاس ہی کھڑے رہے۔جب وہ سامان نکال چکی تو اسے لیے ساتھ ہی اندر کی جانب بڑھے۔اندر گئے تو زاہدہ بیگم اپنے آنسو صاف کر رہیں تھیں۔

"ارے بیگم۔۔۔۔آپ نے اس نکمے کے کان کیا کھینچے آپ تو خود جذباتی ہو گئیں۔۔۔۔یہاں آنے تک تو جانے کیا کیا ارادے تھے آپ کے۔۔"سکندر صاحب نے انھیں چھیڑا۔

"لیکن میری طرف سے کوئی گنجائش نہیں ملنی آپ کو فاران صاحب۔۔۔۔دیکھیں گے اب ایک وکیل اپنی صفائی میں کیا کیا وضاحتیں پیش کرتا ہے۔۔۔"فاران ان کے انداز پر مسکرا دیا۔اس کی نظر ان کے پیچھے روشنی پر گئی۔جو اس وقت اسے چھوڑ کر کمرے کی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔اسی وقت ریان رونے لگا تو روشنی نے ہاتھ میں پکڑا سامان وہیں رکھا اور ریان کو لے کر چپ کروانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روشنی بیٹا اس کے کپڑے بدل دو تھک گیا ہو گا۔۔"پھپھو نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔اب سمجھ نا آئی یہاں ہی بدل دے یا کسی کمرے میں جا کر۔

"صائمہ۔۔صائمہ۔۔۔"وہ اسی سوچ بچار میں تھی اور فاران کی نظریں روشنی پر ہی تھیں۔وہ اس کے چہرے سے اندازہ کر چکا تھا۔اس کے آواز دینے کے کچھ پل بعد ہی ملازمہ آ چکی تھی۔

"بیگم صاحبہ کو بیڈ روم میں لے جاؤ اور ان کا سامان بھی۔۔۔اور دوسرے بیڈ روم کی سیٹنگ اور صاف صفائی بھی جلدی کرواؤ۔۔۔اور رفعت سے کہو پانی کر آئے"

"جی سر۔۔"ملازمہ نے سر جھکائے ادب سے کہا۔اور فاران نے جس سامان کی طرف اشارہ کیا تھا وہ اٹھا کر ایک جانب گئی۔تو روشنی بھی روتے ہوئے ریان کو لیے اس کے پیچھے ہولی۔سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم ڈھیلے انداز میں صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔یہ ڈرائنگ روم تھا۔کافی کشادہ تھا۔اور سادہ انداز میں سجا ہوا۔کچھ دیر بعد ملازمہ پانی لے کر آئی تو فاران نے گلاس اٹھا کر پہلے اماں کو دیا پھر بابا کو۔

"بابا کھانا منگواؤ"جب وہ پانی پی چکے تو فاران نے پوچھا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔کڑک سی چائے ہو جائے کھانا تو کچھ دیر بعد ہی کھائیں گے۔۔۔باقی اپنی اماں سے پوچھ لو۔۔"

"ابھی کھانے کا من نہیں ہے۔۔۔۔روشنی سے پوچھ لو اسے بھوک نا لگی ہو۔۔۔"زاہدہ بیگم نے کہا تو فاران کچن کی جانب نانے کو باہر نکلا۔

روشنی جس کمرے میں آئی یہ سیڑھیاں چڑھ کر پہلا دروازہ ہی تھا۔گھر کا نقشہ پرانے والے گھر سے بہت مختلف تھا۔اور گھر کی سجاوٹ بھی۔بیڈ روم کافی کشادہ تھا۔سادہ اور خوبصورت تھا۔

"بیگم صاحبہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔۔"ملازمہ نے سامان رکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں شکریہ۔۔"اس کے کہنے پر ملازمہ دروازہ بند کرتی باہر نکل گئی۔روشنی نے ریان کو بیڈ پر لٹایا اور بیگ میں سے اس کی چیزیں نکالنے لگی۔یہ بیگ ریان کے لیے تھا جس میں ریان کا سامان تھا۔روشنی نے ریان کا سوٹ،پیمپر،اور آئل نکالا۔ٹانگوں کی آئل سے ہلکی ہلکی مالش کی تاکہ اس کی تھکاوٹ اتر سکے۔منہ دھلوایا۔

شلوار سوٹ پہنا دیا۔ اور اس دوران بھوک سے اس کا باجا مزید اونچا بجنے لگا۔ روشنی اس کے لیے فیڈر تیار کرنے لگی۔ وہ اسے خود بھی فیڈ کرواتی تھی لیکن ریان کی ایسی بھوک کو فیڈر پی کر ہی صبر آتا تھا۔ وہ فیڈر میں دودھ ڈال کر پانی ڈال رہی تھی کہ دروازہ کھلا۔ فاران تھا۔ روشنی نے ایک نظر دیکھا پھر فیڈر میں پانی ڈالنے لگی۔ فاران نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔ کالی کڑھائی والی چادر روشنی نے پھیلا کر لی ہوئی تھی۔ فاران چلتا ہوا بیڈ پر روتے ہوئے ریان کے پاس گیا۔ فاران اس کے پاس بیٹھ کر نزدیک ہوا تو وہ مزید رونے لگا۔ روشنی فیڈر میں پانی ڈال کر اسے ہلا چکی تھی۔ فاران نے روتے ہوئے ریان کو اٹھایا۔ اس کے تاثرات اس پل عجیب ہو رہے تھے۔ اور احساسات بھی۔ روشنی فاران کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی۔ جس بیٹے کو دیکھنے کے لیے وہ آیا نہیں۔ اس کے لیے اس کے چہرے کے کیا تاثرات اُبھرتے لیکن ریان کو پکڑے اس کی روشنی کی طرف پشت تھی۔ اور وہ اس کے سامنے جانا نہیں چاہتی تھی۔ فاران اپنے تاثرات کو چھپاتا روتے ہوئے ریان کو لے کر اٹھا اور پلٹ کر کھڑی روشنی کو پکڑایا۔ دونوں کچھ پل کے لیے نزدیک ہوئے۔ روشنی ریان کو لیے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔ فیڈر منہ کو لگتے ہی ریان چپ ہو چکا تھا۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ فاران بیڈ پر بیٹھا تھا لیکن نظریں ریان پر تھیں۔ جو اب پر سکون ہو چکا تھا۔ اور فیڈر پیتے ہوئے اپنی ماں کے چہرے پر نظریں جمائے تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریان سے ہوتی اس کی نظر روشنی پر ٹھہری۔ بہت سی باتیں تھیں جو وہ اس سے کرنا چاہتا تھا۔ فاران کا دل کیا وہ اس وقت روشنی کے ساتھ جا کر بیٹھے اس کا ہاتھ تھامے۔ اس سے بات کرے۔ لیکن وہ روشنی کے انداز میں سرد مہری محسوس کر چکا تھا۔ جانے وہ وقت کب آئے گا جب وہ اپنے درمیان موجود کشیدگی ختم کر کے ایک دوسرے کی طرف بڑھ سکے گے۔ جانے کب وہ سکون آمیز لمحات ان کے رشتے میں آئیں گے جب ان کے درمیان جھجھک نہیں ہو گی۔ کسی قسم کا ملال نہیں ہو گا۔

میاں بیوی کا رشتہ مضبوط ہو اس کے لیے دونوں کے دل میں محبت ہونی چاہیے۔احساس ہونا چاہیے۔عزت ہونی چاہیے۔کسی ایک کے دل میں تھوڑی سی بھی بے چینی ہو تو یہ خوبصورت رشتہ صرف ایک تعلق رہ جاتا ہے۔ایسا تعلق جو نبھ رہا ہوتا ہے۔بنا کسی جذبے کے۔

فاران اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔ریان سو چکا تھا۔اس نے احتیاط سے ریان کو بیڈ پر لٹایا اور نرمی سے تھپکنے لگی تاکہ اس کی نیند مزید گہری ہو جائے۔اسی پل کمرے میں دستک ہوئی۔

"یہ آپ کے لیے چائے اگر کوئی اور چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں میں آپ کو لا دیتی ہوں۔۔"ملازمہ نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔جس میں چائے اور کھانے میں ہلکی پھلکی چیزیں تھیں۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔"اس نے کہا تو ملازمہ چلی گئی۔ریان گہری نیند میں جا چکا تھا۔روشنی خود بھی فریش ہونا چاہتی تھی۔تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی۔فریش ہونے کے لیے وہ واش روم میں گئی۔منہ ہاتھ دھویا۔اپنی چادر سے ہی چہرے سے ٹپکتا پانی صاف کرتی باہر آئی تو کمرے میں فاران موجود تھا۔وہ صوفے پر بیٹھا تھا جس کے آگے ٹیبل پر ملازمہ ٹرے رکھ کر گئی تھی۔روشنی صوفے پر بیٹھنے کی بجائے بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔فاران سمجھ گیا وہ اس کی وجہ سے ہی وہاں نہیں بیٹھی تھی۔

"بابا اماں چائے پی کر آرام کرنے کمرے میں جا چکے ہیں کھانا لیٹ کھائیں گے۔اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو تمہارے لیے منگواؤ۔۔"کمرے میں فاران کی دھیمی آواز گونجی۔غالباً وہ بیٹے کی نیند کا خیال کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں شکریہ۔۔"روشنی کی کیفیت عجیب ہو رہی تھی اسے جانے کیوں غصہ آیا تھا فاران کے مخاطب کرنے پر۔واش روم سے باہر آنے تک اسے چائے کی شدید طلب تھی۔لیکن اب لگ رہا تھا ہر طلب دم توڑ چکی تھی۔ناگواری کی جھلک چہرے پر بھی آئی تھی۔جو فاران سمجھ چکا تھا۔

"چائے۔۔"فاران کا انداز سوالیہ تھا۔روشنی خاموش ہی رہی۔فاران نے کچھ پل اسے دیکھا جس کے چہرے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ضبط کر رہی ہے۔فاران نے اس پر سے نظریں ہٹا کر کپ میں چائے انڈیلی۔چینی مکس کی۔اور کپ پکڑے اٹھا۔

"اگر میری موجودگی اتنی ہی ناگوار گزر رہی ہے۔کہ تمہیں یہاں آئے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور تمہیں ضبط کرنا پڑ رہا ہے تو تم یہاں آئی ہی کیوں۔۔۔۔"چائے کا کپ اس کی طرف بڑھائے ہوئے وہ بولا تھا۔

"کچھ کام مجبوری کے تحت کرنے پڑتے۔۔۔یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔"روشنی نے اس کے بڑھے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے سامنے دیکھ کر بات کی۔

"ہوں۔۔۔۔جانتا ہوں۔۔۔۔میں بابا اور اماں سے کہہ دوں گا تمہیں ساتھ لے جائیں۔۔۔"فاران نے کہتے ہوئے مُڑا کپ ٹیبل پر رکھا۔

"کتنا آسان ہے تمہارے لیے سب کچھ کتنا آسان۔۔۔۔یوں فیصلے کر لینا۔۔۔۔"روشنی چیخ کر بولی تھی۔فاران پلٹا تو وہ کھڑی ہو چکی تھی اور اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"آسان نہیں ہے۔۔۔"فاران نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جن میں تپش تھی۔جو کوئی گنجائش دینے کو تیار نہیں تھیں۔

"اچھا۔۔۔لیکن ایک بات تم سن لو فاران میں یہاں صرف ریان کے لیے آئی ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ وہ ایک بروکن فیملی کا حصہ بنے۔۔۔"

"بروکن فیملی۔۔۔؟؟"فاران کو حیرانی ہوئی۔

"اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو۔۔۔ایک سال تم ہم سے لاتعلق رہے ہو۔۔۔اور نا جانے کتنے وقت کے لیے تم لاتعلق ہی رہتے۔۔۔تو یہ ایک بروکن فیملی ہی کہلاتی ہے۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔فاران اس کے انداز پر جتنا حیران ہوتا کم تھا۔وہ اسے تم کہہ رہی تھی۔اس کو بے خوفی سے دیکھ رہی تھی۔اپنی ناگواری کا اظہار کھل کر رہی تھی۔کیا صرف ریان کی وجہ سے وہ اتنی مضبوط ہو گئی تھی۔یہ باتیں ہوں گی وہ جانتا تھا لیکن اتنی جلدی ہوں گی یہ بلکل اندازہ نہیں تھا اسے۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ تم خود پر کوئی جبر کرو اور زبردستی اس رشتے کو نبھاؤ۔۔۔"

"تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔کیونکہ ان چاہے رشتوں کو نبھانا میری قسمت میں ہی لکھا ہے۔۔۔"وہ کہہ کر پلٹ رہی تھی جب فاران نے اس کا بازو تھاما اور اسے مڑنے سے روکا۔

"تم میرے لیے اتنی ہی اہم ہو جتنا ریان مجھے عزیز ہے روشنی۔۔۔تمہاری سب باتیں ٹھیک ہیں۔۔۔تم سہی ہو۔۔۔لیکن کیا ہم اس سب باتوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہیں بڑھ سکتے۔۔۔"لہجہ مدھم اور گھمبیر تھا۔

"نہیں۔۔۔"اور روشنی کا لہجہ اتنا ہی ٹھوس تھا۔

"کیوں۔۔۔"فاران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیوں کہ مجھے تم سے نفرت ہے۔۔"

"جن سے محبت ہو ان سے نفرت نہیں ہوتی۔۔۔"فاران کی بات نے روشنی کو کچھ پل ساکت کیا تھا۔محبت کا زخم تو بہت پرانا تھا۔ان ساری باتوں میں وہ محبت کو کیوں بیچ میں لایا تھا۔

"یقین کرو فاران جن سے محبت ہو ان سے نفرت ہو جاتی ہے یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔۔۔"بولتے ہوئے اس کا لہجہ کپکپایا تھا۔پرانا زخم کھلنے پر تکلیف تو ہوتی ہے۔

"نہیں ہوتی میں جانتا ہوں۔۔۔"فاران نے بازو اس کی کمر کے گرد باندھ کر اسے مزید نزدیک کیا۔

"آئی ایم سوری۔۔ہر اس چیز کے لیے۔۔۔ہر اس دکھ کے لیے جو میری وجہ سے تمہیں محسوس ہوا۔۔۔جو میری وجہ سے تم نے سہا۔۔۔روشنی اس عرصے میں تم سے الگ رہ کر میں نے جانا کہ تم کتنی ضروری ہو گئی ہو میرے لیے۔۔۔یقین کرو میں۔۔۔"دھیمے سے کہتا ہوا وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

کیا محبت دوبارہ ہو سکتی ہے۔۔۔ایک انسان اتنی محبت کرے کہ اپنی محبت کو پانے کے لیے جو اس کے بس میں ہوتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا وہ دوبارہ محبت کر سکتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے فاران۔۔۔پلیز یہ میرے لیے تکلیف دہ ہے۔۔۔"روشنی نے خود کو پیچھے کیا۔وہ اس کے حصار سے نکلی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں اس سب کی۔۔۔اب میرے لیے یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔اور جو معنی رکھتا ہے وہ صرف ریان ہے۔۔۔جس کی وجہ سے میں یہاں آئی ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتی تھی۔کہ وہ باپ کے

ہوتے ہوئے اس کی محبت سے محروم ہو۔۔۔کوئی ماں اپنے بچے کے لیے یہ نہیں چاہے گی۔۔۔۔میرے خود کے جذبات احساسات تو کب کے مر چکے ہیں اب صرف ایک ماں ہی زندہ ہے۔۔۔بس"

ناچاہتے ہوئے بھی ضبط کے باوجود اس کی آواز میں لرزش سی آئی تھی۔وہ کہتے ساتھ ہی فاران کو کچھ کہنے کا موقع دیے بنا پلٹ کر واش روم میں جا کر دروازہ بند کر چکی تھی۔

"کتنا آسان ہوتا ہے تم مردوں کے لیے آگے بڑھنا۔۔۔۔خود کو عورت پر حاوی کر لیتے ہو کہ وہ تمہارے حصار سے نکل ہی نا سکے۔۔۔۔لیکن عورت پر کیا بیت رہی ہوتی ہے وہ تم لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔تم لوگ جس سے محبت کرتے ہو اتنی ٹوٹ کر کرتے ہو کہ اس کے لیے سب قربان کرنے پر آجاتے ہو۔۔۔۔اور جسے توڑتے ہو اسے انتہا تک جا کر اذیت دیتے ہو۔۔۔۔۔صرف اپنی کرتے ہو۔۔۔۔خود کی تسکین کے لیے سب کرتے ہو۔۔۔۔۔"

آنسو تھے کہ نکلی ہی آرہے تھے۔وہ تیزی سے منہ پر چھینٹے مار رہی تھی۔خود کو مضبوط ظاہر کرنا بھی بہت مشکل تھا۔اتنا ہی مشکل جتنا خود کو مضبوط بنانا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

* *

سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم نے سکندر کے کان خوب کھینچے اور کلاس لی۔ریان نے دو دن روشنی کو مصروف رکھا۔جو فاران بھی دیکھ رہا تھا۔یہاں آکر وہ تھوڑا چڑچڑا ہو گیا تھا۔وہاں ولی، سیف، فرخ تھے۔تینوں کی اسے خوب عادت ہو گئی تھی۔اب وہ روشنی کو تنگ کر رہا تھا۔دو دن بعد سکندر صاحب اور زاہدہ بیگم فاران کو خصوصاً دوبارہ نصیحت کر کے لاہور واپس جا چکے تھے۔روشنی ریان میں ہی مصروف رہتی تھی۔جب فاران پکڑ تا تو وہ

رونے لگ جاتا۔اپنی تو کوئی بات نہیں لیکن آہستہ آہستہ ریان کے بارے میں دونوں بات کرنا شروع کر چکے تھے۔وہ بھی فاران ہی پوچھتا۔تو روشنی ناچاہتے ہوئے بھی جواب دے دیتی۔فاران کو یہی غنیمت لگا۔وہ صبح آٹھ بجے آفس جاتا اور واپسی کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔اس وقت بھی وہ آفس سے آیا تو شام کے پانچ بج چکے تھے۔روشنی نماز پڑھ رہی تھی۔جبکہ ریان الٹا لیٹا سامنے پڑے کھلونوں کو نظر انداز کیے اپنے ہاتھوں کو منہ میں ڈالے مصروف تھا۔فاران نے اس کو اٹھایا اور ٹشو سے اس کا منہ اور ہاتھ صاف کیا۔وہ غور سے فاران کی شکل دیکھ رہا تھا۔ریان کا موڈ اچھا تھا جو وہ رویا نہیں۔ورنہ جب بھی فاران اسے پکڑتا وہ پہلے منہ بسورتا پھر رونا شروع کر دیتا۔روشنی سلام پھیر چکی تھی۔دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیرا۔تو فاران جانے کیا سرگوشی میں بات کر رہا تھا۔کہ ریان یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔روشنی نے جائے نماز اٹھا کر رکھنے لگی۔

"کیا میری ریان کے ساتھ تصویر بنا دو گی؟؟"وہ پلٹی تو فاران نے اسے کہا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ موبائل اسے پکڑانے لگا۔روشنی نے کافی ساری پکس اتار دی۔ریان کا موڈ آج واقعی اچھا تھا یا اسے اب باپ کی پہچان ہونا شروع ہو گئی تھی۔دونوں کی بہت خوبصورت تصویریں آئی تھیں۔

"تم بھی آجاؤ۔۔"وہ موبائل اسے پکڑانے لگی۔تو فاران نے اسے کہا۔

"تصویر کون اتارے گا۔۔"وہ صاف منع نا کر سکی۔

"فرنٹ کیمرے سے لیتے ہیں۔۔"فاران نے اس سے موبائل پکڑ کر کہا۔تو ناچار وہ قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔فاران نے موبائل والا ہاتھ اونچا کیا۔اور پہلا یادگار لمحہ جس میں وہ تینوں تھے قید کیا۔

"تھینکس۔۔۔"فاران نے گہری نظر اس پر ڈالی۔وہ جواب میں کچھ بولے بنا وہاں سے اٹھ گئی۔

"یار لگتا ہے تمہاری اماں تو ناکوں چنے چبوا کر ہی مانے گی۔۔"فاران نے اس کے انداز پر ریان کو برا سا منہ بنا کر دیکھا۔

* *

اسی رات وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ریان سو چکا تھا۔روشنی بھی باقی کمرے کی لائٹس بند کر کے لیٹ گئی۔صرف فاران کی طرف کا سائیڈ لیمپ کی روشنی تھی کمرے میں۔ریان دونوں کے بیچ ہاتھ پاؤں پھیلا کر سوتا تھا۔بارہ بجنے والے تھے۔

"روشنی۔۔۔سو گئی ہو کیا۔۔"وہ دوسری طرف کروٹ لیے جاگ رہی تھی۔جب فاران کی آواز آئی۔

"روشنی۔۔۔"اس کے جواب نا دینے پر فاران پھر بولا۔

"فرمایئے۔۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔جانے کون سی ضرورت آن پڑی تھی۔

"ادھر آؤ۔۔۔"اس کے جھنجھلانے پر بھی وہ پر سکون رہا۔

"کدھر۔۔"روشنی حیران ہوئی۔اس نے فاران کی طرف پلٹ کر دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔لیپ ٹاپ کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

"یہاں میرے پاس۔۔۔"روشنی کو اس پل انتہاء کا غصہ آیا۔اب اتنے اچھے تعلقات تو تھے نہیں کہ وہ آدھی رات کو ایسی فرمائشیں کرے۔

"کیوں۔۔"وہ غصہ ضبط کر کے بولی۔

"ادھر آؤ گی تو بتاؤ گا نا کیوں۔۔"وہ پر سکون سا بولتا اسے مزید زچ کر گیا۔

"مجھے نہیں جاننا۔۔۔مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔"

"کتنی نیند آ رہی ہے جانتا ہوں۔۔۔صاف کہو نہیں آنا چاہتی۔۔۔"وہ کہتے ہوئے پھر اس کی مخالف سمت کروٹ لینے لگی۔کہ اس کی آواز پر پھر اسے دیکھا۔صاف لگ رہا تھا وہ جان کر اسے تنگ کر رہا ہے۔اور روشنی چڑ رہی تھی۔

"ہاں نہیں آنا سن لیا۔۔۔اب خوش۔۔۔"روشنی کا لہجہ غصیلا ہوا۔

"نہیں تم خوش کرو گی تو خوش ہوں گا نا۔۔۔ایسے خالی خولی کون خوش ہوتا ہے۔۔۔دور دور سے۔۔۔"فاران کی پر سکون انداز میں کی گئی ذو معنی بات سمجھ کر روشنی کا چہرہ لال ہوا تھا۔

جبکہ وہ لیپ ٹاپ رکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف آ رہا تھا۔روشنی کا دل بے ہنگم سا دھڑکا۔آج اسے ہوا کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اٹھو یار۔۔"وہ اس کے سر پر کھڑا بولا۔

"لیں اٹھ گئی اب۔۔۔"روشنی کو لگا آج وہ اسے پاگل ہی کر چھوڑے گا۔وہ اپنی جگہ پر ٹھس سی بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم بہت غصہ کرتی ہو اب۔۔۔ ہر بات پر لڑنے لگتی ہو۔۔۔ پہلے تو ایسی نہیں تھی۔۔۔" ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے فاران نے شکوہ کیا۔ اس لمحے روشنی کا دل کیا ساری رات کیا پوری زندگی وہ ہاتھ بڑھائے اس کے انتظار میں یونہی کھڑا رہے۔

"آؤنا روشنی۔۔۔ پلیز۔۔۔" اس کے ہاتھ نا تھامنے پر وہ لجاجت سے بولتا ہوا روشنی کی تو سمجھ سے باہر ہو رہا تھا اس وقت۔ گہری سانس لے کر روشنی نے اس کا ہاتھ تھاما۔ اور بیڈ سے نیچے اتری۔ کمرے میں صرف لیمپ کی مدھم روشنی تھی۔ اور روشنی نے دیکھا اس وقت فاران کے چہرے پر کتنی خوبصورت مسکان تھی۔ فاران نے اسے کندھوں سے پکڑ کر گھمایا کہ روشنی کی پشت اس کی طرف ہو گئی۔ کچھ پل بعد فاران کے دونوں ہاتھ اس کے اوپر سے ہو کر آئے اور اس کی گردن کے پیچھے گئے۔ اس نے گردن جھکا کر دیکھا تو وہ اسے چین پہنا رہا تھا۔ جس میں خوبصورت پینڈنٹ لٹک رہا تھا۔ فاران لاک بند کر رہا تھا۔

"My dear wife and beautiful mother of my beloved son happy birthday to you...."

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس کے گرد حصار باندھتا ہوا اس کے کان میں بولتا ہوا اس کو بے یقینی کی کیفیت میں ڈال گیا۔ روشنی کو اس لمحے واقعی لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ یقین کرنا مشکل نہیں ناممکن تھا۔ روشنی کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

"یہ خواب ہے۔۔۔" اس نے آنکھیں سختی سے بند کی تھیں۔ لیکن فاران کے وجود کی مہک بہت قریب سے آ رہی تھی۔ کچھ پل یونہی بیتے تھے۔ فاران واقعی اسے ہارٹ ٹیک دے کے ہی مارے گا۔ اسے یقین ہو گیا تھا۔

ان لمحوں میں کچھ ایسا تو تھا کہ دل کیا سب بھول جائے۔کتنا مکمل تھا نا اس پل سب کچھ وہ دونوں۔اور بیڈ پر سویا ان کا بیٹا۔روشنی کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔اتنی کہ آنسو نکل کر گال پر بہنے لگے۔جسے فاران بھی محسوس کر گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔"فاران نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"پلیز بے ہوش نا ہو جانا۔۔۔اس وقت کسے بلاؤں گا میں۔۔"وہ پچھلی بات کا حوالہ دیتا شرارتی انداز میں بولا۔اور نرمی سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"اچھا اب معاف کر دیا نا۔۔۔"اور اس پل روشنی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامے۔امید و بیم کی کیفیت چہرے پر سجائے تھا۔

"نہیں۔۔۔"روشنی کا انداز تھوڑا تیکھا ہوا تھا۔اب اونٹ پہاڑ کے نیچے تھا۔تو کچھ وقت پہاڑ کے نیچے ہی رہنے دینا چاہیے تھا۔اس کے جواب پر فاران کے تاثرات دکھ میں بدلے تھے۔جسے وہ چھپا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔میں انتظار کروں گا۔۔۔جب تم دل سے مجھے معاف کر دو گی اور دل سے اپناؤ گی۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے دونوں کے بیچ فاصلے کو ختم کرتے ہوئے نزدیکیوں کو بڑھا رہا تھا۔روشنی ہڑبڑا گئی۔

"لیکن ابھی تم کہہ رہے تھے تم انتظار کرو گے۔۔۔"اس نے بمشکل فاصلہ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی۔

"جان میں انتظار کروں گا کب تم مجھے دل سے اپناؤ گی۔۔۔لیکن میں تمہیں کیوں اس انتظار کی آگ میں ڈالوں۔۔۔۔میں تو کب کا تمہیں دل سے قبول کر چکا ہوں۔۔۔۔تو مجھے تو اظہار کا موقع ملنا چاہیے ناں۔۔"وہ کہتے ہوئے اس کے بالوں کو کھول چکا تھا۔جو بنا کسی کیچر کے جوڑے کی شکل میں تھے۔

اس کی عجیب لاجک کو سمجھنے کے لیے روشنی کو وقت لگا۔ اور فاران نے اظہار کے اس خوبصورت موقع کو بلکل ضائع نہیں کیا تھا۔

****

صبح جب وہ اٹھی دونوں باپ بیٹا پر سکون سے سو رہے تھے۔ روشنی کی نظر ریان سے ہوتی ہوئی فاران پر ٹھہری تھی۔ وہ چاہ کر بھی اس کے ساتھ اپنا رویہ تلخ نہیں کر پائی تھی۔

گھر تو بدلا تھا ہی۔ فاران بھی بہت الگ تھا۔ پہلے واقعی وہ اس رشتے کو نبھا رہا تھا۔ بلاشبہ روشنی سے زیادہ ہی۔ لیکن اب میں اور اس وقت کے فاران میں روشنی کو کچھ تو الگ محسوس ہوا تھا۔ کبھی کبھی اسے لگتا شاید واقعی وہ سب باتوں کو پیچھے چھوڑ چکا تھا۔ اور ریان کے لیے اس کی محبت جس کا وہ کھل کر اظہار کرتا تھا۔ ایسے میں روشنی سوچتی سب باتیں اپنی جگہ۔ دکھ اپنی جگہ۔ لیکن وہ پچھلی باتوں اور دکھ کی وجہ سے کیوں خود کو اور انھیں بھی ڈسٹرب کرے۔ جس وجہ سے اس کا بیٹا بھی تکلیف میں ہو۔ ویسے بھی گزرتا وقت اور ریان کا ان کی زندگی میں آنا ان باتوں کو پیچھے لے گیا تھا۔ ان دونوں کے لیے ان سب باتوں سے زیادہ اہم اب ریان تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو ان باتوں کو بلکل سر پر سوار رکھتے ہیں۔ خود کی زندگی تو تباہ کرتے ہیں بچوں کو بھی ایسا ماحول دے کر ان کی ذہنی پسماندگی کا باعث بنتے ہیں۔ ہوتے ہیں ایسے لوگ بلکل ہوتے ہیں۔ لیکن تھوڑے سے کمپرومائز سے زندگی سہل بھی تو ہو جاتی ہے۔ ظرف کو بڑا رکھنا پڑتا ہے۔ شاید زندگی اسی کا نام ہے۔ ہاں کچھ دکھ نہیں بھولتے۔ بلکل نہیں بھولتے۔ وہ آپ کے ساتھ ساتھ بڑے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی آپ کا فن ہے کیسے آپ خود کو اس دکھ کے حصار سے باہر نکالیں۔ زندگی میں کبھی کبھی کچھ پرفیکٹ نہیں ملتا۔ کبھی پرفیکٹ ملتا ہے جسے ہم اپنی نادانی میں بگاڑ

دیتے ہیں۔زندگی اسی کا نام ہے۔ کبھی بہت مشکل۔کسی پل بہت آسان لگتی ہے۔روشنی کی زندگی میں بھی اتنی مشکلات کے بعد آسانی آئی تھی۔

****

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا تھا۔اکثر ایسا ہوتا وہ دونوں سحری تک جاگتے۔فاران لیپ ٹاپ پر مصروف رہتا یا کبھی کسی کیس کی فائل کھول لیتا۔ کبھی کبھی ریان بھی اُٹھ جاتا۔اور روشنی کبھی ریان میں مصروف ہوتی۔اور جب وہ نا اُٹھتا تو قرآن پاک کی تلاوت کر لیتی۔اور کبھی کبھی ریان کے ساتھ سو بھی جاتی۔سحری کے وقت ملازم کو اٹر میں ہی ہوتے تھے۔روشنی نے انھیں منع کر دیا تھا۔اپنی اور فاران کی سحری خود بنا لیتی۔فاران اس کو کافی بار ریان اور اس کی شاپنگ کا کہہ چکا تھا۔لیکن بس وہ معاملہ بھی لٹک رہا تھا۔اس دن فاران چار بجے کے قریب آیا تھا۔

"آج افطاری کے بعد ریان کو تیار کر لینا شاپنگ پر چلیں گے۔۔"اس نے کہا تو روشنی کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا۔لیکن رمضان کا دوسرا عشرہ بھی ختم ہونے والا تھا۔پھر وقت اور کم رہ جانا تھا۔روزہ گھر افطار کیا۔کوئی گھنٹہ بعد وہ لوگ گھر سے نکلے۔فاران انھیں شاپنگ مال لے کر آیا۔جس وقت وہ لوگ آئے تھے تب رش کم تھا لیکن جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔رش میں اضافہ ہو رہا تھا۔مختلف دوکانوں سے انھوں نے پہلے ریان کی شاپنگ کی۔پھر روشنی نے اپنے لیے بوتیک سے کپڑے لیے۔فاران اس کے لیے فینسی پسند کر رہا تھا۔جبکہ وہ اتنے فینسی لینا نہیں چاہ رہی تھی۔اب ایک پنک اور بلیک میں دونوں کی ہلکی پھلکی بحث جاری تھی۔

"مجھے نہیں لینا یہ۔۔"روشنی دبے دبے لہجے میں بول رہی تھی۔

"لیکن اتنا اچھا ہے۔۔"فاران بضد تھا۔

"باقی بھی آپ نے اپنی پسند سے لیے ہیں مجھے یہ بلیک کلر میں لینا ہے۔۔۔"وہ بھی ڈٹی ہوئی تھی۔

"آپ ایسا کریں یہ والا پنک کر دیں۔۔۔"فاران اس کی سنے بغیر سیلز مین سے بولا۔اور روشنی کو غصہ دلا گیا۔

"پہننے تو میں نے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک بھی نہیں پہنوں گی۔۔۔"وہ دبے دبے غصے سے بولی۔

"وہ بعد کی بات ہے۔۔"فاران نے ناک سے مکھی اڑائی ہو جیسے۔

"یہ تو اب میں بتاؤں گی۔۔"اس کا انداز روشنی کو مزید غصہ دلا گیا۔

پھر جب فاران نے اپنے لیے شاپنگ کی تو وہ ریان کو لے کر ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔فاران کے پوچھنے پر بھی اپنی کوئی رائے نہیں دی۔پتہ نہیں تو کہتی ساتھ ویسے ہی تاثرات چہرے پر سجا کر کندھے اچکاتی۔اور فاران اسے گھور کر رہ جاتا۔

"Excuse me...please can you tell me...which colour suits better on me.."

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روشنی کے انداز کو دیکھ کر اس نے پاس کھڑی ایک لڑکی سے جان کر پوچھا۔لڑکی پیاری تھی۔پہلے تو حیران ہوئی۔پھر خوش اس کے ساتھ تو یہ ناول والی واردات ہو گئی تھی۔جس میں ایک ڈیشنگ اور ہینڈسم ہیرو،ہیروئین کو بلاتا ہے۔شاید فلم کے ہیرو کی طرح اس ہینڈسم بندے کا بھی اس پر دل آ گیا ہو۔لڑکی کی خوشی اس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی تھی۔

لڑکی تو حیران ہوئی تھی لڑکی سے زیادہ روشنی حیران ہوئی تھی فاران کی حرکت پر۔اس نے بے یقینی سے فاران کو دیکھا جواب اس سے مزید مشورے مانگ رہا تھا۔اور روشنی کے دیکھتے دیکھتے وہ لوگ کبھی ایک طرف جاتے کبھی دوسری طرف۔لڑکی کافی خوش اخلاق تھی۔جو یوں ایک انجان کی مدد کرنے کو تیار ہو گئی تھی۔کوئی پندرہ منٹ یہ ماجرا چلا۔پھر فاران اور اس کے ساتھ وہ لڑکی روشنی کی طرف آئے۔

"Meet my lovely wife roshini and my cute son rayyan.."

وہ روشنی کے پاس پہنچ کر بولا۔اور لڑکی ہکا بکا۔

"نائیس ٹو میٹ یو۔۔"لڑکی کے منہ سے بمشکل الفاظ نکلے تھے۔اس کے تاثرات دیکھنے لائق تھے۔روشنی کو اس پر ترس آیا اور فاران پر غصہ۔جو اب ریان کر پکڑے اسے پیار کر رہا تھا۔

"می ٹو۔۔"روشنی کھڑی ہو چکی تھی۔مسکرا کر بولی۔

"اوکے میں چلتی ہوں مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔"لڑکی وہاں سے نکلنے میں تھی۔

"پلیز رکیں کافی پیتے ہیں۔۔۔"روشنی کو اس سے ہمدردی ہو رہی تھی جبھی اسے آفر کی جو اس نے ٹھکرا دی۔

"سوری مجھے جلدی ہے گڈ بائے۔۔"وہ جلدی سے کہتی پلٹی اور شاپ سے باہر نکل گئی۔اس دوران لڑکی نے فاران کو ایک نظر بھی نا دیکھا تھا۔

روشنی نے تیکھے انداز میں فاران کو دیکھا۔

"شکر یار تم نے بچالیا۔۔۔ نہیں تو یہاں لینے کے دینے پڑ جانے تھے۔ محترمہ فون نمبر سے گھر کے ایڈریس تک آرہی تھیں۔۔۔"

"ہوں اتنے کوئی عمر برکان ال گالا ہیں نا آپ۔۔۔"اس کے انداز پر اب روشنی نے ناک پر سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔

"ہیں۔۔۔ کون کیا۔۔۔ عمر کون۔۔۔"فاران کی سوئی نام پر اڑی۔

"گوگل پر سرچ کر لیجیے گا پتہ لگا جائے گا کہ عمر برکان ال گالا کون ہے۔۔۔"روشنی نے سکون سے کہتے ہوئے اسے شاپنگ بیگ پکڑائے۔اور آگے بڑھی۔

"یہ غلط ہے بیگ بھی میں پکڑوں اور ریان کو بھی۔۔۔"وہ پیچھے سے خفگی سے بولتا ہوا روشنی کو مزہ دے گیا۔وہ سنی ان سنی کرتی ہوئی چلتی رہی۔اب اتنی سزا تو بنتی تھی ناں۔

****

"تم نے وہ پنک سوٹ کیوں نہیں پہنا۔۔"وہ اس وقت بلکل تیار تھی۔بس ریان کو جوتا پہنا رہی تھی جب وہ کمرے میں آیا اور اسے دیکھ کر خفگی سے بولا۔

"کیونکہ مجھے وہ بلیک میں لینا تھا اس وجہ سے۔۔۔"وہ اب ریان کے دوسرے پاؤں میں جوتا پہنا رہی تھی۔ریان کو اس نے فاران کے ہی دلائے گئے کپڑوں میں سے وائٹ اور ریڈ بے بی سوٹ پہنایا تھا۔ریان اب آوازیں نکالنا شروع ہو گیا تھا اور چیخیں بھی مارتا تھا۔اب بھی کھلونا منہ میں ڈالے آاور او کی آوازیں نکال رہا تھا۔جبکہ فاران کی سوئی اب تک روشنی پر اٹکی تھی۔

"تو کوئی اور سوٹ پہن لیتیں۔۔۔"وہ آج معراج کے بیٹے کی سالگرہ پر جا رہے تھے۔جس کی دعوت وہ گھر آ کر دے کے گیا تھا۔اور خصوصاً روشنی کو آنے کی تاکید کی تھی۔روزے کی افطاری بھی ان کی طرف تھی۔اور روشنی نے اپنے کہے کے مطابق فاران کے سوٹوں میں سے کوئی سوٹ نا پہنا تھا۔بلکہ پیچ اور وائٹ کومبینیشن کا ایمبرائیڈری والا سوٹ پہنا۔جو اسے امی نے دلایا تھا۔

"میں اور ریان تیار ہیں لیٹ آپ کی وجہ سے ہو رہی ہے۔۔۔"روشنی نے ریان کو جوتا پہنا کر اس کے سوال کر نظر انداز کرتے ہوئے فاران سے کہا۔جس کا موڈ آف ہو گیا تھا۔

"مجھے نہیں جانا تم اور ریان چلے جاؤ۔۔"وہ کہتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کس کے ساتھ۔۔۔"روشنی نے حیران نظر اس کے خفا چہرے پر ڈالی۔

"ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔"فاران نے موبائل سے نظر اٹھائے بغیر کہا۔

"اچھا کیوں ہم کیوں جائیں۔۔۔دوست آپ کے ہیں ہم ایویں چلے جائیں۔۔۔وہاں کسی کو جانتے نہیں ہم۔۔۔کیوں ریان۔۔۔"فاران نے کوئی جواب نا دیا خاموش ہی رہا۔

"چلو پاپا سے کہو جلدی کریں۔۔۔روزہ بھی کھلنے والا ہے۔۔۔"فاران ٹس سے مس نا ہوا تو روشنی نے ریان کو اٹھا کر فاران کی گود میں ڈالا۔اور خود پاس کھڑی ہو گئی۔

"میری طرف نہیں اُدھر دیکھیں۔۔۔"ایک دم اس نے ریان کو اس کی گود میں ڈالا تو فاران کا موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔فاران نے اسے گھورا تو وہ گھڑی کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

"دل کر رہا ہے تمہیں کچا چبا جاؤں۔۔۔" فاران کھڑا ہوتا ہوا۔ ریان کو اسے پکڑا کر لفظ چبا چبا کر بولا۔ اور واش روم کی طرف گیا۔

" بلکل لیکن جناب وقت بہت کم ہے۔۔۔۔ تو یہ کام کسی اور وقت پر رکھ چھوڑیں۔۔۔۔ ابھی ہمیں جانا ہے۔۔۔" اس کے پیچھے سے جواب دینے پر دروازہ بند کرتے فاران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

****

اور وہ لوگ عین ٹائم پر پہنچے تھے۔ ان کے جاتے ہی روزہ کھل گیا تھا۔ معراج نے خوش اخلاقی سے ان کا ویلکم کیا۔ روشنی کا تعارف اپنی والدہ اور بیوی سے کروایا۔ جو محبت سے روشنی سے ملیں۔ انھوں نے گھر کے لان میں ہی کھانے اور بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔ مرد اور عورتیں الگ الگ بیٹھے تھے۔ روشنی کو بھی معراج کی بیوی نے ایک ٹیبل پر بٹھایا اور کچھ دیر وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی رہی۔ پھر کسی گیسٹ کو ریسیو کرنے کے لیے روشنی سے معذرت کرتی اٹھ گئی۔ روشنی کے ٹیبل پر دو خواتین اور تھیں لیکن وہ خود ہی آپس میں گفتگو میں مصروف تھیں۔ روشنی نے نظر گھما کر فاران کو ڈھونڈا تو وہ اسے کچھ دور ٹیبل پر معراج اور کچھ دوستوں کے ساتھ مصروف گفتگو دکھائی دیا۔ انتظام کے لحاظ سے مہمان کم تھے۔ زیادہ نشستیں خالی تھی۔ آہستہ آہستہ مہمان آ رہے تھے۔ کھانا روزہ کھلتے ساتھ ہی سرو ہو چکا تھا۔ اور سرو ہو رہا تھا یعنی جو آتا جائے کھاتا جائے۔ کوئی گھنٹہ گزرا کہ فاران اس کی طرف آیا۔

"بور ہو رہی ہو۔۔۔" وہ ریان کے گال پر ہاتھ پھیرتا بولا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو کیا کریں گے۔۔"

www.kitabnagri.com

"تو میں کہوں گا بیگم تھوڑا انتظار صرف کیک کٹنے تک پھر خادم آپ کو جہاں کہیں گی لے جائے گا۔۔۔"فاران شرارت سے کہتا جھکا۔اور بہت سے لوگوں کی توجہ اپنی جانب کر گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تو چلا گیا۔ لیکن ساتھ ٹیبل پر سرگوشیاں ہونے لگیں۔جو اس کے کانوں میں بھی پڑنے لگیں۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اس کی نظر زروہ کی مام پر پڑی۔جو خونخوار انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے خواتین کو جانے کیا بتا رہیں تھیں کہ ان کی نظریں بھی اس پر تھیں۔روشنی کو یقین تھا وہ جو بھی بتا رہیں تھیں وہ اچھا تو بلکل نہیں تھا۔یہ اندازہ ان کو اور ان سے محو گفتگو خواتین کو دیکھ کر ہی ہو رہا تھا۔روشنی نے فاران کو دیکھنا چاہا تو وہ اسے باہر نکلتا دکھائی تھی۔روشنی کو نا جانے کیوں گھبراہٹ ہونے لگی۔اسے لگا وہ پھر کوئی نا کوئی بات کریں گی۔ لیکن وہ اپنی جگہ پر بیٹھیں ہی اسے گھورتی رہیں۔اللہ اللہ کر کے کیک کٹنے کا مرحلہ آیا بچے اور سب لوگ کیک کے گرد اکھٹے ہونے لگے۔معراج بھائی کی بیوی نے اسے بھی آنے کا کہا۔اس نے ان کو تو مسکرا کر آنے کا کہا لیکن اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ وہیں بیٹھی رہی۔اس نے دیکھا زروہ کی مام اپنی جگہ پر نہیں ہیں تو پر سکون سانس لیا۔آج کی شام ذرا اچھی نہیں گزری تھی۔ایک بوجھ سا اعصاب پر سوار تھا۔ایک دم شور اور ہلے گلے کی آوازیں آنے لگیں۔کیک کٹ چکا تھا۔سویا ہو اریان بھی ڈرا تو روشنی نے اسے تھپکنا شروع کر دیا۔سب لوگ وہیں کھڑے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔روشنی کو فاران نظر نا آیا۔کچھ دیر بعد بھی فاران نہیں ملا تو وہ ریان کو سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی۔اور سائیڈ سے گزرنے لگی۔ارادہ فاران کو ڈھونڈنے کا تھا۔

"بھابھی کہاں جا رہیں ہیں۔۔۔یہ کیک لیں۔۔"راستے میں اسے بھابھی نے روکا۔

"جی۔۔"روشنی کو دل تو نہیں کر رہا تھا۔لیکن ان کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑی اور وہی پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔یہ جگہ کافی سائیڈ پر تھی۔باقی ٹیبل اسے سے کچھ فاصلے پر تھے۔اسی لیے اس جگہ کوئی نہیں بیٹھا تھا۔

"یہ سو گیا ہے تو اسے اندر لٹا دیں۔۔۔ آپ بھی تنگ ہو رہیں ہیں۔۔۔"

"شکریہ بھابھی۔۔۔ کوئی بات نہیں میں ایزی ہوں۔۔۔ میں فاران کو ڈھونڈ رہی تھی وہ نظر نہیں آ رہے۔۔۔ آپ نے دیکھا انھیں۔۔"روشنی نے ان سے پوچھا۔وہ چاہ رہی تھی کہ گھر چلیں۔اس لیے انھیں منع کر دیا۔جبکہ سوئے ہوئے ریان کو پکڑے بازو دکھنے شروع ہو گیا تھا۔

"نہیں مجھے بھی نظر نہیں آئے میں دیکھتی ہوں۔۔۔"ان کو کسی نے آواز دی تو وہ کہتی ہوئیں وہاں سے چلیں گئیں۔اور روشنی پھر سے نظریں دوڑانے لگی۔لیکن فاران نظر نہیں آیا۔کچھ لوگ کھڑے تھے۔کچھ لوگ گروپ بنا کر بیٹھے تھے۔اور اسی پل اسے فاران تو نہیں فرید نظر آیا۔وہ اسی کی طرف آ رہا تھا۔روشنی کا رنگ فق ہوا تھا۔بے اختیار اس کی گرفت ریان پر مضبوط ہوئی تھی۔اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔وہ رخ موڑ چکی تھی۔لیکن پھر بھی محسوس کر سکتی تھی وہ اس کی طرف آ رہا ہے۔

"کیسی ہو روشنی۔۔۔"وہ اس کے پاس کھڑا اسے دیکھتے ہوئے بولا۔روشنی نے دانت سختی سے ایک دوسرے میں جمائے وہ کوئی جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

"تو تم نہیں بولو گی۔۔۔"اس کی خاموشی پر وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ایسے کہ اس کی پشت سب کی طرف تھی اور وہ روشنی کے سامنے۔روشنی خوفزدہ ہوئی تھی۔

"کتنے وقت بعد دیکھا ہے تمہیں۔۔۔ تم بلکل نہیں بدلی۔۔۔۔پہلے سے زیادہ دلکش ہو گئی ہو۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی اور جاؤ یہاں سے میرا تم سے ایسا کوئی تعلق نہیں کہ تم میرے پاس بیٹھو اور مجھ سے اس قسم کی گھٹیا گفتگو کرو۔۔۔"فرید کے انداز پر اور اس کی بات اسے ایک دم غصہ آیا کہ وہ لہجے پر قابو کھو کر بولی۔

"ارے واہ بہت۔۔۔ہمت والی ہو گئی ہو۔۔۔فاران کی صحبت کا اچھا اثر ہوا ہے۔۔۔"وہ طنزیہ ہوا۔

"تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

"ہاہاہاہا۔۔۔"فرید تمسخرانہ قہقہہ لگایا۔اس کے انداز پر روشنی کے اندر اشتعال سا اٹھا۔اس کا دل کیا وہ اس کا منہ توڑ دے۔اسی کی وجہ سے فاران اور اس کے درمیان اتنے مسئلے ہوئے تھے۔اس سے پہلے کہ فاران اسے اس کے ساتھ دیکھے اور کچھ غلط سوچے۔وہ وہاں سے اٹھنے کا ارادہ کر چکی تھی لیکن سویا ہوا ریان اور اپنے بیگ سمیت ایک دم یہاں سے اٹھنا تھوڑا مشکل لگ رہا تھا۔

"فرید تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔"۔زروہ کی مام نے ماتھے پر بل ڈالے ان کے درمیان مداخلت کی۔روشنی دونوں کو اگنور کرتی وہاں سے اٹھی۔ریان کو ٹھیک سے پکڑا تو وہ کسمایا تھا۔اس نے اپنا بیگ اٹھانا چاہا لیکن بیگ ٹھیک سے پکڑ میں نا آیا اور نیچے گر گیا۔فرید کے پیروں میں۔روشنی کو اس پل جھکنا اور ناگوار گزر رہا تھا۔اوپر سے گہری نیند سویا ریان۔فرید اس کا بیگ اُٹھانے کو نیچے جھکا۔لیکن اس کا ہاتھ بیگ تک جانے سے پہلے ایک مردانہ ہاتھ بیگ تک پہنچ چکا تھا۔فرید نے سیدھے ہوتے ہوئے بیگ کو اُٹھانے والے کو دیکھنا چاہا۔وہ فاران تھا۔روشنی کا سانس سینے میں اٹک گیا۔جب کہ زروہ کی مام اس سارے منظر کو خاصی ناگواری سے دیکھ رہیں تھی

"فرید چلو۔۔۔ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"انھوں نے مداخلت کی۔غالباً وہ انھیں ہی لینے آیا تھا لیکن روشنی کو دیکھ کر رہ نا سکا اور روشنی تک پہنچ گیا۔لیکن ابھی ان کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ فاران نے فرید کو گریبان سے پکڑ کر جھٹکے سے کرسی سے اُٹھایا۔

"کہا تھا نا کہ میری فیملی سے دور رہنا۔۔۔لیکن تم شاید مجھے بہت ہلکا لے رہے ہو۔۔۔اس بار تو تم جیل سے نکل آئے ہو۔۔۔اگلی بار ایسا انتظام کروں گا کہ باہر نکلنے کو ترسو گے۔۔۔سمجھے۔۔"فاران نے درشت انداز میں کہتے ہوئے اس کا گریبان چھوڑا تھا۔صاف لگ رہا تھا وہ اپنا غصہ ضبط کر رہا ہے۔

"فاران بیٹا۔۔فرید کا کوئی قصور نہیں ہے یہ روشنی نے ہی اسے بلایا تھا۔۔۔"زروہ کی مام سے رہا نا گیا اس سے پہلے کے فرید بھی غصے سے فاران کے خلاف کوئی کاروائی کرتا وہ ان کے درمیان آتے ہوئے میٹھے لہجے میں بولیں۔غالباً پرانی بات کو مدِ نظر رکھ کر جب وہ ان کے گھر گئیں تھیں۔اب بھی انھوں نے ایسی ہی چال چلی۔وقت اور ماحول بھی اچھا تھا۔خوب تماشا لگ سکتا تھا۔جو ان کی تسکین کا باعث بنتا۔ان سے روشنی کی خوشی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ان کی بات پر فرید بھی ٹھنڈا ہوا اور طنزیہ مسکراہٹ سے فاران کو دیکھنے لگا۔فاران کا چہرہ ان کی بات غصے کی شدت سے سرخ ہوا تھا۔جبکہ ان کی بات پر روشنی کا رنگ زرد پڑ گیا۔اگر فاران کا ردعمل وہی ہوا جو پچھلی بار تھا۔اگر فاران نے اسے تھپڑ دے مارا تو۔۔۔۔

"صرف زروہ کی ماں کی وجہ سے میں آپ کو اس بار چھوڑ رہا ہوں۔۔۔اگر آئندہ آپ نے میری بیوی پر الزام لگا کر ایسی کسی بھی بات یا عمل کے لیے جھوٹ بولا جو اس نے کیا ہی نہیں تو میں بلکل برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی میری بیوی پر جھوٹا الزام لگائے۔۔۔اور یہ یاد رکھیے گا بھولیے گا مت۔۔۔"

فاران کا انداز اتنی سختی لیے ہوئے تھا۔کہ وہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہوئیں۔جبکہ فاران نے کہہ کر روشنی کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے جانے لگا۔

کیا یہ واقعی فاران تھا۔اس کے پیچھے چلتی روشنی نے بے یقینی سے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔واپسی کا سفر خاموشی سے گزرا۔دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔

گھر پہنچے کمرے میں جا کر روشنی نے ریان کو لٹایا تو اس کے بازو میں تب تک درد جیسے رچ گیا تھا۔اتنی دیر تک بازو نا ہلنے جلنے کی وجہ سے شل ہو گیا تھا۔جبکہ ریان صاحب مزے کی نیند میں تھے۔وہ اسے لٹا کر خود چینج کرنے ڈریسنگ روم میں گئی۔چینج کر کے آئی تو فاران بھی کمرے میں آ چکا تھا۔

"چائے پیے گے آپ۔۔"روشنی خود اس وقت طلب ہو رہی تھی۔تو اس سے بھی پوچھ لیا۔

"بنالو۔۔"وہ کہتا چینج کرنے چلا گیا۔تو روشنی ریان کے ارد گرد تکیے رکھے تا کہ وہ اٹھے تو گرنا جائے۔اور کچن میں گئی۔چائے بنا کر کپوں میں ڈال ہی رہی تھی کہ فاران بھی کچن میں آ گیا۔

"میں آ ہی رہی تھی۔۔۔"فاران نے کوئی جواب دیے بنا پانی کی بوتل فریج سے نکالی اور گلاس میں پانی ڈالنے لگا۔

"ریان سو رہا ہے۔۔"روشنی نے پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔

"چائے یہاں نیچے پیے گے یا کمرے میں۔۔"چائے کے خالی برتن میں پانی ڈالتے ہوئے روشنی نے اسے دیکھا۔

"میں ٹی وی آن کرتا ہوں وہی لے آؤ۔۔۔پانی پینا ہے تم نے۔۔۔"فاران نے بوتل فریج میں رکھنے سے پہلے پوچھا۔

"جی لے جائیں میں چائے لا رہی ہوں۔۔۔"اس کے کہنے پر فاران پانی اور گلاس لیے کچن سے نکل گیا۔اور ڈرائنگ روم میں جا کر ٹی وی آن کیا۔

"عید پر کیا پروگرام ہے۔۔"دو منٹ بعد ہی روشنی چائے لے آئی تو فاران نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔جو اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی تھی۔

"مطلب۔۔"روشنی نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"مطلب کہ عید سے پہلے گھر چلیں یا عید کے دن۔۔۔"اب فاران کی نظریں ٹی وی پر تھیں۔

"عید کے دن گئے تو سارا دن سفر میں ہی گزر جائے گا۔۔۔پہلے چلتے ہیں۔۔"روشنی بھی سب کو مس کر رہی تھی۔

"ہوں ٹھیک ہے۔۔۔"فاران نے کہتے ہوئے چائے کا سپ لیا۔تو اس نے بھی اپنا کپ اُٹھا لیا۔ابھی سپ لیا ہی تھا۔

کچھ دیر ٹی وی کی آواز گونجتی رہی۔

"فرید نے۔۔۔کوئی بات تو نہیں کی تم سے۔۔۔"فاران کی آواز پر اس نے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تو وہ اپنے کپ کو گھور رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔"روشنی نے آہستگی سے جواب دے کر دوبارہ ٹی وی پر نظریں جما دیں۔ایک عجیب سی خاموشی ان کے درمیان ٹھہری تھی۔اور اس خاموشی کو فاران کی آواز نے توڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں چاہتا ہوں تم مجھ سے بلا جھجھک ہر بات شئیر کرو۔۔۔اور اگر اس نے تمہیں کسی قسم کی دھمکی دی یا پریشان کیا ہے تو۔۔۔"

"کیا ضروری ہے اس کے بارے میں بات کرنا۔۔۔"روشنی نے اس کی بات کاٹی۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نہیں ضروری نہیں ہے لیکن میں بس تمہیں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔۔"وہ رکا۔

"روشنی پہلے جو بھی ہوا۔۔۔میں اس کے لیے شرمندہ ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تم اس سب کو لے کر میرے بارے میں غلط سوچو۔۔۔۔مطلب۔۔۔یعنی۔۔۔مجھے نہیں پتا تم سے کیسے کہوں لیکن وہ جو بھی غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔جس وجہ سے میں تم سے اچھا برتاؤ نہیں کر سکا۔۔۔وہ ایک غلط فہمی تھی جو ختم ہو چکی ہے۔۔۔تو اب اگر تمہیں فرید کوئی بھی گھٹیا بات کہہ کر پریشان کرے۔۔۔کچھ بھی۔۔۔میں چاہتا ہوں تم مجھے بلا جھجھک بتاؤ۔۔۔"فاران نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"اور اس بات پر پریشان نا ہو کہ میں تمہارے بارے میں کچھ غلط سوچ رہا ہوں یا سوچوں گا۔۔۔"اس نے جو بات کی۔روشنی کے گمان میں بھی نا تھی۔اس کے ذہن میں تو عجیب عجیب سوچیں چل رہیں تھیں۔

"فرید کبھی بھی میرے لیے اہم نہیں تھا۔۔۔میری اس سے شادی صرف اتفاق تھی۔۔۔عام سی شادی جیسے شادی ہوتی ہے۔۔۔کچھ بھی خاص نہیں تھا اس میں۔۔۔۔اور جب سب ختم ہوا۔۔۔تو میرے لیے فرید بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔"دھیمے لہجے میں بولتی وہ صفائی نہیں دے رہی تھی۔فاران جانتا تھا۔وہ چاہتا تھا ان کے درمیان یہ بات ہو۔پہلی اور آخری مرتبہ ہی سہی۔تاکہ روشنی کے ذہن میں جو چل رہا ہے وہ نکل سکے۔

"وہ اس دنیا کا دوسرا آخری انسان ہے جس سے میں بات تو کیا شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"وہ بات کرتے ہوئے اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ نظریں جھکائے تھی۔اور فاران اسے بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔اس کی بات پر پوچھے بنا نا رہ سکا۔

"اور پہلا انسان کون ہے۔۔"فاران جانتا تھا یہ موضوع سے ہٹ کر سوال ہے لیکن بے اختیار اس کے لبوں سے نکلا تھا۔اور اس کی بات پر روشنی نے بے اختیار اسے دیکھا تھا۔وہ اسی کی طرف متوجہ تھا۔کہ ریان کے رونے کی آواز آئی وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھی۔بات ادھوری رہ گئی۔اور چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں لائٹس آن ہی تھیں۔روشنی نے روتے ہوئے ریان کو اٹھایا اور بہلانے لگی تو وہ چپ کر گیا۔روشنی نے اس کے آنسو صاف کیے۔اور گالوں کو چوما۔اور اب وہ سونے والا نہیں تھا روشنی جانتی تھی وہ اپنی نیند پوری کر چکا تھا۔اب ان کے ساتھ سحری تک جاگے گا جس میں دو تین گھنٹے تھے۔جب کہ روشنی کو خود تھکن سی محسوس ہو رہی تھی۔لیکن اب ریان کی وجہ سے سونا تو کیا لیٹنے کا سوال تک نا تھا۔وہ گہرا سانس لے کر اسے لیے واش روم کی جانب بڑھی۔اس کا منہ دھوانے کے لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

وہ لوگ عید سے ایک دن پہلے لاہور کے لیے نکلے۔گاڑی فاران نے خود ڈرائیو کی۔ان کے آنے پر سب خوش ہو گئے۔بچے ریان کو پکڑنے کے لیے لڑنے لگے۔اگلے دن عید تھی۔کام سے فارغ ہو کر سومیہ نے خود بھی مہندی لگائی اور روشنی کو بھی۔جس وقت وہ کمرے میں گئی رات کے دو بج رہے تھے۔

"اتنی لیٹ۔۔"وہ سمجھی فاران سو چکا ہے۔دونوں باپ بیٹے کی نیند خراب نا ہو وہ بنا آہٹ کے دروازہ کر کھول اندر آئی تھی۔وہ بھی مہندی لگے ہاتھوں سے زرا مشکل ہوئی کھولنے میں۔ابھی بیڈ کے پاس بھی نا پہنچی تھی کہ فاران نے تکیے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"آپ سوئے نہیں۔۔۔"اسے حیرت ہوئی۔

"نہیں۔۔"وہ اس کی طرف کروٹ لیتا ہوا بولا۔

"اچھا۔۔مجھے تو بہت نیند آ رہی ہے بھابھی نے زبردستی مہندی لگا دی۔۔۔"وہ اختیاط سے لیٹتے ہوئے بولی۔ریان گہری نیند میں تھا۔اور کچھ پلوں بعد روشنی بھی نیند میں جا چکی تھی۔فاران اندھیرے میں اس کے سوئے چہرے کو دیکھا۔جو اس وقت پر سکون تھا۔سالوں بعد فاران کی یہ پہلی عید تھی جب اس نے واقعی خود کو مکمل محسوس کیا تھا۔تیمور اور ریحان کی طرح اب اس کی بھی فیملی تھی۔یہ ایک فرحت بخش احساس تھا جو وہ کافی مرتبہ محسوس کر چکا تھا۔اور اس فیملی کو مکمل ریان اور روشنی نے کیا تھا۔

اگلے دن عید کا تھا۔سکندر صاحب،فاران اور تیمور تیار ہو کر نماز کے لیے جا چکے تھے۔ان کے جانے کے بعد روشنی اوف سومیہ نے بھی کپڑے بدل کر زاہدہ بیگم کے ساتھ نماز پڑھی۔نماز پڑھنے کے بعد عید ملتے ہوئے انھوں نے دونوں کو ڈھیڑ ساری دعائیں دیں۔ایرج اور ریحان کو دعاؤں میں یاد کیا۔نماز کے بعد وہ دونوں بچوں کو تیار کرنے کے لیے انھیں پکڑ کر کمرے میں لے گئیں۔ریان اور وہ تینوں اٹھ چکے تھے کھیل میں مگن تھے۔اپنے کپڑے بچاتے ہوئے اس نے ریان کو نہلایا۔اس کو پاؤڈر لگا کر کپڑے پہنا چکی تھی۔جب فاران کمرے میں آیا۔

"عید مبارک۔۔"اس نے آتے ہی کہا۔

"آپ کو بھی عید مبارک۔۔۔"روشنی ریان کو کرتا پہناتے ہوئے ہلکا سے مسکرائی۔

"یہ کیا ابھی تک تم دونوں تیار نہیں ہوئے۔۔"فاران نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ریان کا گال کھینچا۔

"تیار ہو رہے ہیں۔۔۔"روشنی نے ریان کو فاران کی گود میں بٹھایا۔اور اس کا جوتا پکڑ کر پہنانے کے لیے جھکی۔فاران کے نزدیک ہوئی۔اس کا دھیان ریان کو پہناتے جوتے کی طرف تھا اور فاران کا اس میں۔صاف چہرہ۔بالوں کا گیلا پن دیکھنے سے ہی محسوس ہو رہا تھا۔اور اس نے وہی گلابی سوٹ پہنا تھا۔جس پر ان کی بحث ہوئی تھی۔

"تم خوش ہو نا۔۔۔"وہ اس کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا تھا۔روشنی اسی پل جوتا پہنا کر پیچھے کو ہوئی اور چونک کر فاران کو دیکھا۔وہ جواب کا منتظر تھا۔

"میں مطمئین ہوں۔۔۔"

"یعنی خوش نہیں ہو۔۔۔"

"میرا خیال میں مطمئین لفظ خوش سے بہتر ہے۔۔۔خوش تو ہم اپنی کوئی بھی پسندیدہ چیز پا کر بھی ہو جاتے ہیں۔۔۔ مطمئین ہونا اہم ہے۔۔۔اور میں مطمئین ہوں۔۔"روشنی ریان کو پکڑتے ہوئے بولی۔فاران بھی کھڑا ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن میں خوش بھی ہوں اور مطمئین بھی۔ کہ میری زندگی میں تم اور ریان آئے۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے پہلے روشنی کی پیشانی پر بوسہ لیا۔ پھر ریان کی۔ روشنی کو آسودگی نے گھیرا۔ کیا اس زیادہ بھی عقیدت بھرا اظہار ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اس کا دل چاہنے لگتا تھا پچھلی سب باتیں بھولنے کو۔۔۔ اور کیا پتہ وقت گزرتے ساتھ اچھی یادیں اتنی ہو جائیں کہ بری یادوں کے لیے جگہ ہی نا بچے۔۔۔

* *

"ہاں تو اب بتاؤ۔۔"

"کیا۔۔"اس نے سوالیہ انداز میں چاچی کو دیکھا۔ وہ لوگ عید ملنے آئے تھے۔ کھانا کھا کر سب چائے کافی پکڑے باتوں میں مشغول تھے جب چاچی اس کے پاس آ کر بولیں۔

"فاران کے بارے میں۔۔"

"کیا بتاؤں۔۔"

"تو پھر چل گیا نا جادو۔۔۔"وہ آنکھیں گھماتیں فاران کی طرف اشارہ کرتیں ہوئیں بولیں۔ جو بابا چاچو اور سکندر صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

"پتا نہیں۔۔"وہ کندھے اچکاتی بولی۔

"کیا مطلب پتہ نہیں۔۔۔ کیسی بیوی ہو جسے پتہ نہیں کہ اس کا جادو اس کے شوہر پر چڑھا ہے کہ نہیں۔۔۔"چاچی کا لہجہ بلند ہو گیا۔

"چاچی کیاہو گیاہے۔۔۔"وہ حیران ہوئی۔

"اچھامیں ابھی فاران سے پوچھتی ہوں۔۔۔"وہ اطمینان سے بولیں۔

"کیا۔۔۔"روشنی مزید حیران ہوئی۔

"وہی جس کا تمہارے پاس جواب نہیں ہے۔۔۔"چاچی کا لہجہ اطمینان بھرا تھا۔

"فاران بیٹابات توسننا ایک منٹ۔۔"انھوں نے کہتے ساتھ ہی اسے آواز بھی دے دی۔

"چاچی آپ میں تو آج چاچو کی روح آگئی ہے بلکل ان جیسے بیہیو کر رہیں ہیں۔۔"فاران اپنی جگہ سے اٹھاتو وہ ناراضگی سے بولی۔چاچی نے پرواہ نہیں کی۔

"جی کہیے۔۔"فاران ان کے پاس آکر بیٹھتاہوا بولا۔

"وہ میں روشنی سے پوچھ رہی تھی کہ۔۔۔۔"وہ روشنی کی ناراض چہرے کو شرارتی انداز میں دیکھتی ہوئیں کہنا شروع ہوئیں۔فاران ان کی بات سنتے ہوئے روشنی کو دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کہا بیگم اتنے پیار سے کبھی ہمیں بھی بلا کیا کرو۔۔۔"چاچی نے بات پوری کی ہی نہیں کہ چاچو آ گئے۔روشنی نے سکون کا سانس لیا۔

"آیئے چاچو۔۔۔بیٹھیں۔۔۔دراصل میں آپ سے ایک بات پوچھناچاہتی ہوں۔۔۔"روشنی نے عجلت بھرے انداز میں ان کا بازو پکڑ کر انھیں اپنے ساتھ ہی بٹھایا۔

"ہاں بھئی پوچھو کیا۔۔"

"چاچو۔۔۔"وہ لفظ کو لمبا کھینچتے ہوئے چاچی کو دیکھنے لگی۔تو ردابہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"چاچی کا جادو آپ پر کب چلا تھا۔۔"اس کے اشتیاق سے پوچھے گئے سوال پر ردابہ کی آنکھیں تو باہر آئیں۔فاران کی بھی آنکھیں کھلیں تھیں۔جبکہ چاچو کو کچھ سمجھ نا آیا۔۔۔

"ارے چاچو یعنی کہ۔۔۔چاچی کا جادووو۔۔۔"وہ چاچو کو دیکھتی لفظوں کو مزید ذو معنی انداز میں گھسیٹ کر بولی۔جبکہ ردابہ اسے گھورنے لگیں یعنی کہ انہی کی بلی انہی کو میاؤں۔

"اوووو۔۔۔اچھا۔۔۔سمجھا۔۔"چاچو سمجھنے کے انداز میں سر ہلانے لگے۔

"وہ تو کوئی نہیں چلا۔۔۔بیٹا بس گزارا ہے۔۔۔بچے ہو گئے تو مجبوری میں چل رہا ہے معاملہ۔۔۔"چاچو دکھ بھری آواز نکال کر افسوس سے سر ہلا کر بولے تو روشنی کا قہقہہ نکلا تھا۔اور چاچی کو غصہ آیا۔یعنی کہ حد ہے اتنے دکھی۔بچوں کے سامنے جھوٹ ہی بول دیتے۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ بولا تو جھوٹ ہی تھا۔

"اچھا یعنی کہ یہ بات ہے۔۔۔حمدان۔۔۔ٹھیک ہے بہت اچھے۔۔۔"وہ سیریس انداز میں بولیں۔۔

"ارے مذاق میں کہا ہے۔تمہیں پتا تو ہے۔۔۔"ان کے انداز پر حمدان پیار سے بولتے صفائی دینے لگے۔

"بھابھی۔۔۔بھابھی بات سنیے۔۔۔"وہ اونچی آواز میں سلمی بیگم کو بلانے لگیں۔جو زاہدہ بیگم سے محو گفتگو تھیں۔آوازیں دیتے دیتے وہ اٹھ کر ان کے پاس جانے لگیں۔چاچو کو بلکل بھی اندازہ نا تھا کہ وہ برا مان جائیں گی۔وہ بھی ان کے پیچھے لپکے۔روشنی خوب محظوظ ہو رہی تھی۔

"کتنی بری بات ہے۔۔۔تم نے ان کے بیچ ناراضگی کروادی۔۔"فاران نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"ارے میں نے کیا کہا۔۔۔چاچو نے کہا آپ کے سامنے میں نے تو بس ایک سوال کیا تھا۔۔"فاران اس کا یہ انداز پہلی بار دیکھ رہا تھا۔وہ حیران سی معصوم بنی بول رہی تھی۔

"آپ کو نہیں پتا یہ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں۔۔۔اور طاہر بھائی کی بھی یاد آگئی مجھے۔۔۔اف یہ سب مل کر مجھے اتنا چڑاتے ہیں کہ مت پوچھیں۔۔۔۔۔"فاران کے چہرے پر حیرانی دیکھ کر جھر جھری سی لیتی وہ مزید بول رہی تھی۔

"روشنی ادھر آنا ذرا۔۔"چاچی کی آواز پر اٹھ گئی۔حمدان نے ردابہ کو بیچ راستے میں ہی روک لیا تھا۔اور جانے کیا کہہ رہے تھے۔کہ ردابہ نے روشنی کو بلایا۔اور فاران نے دیکھا کہ وہاں اب کبھی ردابہ بولتیں اور کبھی حمدان اور روشنی دونوں کا سنتی سر ہلا رہی تھی۔آخر میں حمدان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور برا سا منہ بنا کر بٹوہ نکال کر ردابہ کے ہاتھ میں دیا۔جو انھوں نے مسکرا کر پکڑا اور اس میں سے پیسے نکال کر واپس حمدان کو دیا۔روشنی اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔جس وجہ سے اس کا چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔ردابہ تو مسکراتی ہوئی پلٹ گئیں جبکہ حمدان نے روشنی کا بازو پکڑ کر مڑوڑا۔روشنی کی ہنسی چھوٹی تھی۔وہ مسلسل ہنس رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ ردابہ فاران کے پاس آکر بیٹھ چکی تھیں۔

"میں نے بہت دیر بعد روشنی کے اس انداز کو دیکھا ہے۔۔"ردابہ نے فاران سے مسکرا کر کہا۔تو فاران ان کو دیکھنے لگا۔

"وہ تمہیں کبھی نہیں بتائے گی فاران لیکن اندر کہیں وہ تمہیں پا کر خوش ہے۔۔۔میں بھی ایک عورت ہوں جانتی ہوں۔۔۔لیکن یہ بات تم کبھی بھی اس کے منہ سے نہیں سن سکو گے۔۔"ردابہ اب روشنی کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھیں۔

"ایسا ہوتا ہے نا کہ گھر میں سب ٹھیک ہوتے ہیں لیکن ایک فرد ایسا ہوتا ہے جو تکلیف میں ہو تو باقی بھی خوش نہیں ہو پاتے۔۔۔روشنی ہمارے گھر کا ایسا ہی فرد ہے۔۔۔وہ خوش نہیں تھی ہماری بھی خوشی مکمل نا ہو پاتی۔وہ تکلیف میں تھی ہم بھی وہ تکلیف خود محسوس کرتے۔۔۔لیکن اب وہ واقعی خوش ہے یہ میں تمہیں یقین سے کہہ سکتی ہوں۔۔"انھوں نے بات مکمل کرتے ہوئے فاران کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔وہ روشنی کو دیکھنے لگا۔جو لیلی سے مل رہی تھی جو ابھی آئی تھی۔لیلی کی بیٹی کو پکڑ کر پیار کرتے ہوئے جانے کیا کہا کہ لیلی کی ہنسی چھوٹی تھی۔حمدان لیلی کے شوہر سے ملتے ہوئے ساتھ لیے انہی کی طرف آرہے تھے۔وہ قریب پہنچے تو فاران ان سے ملنے کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

****

عید کے چوتھے روز وہ لوگ واپس آئے تھے۔عید کے دوسرے دن ایرج بھی آئی تھی۔اس کے گھر بیٹا ہوا تھا۔وہ اور زین رات کو پہنچے تھے۔اگلے دن وہ سب آمنہ بیگم کے گھر دعوت پر مدعو تھے۔

روشنی کا دل چاہا کچھ دن اور رکنے کو لیکن اس نے فاران سے کہا نہیں۔جانتی تھی اس کے بغیر تو رہ لے گا لیکن ریان کے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ریان میں جان تھی اس کی۔واپس آنے کے بعد وہی روٹین تھی۔ریان اب کرولنگ کی کوشش کرتا تھا۔وقت گزر رہا تھا۔ایسی ہی ایک شام فاران ابھی آفس سے نہیں آیا تھا۔چار بجے کا

وقت تھا۔جب گیٹ کیپر نے اسے سارہ کے آنے کی اطلاع دی۔اس نے ملنے سے منع کیا تو گیٹ کیپر دوبارہ آیا۔

"بی بی وہ بہت اصرار کر رہا ہے۔کہہ رہا ہے بیگم صاحبہ سے کہو بس ایک مرتبہ بات سن لیں۔دروازے پر ہی آ جائیں۔۔"

"اکیلی ہیں یا کوئی اور بھی ساتھ ہے۔۔"کچھ سوچ کر اس نے پوچھا۔

"جی اکیلی ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے بھیج دو اندر۔۔"اس نے کہا تو وہ سر ہلاتا پلٹ گیا۔روشنی سوچ رہی تھی ایسی کیا بات تھی جو وہ اب کرنا چاہتی تھی۔اسی پل سارہ اندر آئی تھی۔

"بیٹھیے۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔تو سارہ نے نظریں چراتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔جی کہیے۔۔"روشنی نے پر اعتماد نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں جو بات تم سے کرنے آئی ہوں اس سن کر تمہیں غصہ آئے گا۔لیکن پلیز تسلی سے میری پوری بات سن لو۔۔"وہ زبان لبوں پر پھیرتے ہوئے بولی۔اس کی ڈریسنگ اچھی خاصی تھی۔سوٹ دیکھنے میں اپنا قیمت بتا رہا تھا۔لیکن اس کے بات کرنے کا انداز روشنی کو سوچ میں مبتلا کر گیا تھا۔ایسی کون سی مجبوری آ گئی سارہ کو جو وہ اس سے بات کرنے آئی ہے۔

"کہیے لیکن جلدی میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔"روشنی کا انداز بنا کسی لچک کے تھا۔

"میں چاہتی ہوں تم۔۔۔۔تم فرید سے بات کرو۔۔"اس نے رک رک کر بات کی۔جیسے جانتی ہو بات سن کر اسے غصہ آنا لازمی ہے۔اور وہی ہوا۔اس کی بات پر روشنی اشتعال میں آگئی۔

"کیا۔۔۔آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔آپ جانتی ہیں کیا کہہ رہیں ہیں آپ۔۔"

"پلیز میری پوری بات سن لو۔۔"وہ لجاجت سے بولی۔

"سوری مجھے نہیں سننی۔۔۔آپ جا سکتیں ہیں۔۔۔"روشنی کو یہ اس کی چال لگی۔

"دیکھو میں اپنے بچوں کی قسم کھاتی ہوں۔۔۔پلیز میں تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولوں گی۔۔۔میری پوری بات سن لو۔۔۔پلیز۔۔"وہ منت کر رہی تھی۔اس کے قسم کھانے پر روشنی خاموشی ہو گئی لیکن چہرے سے ناگواری ظاہر تھی۔

"فرید بہت بری چال چل رہا ہے۔۔۔وہ فاران کو نہیں چھوڑے گا میں نے خود سنا ہے اسے فون پر بات کرتے ہوئے۔۔۔تم یقین نہیں کرو گی میں اپنے بچوں کی قسم کھاتی ہوں روشنی میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔اور ایسا وہ صرف تمہیں پانے کے لیے کر رہا ہے۔۔۔روشنی اگر تم اس سے بات کرو گی تو وہ سمجھ جائے گا۔۔۔وہ صرف ضد میں آیا ہے اس وقت صرف فاران کو نیچا دکھانے کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔یہاں تک کہ اس کی جان بھی لینے کے لیے وہ پلان بنا رہا تھا۔۔۔۔"وہ جلدی جلدی بولی کہ روشنی پھر اس کی بات ناکاٹ دے۔اس کی پوری بات سن کر روشنی کو مزید غصہ آیا تھا۔لیکن بولی تو صرف اتنا۔

"تم نے اسے چھوڑا کیوں نہیں۔۔۔کیوں رہ رہی ہو اس کے ساتھ۔۔۔"

"صرف اپنے بچوں کے لیے۔۔۔میں مجبور ہوں۔۔۔۔اور وہ میرا شوہر ہے۔۔۔اس نے مجھے سکھ نا دیا ہو لیکن پھر بھی۔۔۔۔"وہ نم لہجے میں بولتی بات ادھوری چھوڑ گئی۔روشنی نے سوچا یہ وہی عورت ہے جس نے اسے بے عزت کیا تھا اور لوگوں کے سامنے اس کا تماشا بنوایا تھا۔

"فاران نے اسے جھیل بھجوایا تھا دو مہینے بعد وہ بڑی مشکل سے رہا ہوا ہے۔۔۔کچھ فاران اور فرید کا پرانا جھگڑا اور پھر جب فرید کو پتا لگا کہ تم فاران کی بیوی ہو۔۔۔فرید نے فاران سے بدلہ لینے کے لیے تمہارے بارے میں اس سے گھٹیا باتیں کی۔۔۔دوسرے لفظوں میں فاران کے کیریئر کو تباہ کرنے کے لیے یہ اس کی چال تھی۔۔۔جس کا مجھے اس وقت پتا چلا جب وہ جھیل گیا۔۔۔میں فاران سے ملی تو فاران نے بتایا۔۔۔"سارہ روشنی کی سوچ سے بے خبر اپنی بات پوری کرنے لگی۔

"کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی گھٹیا گفتگو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔فاران نے جو کیا سہی تھا۔لیکن فرید پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔پہلے تو وہ صرف فاران کو نیچا دکھانے کے لیے یہ سب کر رہا تھا لیکن اب وہ فاران کو ہی راستے سے ہٹا کر تم سے شادی کا پلان بنا رہا ہے۔۔۔"

"میں چاہتی ہوں تم اس سے ایک بار بات کرو۔۔۔شاید وہ تمہاری بات سمجھ لے۔۔۔"روشنی کو سمجھ نا آئی وہ کیا کہے۔آیا وہ جھوٹ بول رہی یا سچ وہ نہیں جانتی تھی۔لیکن ایک ماں اپنے بچوں کی جھوٹی قسم بھی نہیں کھا سکتی۔وہ شش و پنج میں تھی۔

"تمہیں میری بات کا یقین نہیں آرہا میں جانتی ہوں۔۔۔ ٹھہرو میں تمہیں ابھی دکھاتی ہوں۔۔۔ تم بس خاموش رہنا۔۔"سارہ کو اندازہ ہو چکا تھا روشنی کو اس کی بات پر اعتبار نہیں آیا جب ہی موبائل نکال کر نمبر ڈائل کرتی ہوئی بولی۔۔

"ہاں بولو۔۔۔ کیوں کیا فون کہا بھی بار بار فون کر کے مت دماغ خراب کرو میرا۔۔۔۔"دوسری جانب یہ فرید کی آواز تھی۔جو سارہ کو بولنے کا موقع دیے بغیر پھٹنے کے انداز میں بولا تھا۔

"پلیز فرید۔۔۔ اپنے بچوں کے لیے میں تم سے بھیک مانگتی ہوں۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔ چھوڑ دو یہ سب۔۔۔"

"نہیں سارہ بیگم مجھے اب کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔ فاران کی زندگی کا چراغ میں بجھاؤں گا۔۔۔ بہت اکڑتا ہے نا۔۔۔ اور روشنی اسے حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔ اس کے لیے جو بھی کرنا پڑا کروں گا میں۔۔۔"فرید سارہ کی بات کا اثر لیے بغیر اسی انداز میں بولا۔

"اور تم میرا دماغ مزید خراب مت کرو سمجھی۔۔۔"۔توہین آمیز انداز میں بولنے کے بعد وہ فون بند کر گیا تھا۔سارہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں فاران سے بات کرتی ہوں۔۔"روشنی اب حقیقتاً پریشان ہوئی تھی۔

"اس سے کچھ نہیں ہو گا یہ جنگ مزید بڑھ جائے گی۔۔۔"سارہ نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"لیکن میں کیسے۔۔۔"روشنی کا دل نہیں مان رہا تھا۔

"پلیز روشنی۔۔۔فاران کے لیے۔۔۔اپنے بچے کے لیے ہی سہی۔۔۔لیکن اس سے ایک مرتبہ بات کر لو۔۔۔شاید وہ تمہاری بات سمجھ لے۔۔۔"سارہ نے بھیگی نظروں سے اسے دیکھا۔

"دیکھو میں جانتی ہوں تم مجھ پر ابھی بھی یقین نہیں کر رہی۔۔۔شاید میرے پچھلے رویے کی وجہ سے۔۔۔میں شرمندہ ہوں تم سے۔۔جو بھی میں نے تمہارے ساتھ کیا۔مجھے بہت دیر بعد معلوم ہوا کہ تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔سب فرید کا قصور تھا۔۔۔"

"پلیز مجھے اس بارے میں تم سے کچھ نہیں سننا۔تم نے جو بات کہنی تھی میں نے سن لی اب تم جا سکتی ہو۔۔"روشنی کا لہجہ سخت ہوا۔

"یہ کارڈ ہے میرا اس کے بیک پر فرید کا نمبر ہے۔تم جو بھی فیصلہ کرو مجھے انفارم کر دینا۔۔"سارہ نے کھڑے ہو کر اس کی طرف کارڈ بڑھا کر کہا۔کارڈ روشنی نے پکڑا تو سارہ کمرے سے نکل گئی۔بے نام سی بے چینی روشنی کو رگوں میں اترتی محسوس ہوئی۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

سارہ گھر پہنچی تو فرید اسے لان میں ہی ملا۔

"کیا کہہ رہی تھی۔۔"

"کچھ اندازہ نہیں کر سکتے کہ وہ اب کیا کرے گی۔۔"سارہ اچٹتے انداز میں کہہ کر جانے لگی جب فرید نے اس کا بازو پکڑا۔

"کیا مطلب۔۔"فرید کے ماتھے پر بل پڑے۔

"مطلب کہ جو تم نے کہا وہ میں نے کر دیا اب میں اور کچھ نا کہہ سکتی ہوں نا کر سکتی ہوں تمہارے لیے۔۔"سارہ نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔اور اندر کی جانب بڑھی۔

"تم اس سے بات کر کے آئی ہو اور تمہیں کچھ اندازہ نہیں ہے کہ وہ اگلا قدم کیا لے گی اب۔۔۔واہ سارہ بیگم۔۔۔"وہ اس کے پیچھے آتے ہوا بھڑکا۔سارہ خاموشی سے کچن میں گئی۔پانی کا گلاس ایک سانس میں پی گئی۔فرید کھڑا اس کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کچا چبا جائے گا۔

"بولو گی تم کچھ۔۔۔"فرید کا لہجہ بلند ہوا۔اس کا صبر جواب دے چکا تھا۔سارہ نے سکون سے پانی کی بوتل بند کر کے رکھی اور اس کی طرف پلٹی۔

"کبھی کبھی ہم دوسروں کو تباہ کرنے میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ اپنے نقصان کا علم نہیں ہوتا۔۔اور اس وقت فرید تم یہی کر رہے ہو۔۔"وہ اس کے پاس آ کر بولی۔فرید کے ماتھے پر بل پڑے۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔"

"فرید چھوڑ دو سب۔۔۔وہ اپنی زندگی میں خوش ہیں ہم کیوں نہیں رہ سکتے۔۔۔دیکھو اپنے بچوں کے لیے۔۔۔ان کی خوشی کے لیے۔۔۔اس طرح تم خود بھی اس دلدل میں گھستے جا رہے ہو اور ہمیں بھی اپنے ساتھ گھسیٹ رہے ہو۔۔۔بھول جاؤ سب۔۔۔میں بھیک منگتی ہوں تم سے۔۔۔"سارہ نے ہاتھ جوڑے۔

"اگر تم اس دن بات میری بات سن لیتی اور چلی جاتی اس اپارٹمنٹ سے تو آج بہت کچھ الگ ہوتا۔۔۔سارہ بیگم۔۔۔

کیا مانگا تھا تم سے۔۔۔ صرف روشنی کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ کیا میں نے تمہیں یا بچوں کو کوئی بھی کمی ہونے دی تھی۔۔۔ روشنی میرے دل کی خوشی تھی۔ میں خود نہیں جانتا تھا مجھے اس میں ایسا کیا نظر کہ میں نے جھوٹ بول کر اس سے شادی کر لی۔ کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر۔۔۔ لیکن تم نے سب برباد کر دیا سب ختم ہو گیا۔۔"

"کیوں کہ وہ تمہارے نصیب میں نہیں تھی فرید۔۔۔ وہ فاران کا نصیب تھی۔ "سارہ نے اس کی بات کی پر اس کی آنکھوں میں واضح انداز میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اور یہ بات تم جتنی جلدی سمجھ لو بہتر ہو گا۔۔ اور رہی بات کہ وہ تم سے ملنے آئے گی یا نہیں۔۔ فرید علی ہمدانی وہ نہیں آئے گی۔۔۔ وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے فاران سے محبت کرتی ہے وہ۔۔۔ اور فاران کے لیے وہ تم تک کبھی نہیں آئی گی۔۔۔ کیوں کہ تم سے زیادہ اس کا شوہر اس کے نزدیک زیادہ قابلِ اعتبار ہے۔۔۔ "سارہ اسے ساکت کھڑا دیکھ کر دروازے سے باہر نکل گئی۔ فرید پاگل پن میں کچھ بھی کر گزرنے کو تھا۔ اسے اپنے بچوں اور خود کے لیے اب کوئی حتمی فیصلہ کرنا تھا۔

Kitab Nagri

****

www.kitabnagri.com

اتنی مشکلوں کے بعد تو زندگی میں کچھ سکون آیا تھا۔ اب یہ نیا مسئلہ۔ فاران جب تک آفس سے آیا وہ خوب سوچ بچار کے بعد فیصلہ پر پہنچ چکی تھی۔ وہ سوچ چکی تھی کہ وہ یہ بات فاران کو بتائے گی باوجود اس کے کہ سارہ نے اسے فاران سے یہ بات کرنے کو منع کیا تھا۔ لیکن وہ کوئی رسک لینا نہیں چاہتی تھی۔۔

فاران معمول سے ہٹ کر لیٹ آیا تھا۔

"آج بہت تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی ہے۔۔"وہ چینج کر کے آیا تو بیڈ پر نیم دراز ہوتا ہوا بولا۔روشنی ریان کو لیے نیچے بیٹھی تھی۔جو کھیل میں مگن تھا۔

"کھانا لاؤں۔۔"

"نہیں تھوڑی دیر بعد کھاتے ہیں۔۔۔تم نے کھا لیا۔۔"

"نہیں۔۔"روشنی نے ریان کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا جو اس کا سہارا لیے کھڑا ہو رہا تھا۔فاران کی آواز پر وہ اس طرف کی جانے کو لپک رہا تھا۔فاران کو دیکھتے ہوئے وہ خوش ہو رہا تھا۔

"آج سارہ آئی تھی۔۔"روشنی ریان کو لیے اٹھی اور اسے فاران کے پاس بٹھاتے ہوئے بولی۔فاران نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"کس لیے۔۔"اس نے الجھن سے روشنی کو دیکھا۔روشنی نے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

"وہ کہہ رہی تھی فرید۔۔۔"فاران اٹھ بیٹھا تو وہ رک گئی۔

"فرید آپ کو مارنے والا ہے فاران مطلب وہ کوئی پلان بنا رہا ہے ایسا۔۔۔"اس نے فاران کو دیکھتے ہوئے بات مکمل کی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم سے سارہ نے کہا ہے۔۔۔"فاران کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیوں۔۔۔"اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

"وہ کہہ رہی تھی میں فرید سے بات کروں تاکہ وہ ایسا کچھ مت کرے۔۔۔اور وہ میری بات سمجھ لے گا۔۔"

"نان سینس۔۔۔"فاران غصے سے بولا۔

"میں دیکھ لوں گا اسے تم فکر مت کرو۔۔۔"خود پر قابو پر کر اس نے روشنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پاس بٹھایا۔

"تم پریشان تھی۔۔"اس نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ریان ان دونوں کو پاس بیٹھتے دیکھ کر بیچ میں آیا تھا۔

"ہوں۔۔فاران آپ پلیز اس بات کو معمولی مت لیں۔۔۔کیا پتہ وہ کب کیا کر جائے۔۔۔"روشنی فکر مندی سے بول رہی تھی۔فاران نے اب کے خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھا۔اور ریان کو نیچے اتارا جس پر اس نے منہ بسور کر فاران کو دیکھا۔

"یار ایک منٹ صبر کرو۔۔۔وہ دیکھو تمہاری گاڑی اس کے ساتھ جا کر کھیلو۔۔۔"فاران نے ریان کو کہتے ہوئے اس کارخ کارپٹ پر پڑی گاڑی اور دیگر کھلونوں کی طرف کیا تو وہ گھٹنوں کے بل رینگتا ہوا گاڑی کی طرف جانے لگا۔

جبکہ روشنی خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ نا کرے اب کچھ ہو۔۔۔۔"اس کے دل سے دعا نکلی۔فاران اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"دیکھو۔۔۔"فاران نے اس کا ہاتھ پکڑا۔اور اسے دیکھا۔

"تم پریشان مت ہو اور مجھے شروع سے بتاؤ کیا بات ہوئی تمہاری سارہ سے۔۔"اس کے کہنے پر روشنی نے اسے ساری بات بتائی۔یہ بھی کہ وہ یہ بات فاران کے ساتھ نا کرے اس سے معاملہ بگڑ سکتا ہے۔

فاران نے اس کی پوری بات خاموشی سے سنی۔اس کے ماتھے پر سوچوں کا جال بنا۔لیکن خود کو کمپوز کر کے اس نے روشنی کو دیکھا جو اس کو دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوگا تم فکر مند مت ہو۔ٹھیک ہے۔میں دیکھ لوں گا۔۔"فاران نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر مطمئین انداز میں کہا۔لیکن روشنی مطمئین بلکل نہیں ہوئی تھی۔اس کے دل کو عجیب سی فکر اور بے چینی نے گھیر لیا تھا۔روشنی صرف سر ہل کر رہ گئی۔وہ چاہنے کے باوجود بھی فاران کو اپنے احساسات نا بتا پائی۔

****

"کیسی ہو بیٹا۔۔۔"

"ٹھیک ہوں امی آپ کیسی ہیں اور بابا اور باقی سب۔۔"

"شکر ہے اللہ کا سب خیریت سے ہیں۔۔فاران گھر آ گیا۔۔"

"نہیں امی ابھی تک نہیں آئے۔۔۔"

"اچھا چلو اس کے موبائل پر تمہارے بابا کال کر لیں گے۔۔"

"کس سلسلے میں امی۔۔"

"بیٹا بتایا تھا نا تمہیں اقراء کے لیے حمدان کی کولیگ نے اپنے بھائی کا رشتہ پوچھا ہے۔۔"

"جی بتایا تھا۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس حمدان نے چھان بین کر لی ہے اچھے لوگ ہیں۔اور حمدان بھی لڑکے سے کافی بار مل چکا ہے۔۔۔تو ان کو ہاں میں جواب دے دیا ہے۔۔"

"امی پھر بھی اچھی طرح سے سب دیکھ لینا تھا۔۔"

"ہاں بیٹا فکر مت کرو۔۔۔کوشش تو اپنی طرف سے پوری کی ہے باقی اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔۔"

"آمین۔۔"

"بس بیٹا اب منگنی کی رسم کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔زیادہ نہیں بس چھوٹا سا ہی پروگرام۔۔۔تم آجانا دو دن پہلے ہی۔۔"

"اچھا امی۔۔۔فاران سے کہوں گی۔۔دیکھیں کب آتے ہیں پھر۔۔۔"

"ہان تمہارے بابا فاران کو بھی فون پر کہہ دیں گے۔۔"

کچھ اور دیر بات ہوئی پھر امی نے فون رکھ دیا اور اس کا ذہن کچھ اتنے دن کی تھکا دینے والی سوچوں کے علاوہ کچھ اور سوچنے کے قابل ہوا تھا۔اقراء کی منگنی ایک اچھی خبر ثابت ہوئی تھی۔فاران نے جو بھی حکمت عملی اپنائی یا جو بھی قدم اُٹھایا وہ نہیں جانتی تھی۔اس کے تسلی کروانے کے باوجود بھی اس کے دل کو وسوسوں نے گھیر رکھا تھا۔جب کبھی فاران لیٹ ہو جاتا تو بے چینی اس کا گھیراؤ کر لیتی اور جب تک وہ گھر نا آجاتا اس کو تسلی نا ہوتی۔فاران کے سامنے نارمل رہتی لیکن دل و دماغ میں جو چل رہا تھا وہ وہی جانتی تھی۔باوجود کوشش کے وہ خود کو اس احساس سے نہیں نکال پا رہی تھی۔

****

اتنے دن گزرنے کے بعد بھی روشنی کی جانب سے پیش قدمی نا ہونے کے پر فرید اور تلملایا تھا۔وہ بہت سوچ سمجھ کر یہ چال چلا تھا۔جو ناکام ہوئی تھی۔سارہ نے سچ کہا تھا۔روشنی نے اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔اس نے یقینا یہ بات فاران کو بتائی ہو گی۔فرید کو اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑتا تھا۔لیکن سارہ کی بات سچ ثابت ہونے نے فرید کو اور ضد دلائی تھی۔اس کا شیطانی ذہن اور منصوبہ تیار کرنے لگا۔وہ فاران کو نیچا دکھانے کے لیے ہر حد سے گزرنے کو تیار تھا۔کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر وہ بدلے کی آگ میں خود تو جل رہا تھا۔اور نا جانے کس کس کو جلانے والا تھا۔

جس کا اندازہ سارہ کو ہو چکا تھا۔اسی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو لے کر باہر شفٹ ہونے کے لیے تگ و دو کر رہی تھی۔کیونکہ فرید سے اب کوئی امید نا تھی۔وہ اپنی ضد کے آگے اپنے بچوں کے بارے میں بھی کچھ نہیں سوچ رہا تھا۔صرف فاران سے بدلہ ہی جیسے اس کی زندگی کا آخری کام تھا بس۔۔۔۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر ایسا کرتے ہیں تم عریشہ آپی کے ساتھ چلی جاؤ دو دن پہلے پھر میں آ جاؤں گا تو اکھٹے واپس آ جائیں گے۔۔"فاران کے بولنے پر روشنی نے اسے دیکھا۔ریان سو چکا تھا۔فاران لیپ ٹاپ پر انگلیاں تیزی سے چلا رہا تھا۔صرف اس کی طرف کا سائیڈ لیمپ آن تھا۔روشنی جو ٹیک لگائے تھی سیدھی ہوئی۔

"آپ کیوں نہیں جائیں گے۔۔"

"ان دنوں مصروفیت ہے۔۔۔وقت نکالنا مشکل ہے۔ماموں نے اصرار کیا تو منع نہیں کر سکا۔اس لیے کہہ رہا ہوں تم عریشہ آپی کے ساتھ چلی جاؤ۔میں آجاؤں گا۔"فاران مصروف انداز میں بول رہا تھا۔اب وہ کوئی فائل کھولے لیمپ کی جانب مڑا۔غالباً پڑھنے کے لیے لائٹ کم تھی۔

"لائٹس آن کر دوں"

"نہیں ٹھیک ہے۔۔"فاران نے کہا تو وہ سوئے ہوئے ریان کو دیکھنے لگی۔جو پھیل کر بے فکر انداز میں سویا تھا۔روشنی اٹھی اور کھڑکی میں جا کر باہر دیکھنے لگی۔رات کے گیارہ سے اوپر کا ٹائم تھا۔باہر خاموشی تھی۔یہ ایک سوسائٹی تھی۔جس وجہ سے کبھی ہی کوئی گاڑی گزرتی دکھائی دیتی۔ورنہ سناٹا تھا۔

"پہلا گھر بھی ایسے ہی تھا۔جانے فاران نے اسے بیچ کر یہ خریدا ہے یا وہ ویسے ہی پڑا ہے۔کتنا مشکل ہو گا نا فاران کے لیے اس گھر سے الگ ہونا۔کتنی یادیں تھیں فاران کی اس گھر میں۔شاید اتنا ہی مشکل جیسے مجھے فرید کے ساتھ لگتا تھا۔۔۔۔"روشنی کی سوچ کی سوئی جانے کہاں سے کہاں جا نکلی۔کھڑکی میں کھڑی وہ انہی سوچوں میں الجھی پڑی تھی۔وہ اتنی گم تھی کہ اسے فاران کی قرب کا بھی احساس نا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں گم ہو۔۔"فاران کی آواز نزدیک سے آئی تو وہ چونکی۔

"کہیں نہیں۔"نامحسوس انداز میں اس نے سر جھٹکا۔سوچوں کے سفر میں جانے کہاں کو لے چلا تھا۔

"اچھا مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔۔"فاران نے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

"کیا سوچ رہی تھیں۔۔"

"کچھ نہیں۔۔بس گھر جانے کے متعلق۔۔"روشنی کو پتہ تھا وہ بنا پوچھے نہیں رہے گا۔سو اسے ٹالا۔

"اچھا کچھ نہیں۔۔"اس نے کہتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اور انھیں روشنی کی پشت پر لے گیا۔جس سے وہ دونوں مزید نزدیک ہو گئے۔

"اب بتاؤ۔۔کیا سوچ رہیں تھیں۔۔"اسی طرح اس کے ہاتھوں کو پیچھے کی جانب کیے اس نے پھر سے اپنا سوال دھرایا۔

"بتایا تو ہے۔۔"اس کے انداز پر روشنی حیرانی سے بولی۔

"نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔"وہ مصر تھا۔مزید قریب ہوا۔روشنی نے اس کے ہاتھوں میں دبے ہاتھ نکالنے چاہے۔اب جو سوچ رہی تھی وہ بتا نہیں سکتی تھی۔فاران نے گرفت اور مضبوط کی۔

"بولو۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے پہلے میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔"

"نہیں پہلے بتاؤ۔۔"روشنی نے گہری سانس بھری۔اسی پل ریان کی رونے کی آواز آئی۔اندھیرے کی وجہ سے اور ان دونوں میں سے کسی کو نا پا کر وہ اب اور اونچا رو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بچ گئی ہو تم۔۔"فاران نے کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑے تو وہ ریان کی طرف گئی۔فاران نے لائٹ آن کی۔اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔ریان روشنی کی گود میں اب چپ ہو چکا تھا۔فاران کھسک کر ان کے نزدیک ہوا۔تکیے رکھ کر روشنی کی جانب چہرہ کیے نیم دراز ہو گیا۔ریان پھر سو رہا تھا۔روشنی اسے آہستگی سے تھپک رہی تھی۔

"مس کروں گا میں تم دونوں کو۔۔۔اب سوچتا ہوں اتنے وقت کیسے گزار لیا تھا۔"فاران کی بات پر روشنی نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے دیکھنے پر مسکرایا تو روشنی سوئے ہوئے ریان کو سائیڈ پر لٹاتے ہوئے بولی۔

"وہ بات الگ ہے لیکن ہم آپ کے ساتھ جا کر ہی واپس آئیں گے۔۔۔پھر چاہے ایک دن ہو یا دو دن کے لیے۔"

"ایسا کیوں۔۔"فاران نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے عید پر رہنا چاہتی تھی تم۔۔"

"اس وقت دل کر رہا تھا لیکن اب جانے کیوں ہر وقت ایک دھڑکا سا لگا رہتا ہے۔۔"وہ تھک کر بولی۔

"مجھے بہت ڈر لگتا ہے فاران یوں لگتا ہے کہ میری زندگی میں خوشیاں زیادہ وقت کے لیے نہیں ہوتیں۔۔۔میرے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔"اس کے سنجیدہ انداز کو دیکھ کر فاران اس کے سامنے اٹھ کر بیٹھا۔وہ نظریں جھکائے مغموم سی بیٹھی تھی۔اور اتنے عرصے میں پہلی مرتبہ تھا جب روشنی نے اپنے دل کی بات کی تھی۔اپنے احساسات اس کے ساتھ شئیر کیے تھے۔

"کیا چیز تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔"فاران نے نرمی سے اس کے ہاتھ تھام کر اسے دیکھا۔

"فرید۔"وہ بول کر خاموش ہو چکی تھی۔

"کیوں تم اس کو اتنا حاوی کر رہی ہو خود پر۔۔۔وہ کچھ بھی نہیں ہے میں جانتا ہوں اسے۔۔۔وہ صرف بولنے والوں میں سے ہے۔۔۔"فاران کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"اس کے بارے میں سوچ کر خود کو اتنا پریشان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ اتنا اہم نہیں ہے۔۔۔۔"فاران کے انداز پر روشنی نے ایک نظر اسے دیکھ کر سر ہلایا۔اس کے انداز پر فاران کو کچھ یاد آیا۔

"تمہیں یاد ہے جب تم ادھر لاہور گھر آئی تھی۔جب تمہارا ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔۔۔"فاران نے یاد دلاتے ہوئے کہا۔اور یہ اس وقت بلکل الگ بات تھی جو اس نے ایک دم کی جو روشنی کو تھوڑا حیران کر گئی۔

"جی یاد ہے۔۔"

"کیوں کیا ہوا۔۔"اس نے فاران کی آنکھوں میں دیکھا۔جو اسے دیکھتا ہوا سوچ میں گم تھا۔

"کچھ نہیں۔۔"اس نے کہتے ہوئے تکیے اپنی جگہ پر رکھے اور جا کر لیٹنے لگا۔روشنی نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"اگر کچھ نہیں ہے تو بات کیوں کی۔۔"

"ویسے ہی کچھ یاد آ گیا تھا۔۔"

"کیا۔۔"اس نے پوچھا پر فاران دوسری جانب کروٹ لے گیا۔

"کچھ نہیں لائیٹس بند کر دو۔" روشنی کو برا لگا۔ ایک دم ایسا انداز۔ حالانکہ وہ اب بھی نارمل انداز میں بات کر رہا تھا لیکن پھر بھی۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔" اس نے فاران کی پشت کو گھورا۔ لیکن وہ خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے اب آئندہ سے میں بھی کوئی بات نہیں بتاؤں گی۔۔" اس نے دل میں ارادہ کیا اور اٹھ کر لائیٹ آف کرنے لگی۔ کمرے میں اندھیرا ہو گیا۔ فاران جو آنکھیں موندے لیٹا تھا۔ اس کے آنکھوں کے پیچھے وہی منظر چل رہا تھا۔ جب اس دن اس نے پہلی مرتبہ زروہ کے علاوہ کسی اور کے لیے اس احساس کو محسوس کیا تھا۔ اور وہ کسی اور روشنی تھی۔ وہ یہ بات اسے بتانا چاہتا تھا۔ لیکن جانے کیوں الفاظ زبان سے ادا نہیں ہو پائے۔

"آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے۔۔" روشنی کو سکون نا آیا پھر اسے مخاطب کر لیا۔

"کیسا بدلہ۔۔" اس کی آواز پر وہ سوچوں سے نکل کر حیرت سے بولا۔

"آپ نے جان کر یہ بات کی کیوں کہ میں نے آپ کو بات نہیں بتائی تھی۔۔"

"کیا مطلب کب کون سی بات۔۔" فاران کو سچ میں سمجھ نا آیا وہ کیا بات کر رہی ہے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔ جب آپ مجھ سے پوچھ رہے تھے اور میں نے نہیں بتایا تھا۔۔" اس کا انداز تیکھا ہوا۔

"ہاں بلکل بدلہ لیا ہے۔۔" اس کی بات پر فاران نے اپنا قہقہہ روکا تھا۔ اور اس کی طرف کروٹ لے کر بولا۔ ریان صاحب پھیل کر سوئے تھے۔

"یار تمہیں کتنی بار کہا ہے ریان کو اپنی طرف سلایا کرو۔۔"

"آہستہ بولیں اٹھ جائے گا۔۔۔ ارے کیا کر رہے ہیں اٹھ جائے گا وہ۔۔۔" ابھی وہ اسے ٹوک ہی رہی تھی کہ اس نے ریان کو اپنی جگہ پر کیا اور خود اس کی طرف ہوا۔ روشنی اٹھ بیٹھی تھی۔ اور وہ اب تکیے کو ریان کی دوسری طرف رکھ رہا تھا تا کہ وہ گر نا جائے۔

"ہاں تو کیا کہہ رہی تھیں تم۔۔" ریان گہری نیند میں تھا۔ اور فاران اس کی طرف متوجہ۔

"کچھ نہیں۔۔۔" روشنی خفگی سے کہہ کر لیٹی اور کروٹ لینا چاہی۔ لیکن فاران نے لینے نا دی۔

"یار یہ آج رات ہم "کچھ نہیں" اتنا کیوں بول رہے ہیں۔۔" وہ اس کے گرد حصار باندھتا ہوا بولا تھا۔

****

اس وقت عریشہ، زین اور ان کے بچوں کے ساتھ وہ تینوں ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔ فاران نے ان کو انوائیٹ کیا تو بجائے گھر کے میں کھانا کھانے کی بجائے وہ سب قریبی ریسٹورنٹ چلے آئے۔ پر تکلف ڈنر کے بعد اب میٹھے سے لطف اندوز ہوا جا رہا تھا۔ فاران اور زین اپنی گفتگو میں مصروف تھے۔ روشنی اور عریشہ بچوں کے ساتھ مگن تھیں۔ ساتھ ساتھ باتیں کر رہیں تھیں۔

"مجھے لاہور میں دو تین دن کا کام تھا جو میں نے پینڈنگ کر دیا۔۔ سوچا اب اقراء کی منگنی پر جائیں گے بچے اور عریشہ بھی رہ لیں گے ساتھ۔۔۔" زین نے کہا تو عریشہ اور روشنی ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"میں بزی تھا اس لیے اسے کہا ہے کہ آپ کے ساتھ چلی جائے لیکن یہ مان نہیں رہی کہتی ہے آپ کے ساتھ ہی جانا ہے۔۔"

"ارے بھئی اب یہ وہ والی روشنی کہاں رہی ہے۔۔۔بہت بدل گئی ہے اب تو۔۔۔"زین بھائی اسے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"اچھا پہلے کیسی تھی۔۔"فاران کو تجسس ہوا۔

"پہلے تو ہر وقت غصے میں رہتی تھی۔شادی نہیں کرنی۔یہ نہیں کرنا۔اب دیکھو شادی کے بعد میاں کے علاوہ کس کے ساتھ جانا بھی نہیں۔۔"فاران سمجھ گیا کہ وہ مذاق کر رہے ہیں۔

"خیر غصہ تو اب بھی کرتی ہے۔۔"فاران نے کہا روشنی نے اسے گھورا۔

"یہ تو ہر بیوی کی خاصیت ہوتی ہے شوہر پر رعب جمانا ان کا شوق ہوتا ہے۔۔"

"بس شروع ہو گئے اب۔۔۔تعریف تو کبھی کی نہیں۔۔۔لیکن ایسی باتیں کرنے کا موقع کبھی نہیں چھوڑتے۔۔"عریشہ نے گہرا سانس بھر کر زین کو دیکھا۔تو روشنی مسکرانے لگی۔کافی دنوں کے بعد اس نے خود لو ریلیکس محسوس کیا تھا۔سارہ کی کہی باتوں کا اثر زائل ہو رہا تھا۔اور فرید بھی کہی بہت پیچھے چلا گیا تھا۔اسے جانا ہی تھا۔کیونکہ وہ کوئی بھی نہیں تھا۔زین اور عریشہ میں نوک جھوک جاری تھی۔فاران بھی بیچ میں بول پڑتا اور روشنی ان کو مسکراتے ہوئے سن رہی تھی۔اس دن کا اختتام اچھا ہوا تھا۔روشنی نے خود کو کسی بوجھ کے حصار سے آزاد محسوس کیا تھا۔

ایسا اکثر ہوتا ہے ہم کسی چیز کو اپنے اوپر بہت حاوی کر لیتے ہیں۔ اتنا کہ وہ ہمارے دل و دماغ میں سوار رہتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا لمحہ آتا ہے اسی چیز سے ہم خود کو آزاد محسوس کرتے ہیں۔ ہوتا کچھ بھی نہیں لیکن کچھ باتیں، چیزیں جزوی طور پر ہوتی معمولی ہیں لیکن ہمیں بہت بڑی اور مشکل محسوس ہوتیں ہیں۔ روشنی کو بھی ایسا ہی محسوس ہوا۔ کہ اتنے دن اس نے خوامخواہ ہی اس بوجھ کو خود پر سوار کیا تھا۔ وہ ایک دم خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ اب جانے اس کی وجہ جو بھی بنی تھی۔ لیکن وہ پر سکون ہوئی تھی۔

عریشہ اور زین نے لاہور جانے سے پہلے ان سے پھر پوچھا تو روشنی نے پھر منع کر دیا کہ وہ لوگ اکٹھے ہی جائیں گے۔ فاران کو اس کی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیوں ایسا کہہ رہی تھی۔ اور پھر اس نے رات میں اس سے پوچھ ہی لیا۔

"کیا کوئی خاص وجہ ہے جو تم جا نہیں رہی۔۔" وہ ابھی کمرے میں آئی ہی تھی۔ اپنے اور فاران کے لیے چائے اور ریان کے لیے فیڈر ٹرے میں رکھے۔

"کیا مطلب۔۔" روشنی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ اسے واقعی اس کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا۔

"مطلب۔۔ یہ کہ اگر میرا ٹائم نہیں نکل سکا۔۔۔ اور ہم نا جا پائے تو۔۔۔ تم تو چلیں جاتیں۔۔۔ اب کوئی بھی نہیں گیا تو ماموں مامی کو برا لگے گا۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ جو ریان کو فیڈر دے رہی تھی۔ ریان نے اپنے ننھے ہاتھوں سے فیڈر پر گرفت مضبوط کی تو روشنی نے فیڈر چھوڑ دیا۔

"کیا ایک دن کا بھی ٹائم نہیں ہو گا۔۔" اب وہ اس کی طرف ٹرے لے کر آئی۔ جا صوفے پر بیٹھا تھا۔

"وہ تو نکالنا ہی پڑے گا اب۔۔" فاران نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مسئلہ کیا ہے۔۔"وہ حیران ہوئی۔اس کے کہنے پر وہ وہی کھڑی رہ گئی۔

"تم ہو مسئلہ۔۔"سپ لیتے وہ سکون سے بولا۔

"میں کیوں۔۔"روشنی نے حیرت سے اسے دیکھا۔فاران اس وقت سنجیدہ لگا اسے۔

"چھوڑو ایک بات بتاؤ مجھے۔۔"

"کیا۔۔"فاران کا انداز اسے الجھا رہا تھا۔

"تم نے کبھی۔۔۔۔کسی سے محبت کی ہے۔۔"وہ جو وہی کھڑی اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔خاموشی سے پلٹی۔اور ریان کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"مطلب کبھی کسی سے کی تھی۔۔"فاران کی نظروں نے اس کے ساتھ ساتھ ریان تک کا سفر طے کیا۔

"نہیں۔۔"اس کی طرف دیکھے بنا اس نے کہا اور چائے پینے لگی۔

ان کے درمیان یہ بات کبھی نہیں ہوئی تھی۔وہ دونوں اپنی جگہ اس رشتے کو بہت اچھے سے نبھا رہے تھے۔لیکن جانے کچھ دنوں سے فاران کا دل کر رہا تھا وہ اس سے اس محبت کا اظہار کرے جو بقول حمدان ماموں روشنی کو اس سے تھی یا ہے یا جو بھی تھا۔ان کے درمیان ریان ایک پل کا کام کر رہا تھا دونوں جانتے تھے۔اگر وہ نا ہوتا تو شائد ان کا رشتہ اس نوعیت تک کبھی نا پہنچتا۔لیکن پھر بھی یہ بات فاران کو بہت محسوس ہونے لگ گئی تھی۔جس کا اب وہ اظہار کیے بنا نہیں رہ رہا تھا۔جبکہ روشنی کو اس کے سوال نے الجھن میں ڈالا تھا۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

وہ لوگ منگنی سے ایک دن پہلے شام چار بجے نکلے اور رات کو پہنچے۔زاہدہ بیگم نے بتایا بچے تو کتنے دنوں سے انتظار کر رہے تھے۔سب نے پر جوش استقبال کیا۔کھانا کھا کر تھوڑی سی گپ شپ کے بعد وہ سب سونے کے لیے

اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ تھکن کی وجہ سے فاران اور روشنی بھی جلدی سو گئے اگلے دن منگنی کا فنکشن تھا۔

منگنی اچھے سے انجام پائی۔ روشنی نے۔ لڑکے کو نہیں دیکھا تھا جس کا نام حاشر تھا۔ حاشر کے گھر سے اس کے گھر والے آئے اور اقراء کو انگوٹھی اور شگن کی چیزیں دے کر رسم پوری کی۔ حمدان مہمانوں کے سامنے مدبر بنے رہے بس کبھی کبھی بیچ میں کوئی ہلکا پھلکا چٹکلا چھوڑ دیتے۔ لیکن مہمانوں کے رخصت ہوتے ہی وہ شروع ہو چکے تھے۔ یوں ایک اچھی شام اختتام پائی تھی۔ امی بابا بھی پہلے سے زیادہ خوش اور مطمئین لگے۔ بیٹیوں کے فرض سے سبکدوش ہو چلے تھے۔ اور اتنی پریشانیاں سہنے کے بعد سب سب اپنے گھر خوش تھیں۔ باقی اونچ نیچ تو چلتی رہتی ہے۔

وہ لوگ اگلے دن صبح کو اسلام آباد کے لیے نکلے کیوں کہ فاران بہت بزی تھا ان دنوں۔ زندگی پھر نارمل روٹین کے ساتھ چلنے لگی۔ سارہ اور فرید والا قصہ بھی اب اہم نہیں رہا۔ لیکن انہی دنوں روشنی کو اک خواب نے پریشان کیا اور خوف سا اس کے دل میں بیٹھا تھا۔ یہ دوپہر کی بات تھی۔ فاران آفس تھا۔ ریان کو سلاتے سلاتے اسے خود بھی اونگ سی آئی تھی۔ پتا نا چلا کب وہ خود بھی نیند میں چلی گئی۔

اس نے خود کو اندھیرے میں پایا گھپ اندھیرا۔۔ کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا وہاں۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ وہ خود بھی خود کو صرف محسوس کر رہی تھی۔ اسے لگا اس کا دم گھٹ رہا ہے۔ اس نے امی بابا اور ریان کو آوازیں دی لیکن کوئی اس کی آواز سن نہیں رہا تھا۔ پھر اسے ریان کے رونے کی آواز آئی۔ وہ بے تحاشہ رو رہا تھا۔ اونچی آواز میں۔ روشنی کو ایسا لگا اس کا دل کسی نے بند کر دیا ہو جیسے۔

"ریان ریان۔۔"وہ آوازیں دے رہی تھی لیکن اس کی آواز دب کر رہ جاتی۔ریان مسلسل رو رہا تھا۔اس کے کانوں میں اس کی آواز آرہی تھی لیکن وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اسے کوئی بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔وہ چیخنے لگی اونچی اونچی لیکن بے سود رہا۔اس اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔اور تیز ہوتے ہوتے اسے لگا اس کا دل بند ہو گیا ہے۔ایک عجیب سے احساس تھا جو اسے محسوس ہوا۔جسے وہ کوئی نام نا دے پائی۔اور پھر اس کی آنکھ کھل گئی۔

وہ اٹھی تو بہت حیران ہوئی یہ کیسا خواب تھا۔اس کا دل پھر انجانے خدشے سے بیٹھنے لگا۔ریان اس کے ساتھ لگا پر سکون نیند میں تھا۔

"شائد بے وقت کی نیند تھی اس وجہ سے۔۔۔۔"اس نے خود کو تسلی دی۔اور ہلکے سے سر جھٹکا۔گویا سوچوں سے خود کو آزاد کیا۔وضو کرنے واش روم کی طرف بڑھی۔لیکن پھر بھی کہیں لاشعور میں اک خوف سا کنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا۔انجانا سا خوف۔۔

اس نے یہ بات فاران سے کہی نا ہی کسی اور سے۔فاران ان دنوں کافی سے بھی زیادہ مصروف رہنے لگا تھا۔

اور کچھ دن گزرے ہوں گے کہ انھیں ایک خوشگوار سرپرائز ملا۔جس وجہ سے اس کا دھیان تھوڑی دیر کو بٹ گیا۔

اس دن شام پانچ بجے کا وقت تھا۔جب گیٹ پر لمبی بیل ہوئی۔وہ حیران ہوئی۔یوں تو کوئی آتا نہیں تھا۔اگر آتا بھی تو اتنی لمبی بیل کوئی نہیں دیتا تھا۔تو حیرانگی جائز تھی۔اسی حیرانی میں وہ ریان کو اٹھائے باہر تک گئی تب تک

گارڈ دروازہ کھول چکا تھا۔سب سے پہلے حمنہ بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی۔اس کے پیچھے امی،بابا،حمدان چاچو،چاچی، اقراءاور احد اور احمر۔خوشگوار حیرت سے روشنی کا منہ کھل گیا۔

"ارے تمہیں پتا تھا۔جو استقبال کے لیے کھڑی ہو۔۔"چاچو اسے حیران دیکھ کر بولے۔تو وہ حیرت کے جھٹکے سے باہر نکلتے ہوئے امی کے گلے لگ گئی۔اس کے بعد بابا اور پھر سب سے ملی۔گارڈ سامان اٹھا کر اندر لانے لگا۔روشنی سب کو اندر لے کر گئی ملازمہ سے پانی لانے کا کہا۔

"دیکھا آپ نے میں کہا تھا نا سرپرائز بیسٹ رہے گا۔۔"اس کی خوشی میں ہڑبڑاہٹ دیکھ کر حمدان نے بھائی کو مخاطب کیا اور بابا نے اسے ایک نظر دیکھ کر نگاہ پھیر لی۔کہیں اسے ان کی نظر نا لگ جائے۔کتنی مکمل لگ رہی تھی وہ اپنے گھر میں۔امی نے بھی پڑھ کر اسے دور سے پھونک ماری۔شادی کے بعد پہلی مرتبہ سب اس کے "گھر" آئے تھے۔

"فاران کب آتا ہے۔۔"چاچی نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھامتے ہوئے کہا۔

"کوئی ٹائم نہیں کبھی جلدی آجاتے ہیں کبھی لیٹ۔۔"

"چلو اچھا ہے اسے بھی سرپرائز ملے گا۔۔"چاچو نہیں کہا تو وہ کھل کر مسکرائی۔

"کھانا۔۔"

"ہاں ہاں بہت بھوک لگی ہے آپی۔۔۔اتنی دور ہے اسلام آباد ہم تو تھک گئے۔۔"اس نے ابھی کہا ہی کہ احمر بولنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا میں جلدی سے کچھ ہلکا پھلکا بناتی ہوں اور کچھ بازار سے منگوا لیتی ہوں۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔یہ تو ایسے ہی سارے راستے کھاتے آئیں ہیں۔۔۔تم فلحال چائے بنالو۔۔"چاچی نے احمر کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹا اب فاران آتا ہے تو اکٹھے کھانا کھائیں گے۔۔"بابا نے بھی کہا تو وہ سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھی۔کھانے کی تیاری میں وقت لگنا تھا۔

ابھی آکر کچن میں پڑی چیزوں کا جائزہ ہی لے رہی تھی۔تاکہ جو کم ہے تو منگوا لے۔کہ چاچی اور اقراء کچن میں آگئیں۔ملازمہ چائے تیار کر رہی تھی۔ساتھ روشنی نے بیکری سے کھانے کی ہلکی پھلکی چیزیں منگوائی تھیں۔اسی وقت ملازم چیزیں لے آیا تو چاچی اس سے پکڑ کر پلیٹوں میں نکالنے لگیں جو ابھی ملازمہ نے نکالیں تھیں۔

"ارے چاچی رہنے دیں آپ تھک گئی ہوں گی۔"اس نے ٹوکا۔چاچی نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا۔

"اتنے تکلف میں مت پڑو اچھا۔۔۔بس یہ بتاؤ مینیو میں کیا کرنا ہے۔۔"چاچی کے اپنائیت بھرے انداز پر وہ ممنون ہوئی۔اور ان سے مینیو کے بارے میں پوچھنے لگی۔تب تک چائے بھی تیار ہو گئی۔اقراء پلیٹس میں نکالی گئی چیزوں کو ڈرائنگ روم لے جانے لگی جہاں سب تھے اور فاران بھی آچکا تھا۔

چاچی کو چائے پینے کے لیے اس نے بھیجا اور جلدی سے لسٹ تیار کر رہی تھی ان چیزوں کی جو بازار سے منگوانی تھی اسی وقت فاران کب کچن میں آیا اسے پتہ نا چلا۔

"ہوں تو بیگم اتنی گم ہیں کہ انہیں آج ریان کے ابا کے آنے کی بھی خبر نا ہوئی۔۔"وہ اس کے سامنے کچن پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔روشنی نے ایک نظر لسٹ پر ڈالی اور ملازمہ سے اسے باہر ملازم کو دینے کو کہا۔وہ لسٹ پکڑ کر سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

"آپ چائے پیے گے۔۔"روشنی نے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں ہتھیلیوں میں چہرہ رکھے۔

"کیا ہوا۔۔"اس کے جواب نا دینے پر اور مسلسل دیکھنے پر روشنی نے پوچھا۔

"مجھے ایک دم یاد آیا جب تمہارے بال پھنس گئے تھے۔۔۔یاد ہے شادی پر۔۔"روشنی کو حیرت ہوئی اب جانے کیوں فاران پہلے والی باتیں کرنے لگتا تھا۔اور جب وہ پوچھتی تو آگے سے کچھ نہیں کہہ دیتا اور اب بھی وہی ہوا۔

"ہاں۔۔۔کیوں۔۔"

"کچھ نہیں۔۔"وہ ایک بھرپور نظر اس پر ڈال کر بولا۔تو اس نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"ہم یہاں کیا میٹینگ چل رہی ہے۔۔"ردابہ اندر آکر انھیں بیٹھے دیکھ کر معنی خیز انداز میں بولیں۔تو فاران نے سانس بھر کر انھیں دیکھا۔

"نہیں سوچ رہا تھا شادی کے ایک سال بعد بیوی شوہر کو غصے سے کیوں دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔"فاران کے انداز پر ردابہ ہنس پڑیں۔

"تو شوہر ایسے کام نا کیا کرے کہ بیوی کو غصے سے دیکھنا پڑے۔۔"وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔جبکہ روشنی فاران کے لیے چائے لینے اٹھ گئی۔

"واہ بھئی۔۔۔یعنی کہ ہمیں وہاں چھوڑ کر یہاں پر محفل جمائے ہوئے ہیں جناب۔۔"حمدان داخل ہوتے ہوئے بولے۔

"آپ کے بغیر محفل میں مزہ کہاں۔۔۔کیوں ممانی جان۔۔"فاران کہتا شرارت سے زدابہ کی طرف جھکا تو ردابہ نے اسے گھورا۔

"مجھ کیا پوچھ رہے ہو۔۔۔"ردابہ لاپرواہ انداز میں گویا ہوئیں۔

"ہاہ۔۔۔دیکھ رہے ہو فاران شادی کے اتنے سالوں بعد یہ قدر ہوتی ہے کہ بیوی کے منہ سے تعریف کے دو بول نہیں نکلتے۔۔"حمدان نے ٹھنڈی سانس بھری تھی۔ان کے انداز پر فاران کو چائے دیتے روشنی بھی مسکرا پڑی۔

Kitab Nagri
****
www.kitabnagri.com

سارہ نے باہر جانے کی تیاریوں میں خوب تیزی کی۔اس کو خود سے بھی زیادہ اپنے بچوں کی فکر تھی۔ان کے مستقبل کی فکر تھی۔فرید اگر سب کچھ فراموش کر رہا تھا وہ نہیں کر سکتی تھی۔پاسپورٹ ان کے پہلے سے ہی تیار تھے۔وہاں اس کے چچا کا بیٹا تھا۔فلحال جن کے پاس رہائش کا انتظام تھا۔باقی اس کے پاس اتنے پیسے تھے کہ وہاں جا کر کچھ مہینے تو سکون سے گزر جاتے پھر وہ خود بھی کہیں جاب کر لیتی۔اس نے مام کو بھی کہا لیکن وہ پاکستان

چھوڑنے پر راضی نہیں تھیں اور نا ہی اس کے فیصلے پر۔ لیکن جانے کیوں سارہ کے اندر سے مسلسل ایک آواز آ رہی تھی۔ کہ کچھ تو برا ہونے والا ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا۔

اور انہیں دنوں جب وہ جانے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ ایک رات میں فرید اس کے پاس آیا۔ اس دن کے بعد ان دونوں میں کوئی بات نا ہوئی تھی۔ بچے اپنے کمروں میں سو چکے تھے۔ وہ اپنے سب یہاں کے ضروری کاغذات ایک فولڈر میں رکھ کر فارغ ہوئی ہی تھی جب فرید کمرے میں بنا دستک دیئے آیا۔ اس نے سوالیہ انداز میں فرید کو دیکھا۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔" فرید نے کہا تو وہ خاموشی صوفے پر بیٹھ گئی۔ اب جانے کون سی بات تھی جو اسے کرنی تھی۔

"دیکھو سارہ پتہ نہیں تم میرا یقین کرتی ہو یا نہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔" فرید بیڈ پر بیٹھا تھا دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے۔ سر جھکائے اس کا انداز سارہ کو سمجھ نا آیا۔

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں جو بھی تکلیف تم نے میری وجہ سے سہی میں شرمندہ ہوں۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔" وہ سر جھکائے ہی بول رہا تھا۔ اور سارہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ بول کیا رہا تھا۔ اور اتنی جلدی اس کا بدلنا وہ بھی اس انداز میں سارہ کی سمجھ سے باہر تھا۔

"میں جانتا ہوں میری وجہ سے تم نے اور بچوں نے بہت اذیت سہی ہے لیکن اب میں اس تکلیف اور اذیت کا مداوا کرنا چاہتا ہوں۔۔" سارہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے ایک موقع دو۔۔۔۔میں سب چھوڑ کر تمہارے اور بچوں کے ساتھ نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں۔۔۔پلیز۔۔بس آخری موقع۔۔۔"

اس کی فرید کے ساتھ پسند کی شادی تھی۔اور اس وقت تک وہ خود کو خوش قسمت ہی سمجھتی تھی جب تک اسے فرید کی دوسری شادی کا علم نا ہوا تھا۔اس کے بعد اسے اپنی محبت اور فرید پر سے بھروسہ اٹھ گیا تھا۔وہ بچوں کی وجہ سے سمجھوتا کر رہی تھی۔جو بھی تھا اسے فرید سے سچی محبت ہوئی تھی۔وہ چاہنے کے باوجود اسے چھوڑ نا پائی تھی۔اور ویسے بھی وہ اس کی دوسری شادی کے لیے روشنی کو زیادہ قصوروار سمجھتی تھی۔لیکن وقت اسے بتا چکا تھا۔قصوروار کون تھا۔

اور اب فرید کا ایک دم سے اس طرح اس کے پاس آنا جب کہ ان کے باہر جانے کی سب تیاریاں ہو چکیں تھی۔اس کی سمجھ سے باہر تھا۔فرید کے انداز میں شرمندگی تھی۔سارہ کو لگا اس کا دماغ ایک دم خالی ہوا ہے۔

****

اگلے دن سب عریشہ کی طرف گئے۔فاران کی میٹنگ تھی اس نے میٹنگ اٹینڈ کر کے سیدھے وہی آنا تھا۔عریشہ کی طرف پورا دن گزارا اور گھومنے کے پروگرام بھی بننے لگے۔انوار صاحب کو بمشکل حمدان نے ایک ہفتے کے لیے راضی کر کے لائے تھے۔بچے تو ایکسایئٹڈ تھے۔یہ پہلی بار تھا اتنی لمبی چھٹی پر وہ لوگ اسلام آباد آئے تھے۔جب تک فاران آیا وہ سب کھانا کھا کر چائے پی رہے تھے۔عریشہ نے اس کو کھانے کا پوچھا۔اس کے مثبت جواب پر وہ کھانا سرو کرنے لگی۔روشنی اسے کہیں نظر نا آئی تو اس نے پوچھ لیا۔

"وہ ابھی تو یہی تھی۔۔روم میں گئی ہو گی۔۔بلانا ہے اسے۔"

"جی بلا دیں۔۔"اس کے کہنے پر عریشہ سر ہلاتی چلی گئی۔جب وہ آدھا کھانا کھا چکا تب روشنی آئی۔عریشہ نے اسے کچن میں ہی کھانا دے دیا تھا۔ایک ملازمہ برتن دھو رہی تھی۔باقی سب لوگوں کی آوازیں یہاں تک آ رہی تھیں۔کبھی قہقہے کبھی سیاست پر بحث ہو رہی تھی۔اور حمدان ماموں اس میں بھی مزاح کا عنصر ڈھونڈ لیتے تھے۔

"اسلام و علیکم۔۔"روشنی سلام کرتی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کھانا کھاؤ گی۔۔"اس نے گہری نظر کے حصار میں رکھ کر اس سے پوچھا۔

"نہیں۔۔آپ کھایئے۔۔۔ریان کو سلا رہی تھی۔نیند پوری نہیں ہو رہی اس کی۔۔۔بچے اٹھا دیتے ہیں۔۔۔ابھی بڑی مشکل سے سویا ہے۔۔۔"وہ کچن میں نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔

"آپ کو اور کچھ چاہیے۔۔"

"نہیں بس چائے بنا دو۔۔"اس نے کہا تو وہ چائے بنانے اٹھ گئی۔

****

اور ایک ہفتہ جھٹ پٹ گزرا۔بہت سی خوبصورت یادوں بنی۔عریشہ اور زین بھی تقریباً ہر تفریح میں ان کے ساتھ شامل ہوئے سواری اپنی تھی۔دو گاڑیاں بھر جاتیں۔اور وہ سب لوگ نکل پڑتے۔فاران نے بھی اپنی مصروفیت کو پسِ پشت ڈالا۔وہ لوگ مری گئے۔اس سے آگے ناران کاغان کا سفر کیا۔ایک دن ایبٹ آباد گئے۔وہ بھی عمر کے اصرار پر۔جب اسے معلوم ہوا وہ خود سب سے ملنے آیا اور انھیں گھر آنے کی دعوت دی۔اور اب ہفتے بعد وہ لوگ واپس جا رہے تھے بچے اداس تھے۔اور تھوڑے تھوڑے ناخوش بھی۔وہ اور رہنا

چاہتے تھے۔ لیکن پڑھائی کا خرچ ہوتا۔ اور روشنی کے بابا اور امی تو روشنی کی نظر اتارتے نا تھکتے۔ انھوں نے نظر بھر کے نا دیکھا اسے کہی ان کی نظر نا لگ جائے۔

انھیں یاد ہے روشنی سے جب انھوں نے بات کی تھی۔ شادی کے متعلق تو اس نے انکار کیا تھا۔ تو انھوں نے اسے کہا تھا۔

"بیٹا زندگی میں بہت سے اتار چڑھاؤ آتے ہیں کے ان اتار چڑھاؤ کے بعد انسان کے اندر اتنی توڑ پھوڑ ہو جاتی ہے کہ کبھی کبھی اس میں کھڑا ہونے کی سکت بھی نہیں رہتی لیکن اللہ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ امید کی کوئی چھوٹی سی کرن اس انسان کو پھر سے زندگی کی طرف لے آتی ہے یہ وہ یقین ہوتا ہے جو ایک انسان کو اتنے اتار چڑھاؤ کہ بعد ہوتا ہے کہ اللہ نے اس کے لیے کچھ تو رکھا ہے وہ کچھ کیا ہے انسان نہیں جانتا لیکن وقت آنے پر سب بھید کھل جاتے ہیں تو بیٹا میں یہی کہوں گا اپنے اللہ پر یقین رکھو انشاء اللہ سب اچھا ہو گا "

۔اور وہ چپ ہو گئی تھی۔ اور اللہ نے واقعی اس کے لیے کچھ رکھا تھا۔ وہ شکر ادا کرتے نا تھکتے کہ اللہ نے ان کے الفاظ کی لاج رکھی۔ اور ان کی بیٹی کی زندگی میں سکون تھا۔ وہ خوش تھی۔ انھیں کیا چاہیے تھا۔ ان کو لگا وہ دنیا کے خوش قسمت ترین باپ ہیں جن کی بیٹیاں اپنے گھروں میں خوش تھیں۔ برا وقت انھوں نے بھی دیکھا۔ بہت برا وقت۔۔۔۔ لیکن انھوں نے کبھی اپنے اللہ سے امید نا چھوڑی تھی۔۔۔

وہ اسے دعا دیتے اس کے گھر سے رخصت ہوئے تھے۔ ایک مطمئین دل اور پر سکون احساس کے ساتھ۔ اور کم و بیش یہی احساسات سلمی بیگم کے تھے۔ ان کی بیٹی کی قسمت ذرا دیر سے چمکی تھی۔ لیکن چمک گئی تھی۔۔۔۔

سب ایک دم گئے روشنی کو گھر سونا سونا لگا۔ اور ایسا لگا اداسی گھر کے اندر اتر گئی ہے۔ اس کا دل گھبرانے لگا۔ اسی گھبراہٹ میں اس نے پہلے عریشہ کو فون کیا پھر فاران کو۔

عریشہ نے بات کر کے اسے تسلی دی۔ اور اس کا ذہن اِدھر اُدھر لگانا چاہا۔ اس کے بچے بڑے تھے۔ محسوس اسے بھی ہوا تھا لیکن اتنا نہیں بچوں کی مصروفیات سے وہ بہل گئی تھی۔ لیکن ریان ابھی چھوٹا تھا۔ عریشہ نے اسے کہا وہ اس کی طرف آ جائے تو اس نے منع کر دیا۔ کچھ دن تو محسوس ہونا ہی تھا۔ عریشہ سے بات کرنے کے بعد اس نے فاران کا نمبر ملایا تو بیل بج کر بند ہو گئی۔ اس نے دوسری بار کیا تب بھی ایسا ہی ہوا۔ اس نے فون سائیڈ پر رکھ دیا۔ اور ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی۔ ریان سو رہا تھا۔

****

فاران میٹنگ میں تھا۔ فون آفس میں تھا۔ واپس آیا تو معراج بھی اس کے ساتھ اس کے آفس آ گیا۔ وہ لوگ ایک کیس کے سلسلے میں تفصیلاً بات کر رہے تھے۔ فائل کھولے کچھ پوائنٹ کی ڈِسکشن جاری تھی جب معراج کو فون آیا اسے کہیں جانا تھا۔ اسے اپنے جانے کا بتا کر وہ آفس سے نکلا۔ تو فاران نے بھی فائل بند کر دی۔ صبح سے مسلسل کام کی وجہ سے ذہنی تھکاوٹ سی محسوس ہوئی تو اس نے اور دیکھنے کی بجائے کام کو ملتوی کرتے ہوئے فائل بند کرنا ہی مناسب سمجھا۔ ویسے بھی یہ اس کا اصول تھا۔ وہ کام کرتا تھا تو پوری توجہ کام کو دیتا تھا۔ اگر زرا بھی اسے محسوس ہوتا اس کا کام میں دماغ حاضر نہیں ہے وہ کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیتا۔ جو کام سکون اور تسلی سے کیے جائے۔ وہ بے دلی اور عجلت میں کیے گئے کاموں سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ وہ اسی طریقہ کار کو اپنائے ہوئے تھا۔

اس نے انٹر کام اٹھایا چائے کا آڈر دیا۔ سامنے ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ گھمانے لگا۔ اس کا ذہن منتشر تھا وہ جانتا تھا۔ بات اتنی اہم نہیں تھی لیکن جانے کیوں اسے لگی تھی۔ نظریں غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔ ہاتھ پیپر ویٹ کو حرکت میں رکھے ہوئے تھا۔

یہ اس آخری رات کی بات تھی۔ جب سب لوگ یہاں تھے۔ اگلے دن ان کی واپسی تھی۔ اس دن سب تھکن سے چور تھے۔ اور سونے لے لیے جا چکے تھے۔ ریان بھی سو چکا تھا۔ اسے سلانے کے بعد روشنی کمرے سے باہر گئی تھی۔ اور کافی وقت گزرا نہیں آئی تھی۔ وہ ایک فائل نکال کر اس میں سے ضروری پوائنٹ کر مینشن کر چکا۔ اور فائل بند کر کے رکھ چکا تھا۔ ویسے تو اسے بھی لیٹ جانا چاہیے تھے۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نا تھی۔ ظاہر ہے کل سب نے چلے جانا تھا تو وہ امی بابا یا کسی کے ساتھ بھی وقت گزار رہی ہو گی۔ لیکن جانے کیوں فاران اسے دیکھنے کے لیے کمرے سے باہر نکلا۔ اسے باہر کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ سب کمروں میں تھے۔ اور کمروں کی لائیٹس بھی آف تھیں۔ کچن بھی بند تھا۔ اسے کچھ پریشانی ہوئی۔ اگر وہ کسی کے پاس نہیں ہے تو گئی کہاں۔ رات کا وقت تھا۔ کسی کے ڈسٹرب ہونے کے خیال سے وہ دبے پاؤں تو نہیں لیکن آہستگی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ سب جگہ دیکھنے کے بعد بس لان ہی بچا تھا۔ وہ باہر کے دروازے کی جانب بڑھا دروازہ نیم وا کھلا تھا۔

"مجھے بس ایک بات سمجھ نہیں آتی۔۔" دروازے سے قدم باہر نکالا تو اسے روشنی کی آواز آئی تھی۔ اس نے آواز کی سمت دیکھا تو روشنی اور ردابہ دونوں کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ ایک نے مگ پکڑا تھا۔ اور ایک مگ ٹیبل پر تھا۔ فاران تجسس سے مجبور ہوا وہیں رک گیا۔

"کیا۔"

"چاچی کیا دوبارہ محبت ہو سکتی ہے۔۔۔"روشنی کا لہجہ الجھن بھرا تھا۔

"یہ تو حالات پر منحصر ہے۔۔۔"

"کیسے چاچی۔۔۔ آپ جانتی ہیں میں نے صرف فاران سے محبت کی۔۔۔اور زندگی میں ایسے موڑ آئے ۔۔۔بہت سے موڑ۔۔۔۔جب مجھے اس سے محبت پر دکھ ہوا۔۔۔افسوس ہوا۔۔۔غصہ آیا۔۔۔۔جیسے بھی سب گزرا۔۔۔لیکن میں کبھی اس طرح سے خود کو محسوس نا کر پائی جو میں نے فاران سے محبت کے وقت خود کو کیا تھا۔۔"

"تم کہنا کیا چاہتی ہو۔۔"اب کہ چاچی نے الجھن سے اسے دیکھا۔

"چاچی میرے دماغ سے بس ایک بات یا الجھن جو بھی کہہ لیں نہیں نکلتی کہ فاران کو تو زروہ سے محبت تھی نا۔۔۔۔کتنی محبت یہ آپ بھی جانتی ہیں۔۔۔میں بھی۔۔۔۔لیکن اب وہ دوبارہ کیسے محبت کر سکتا ہے۔۔۔"

"کیا کہہ رہی ہو روشنی۔۔۔۔زروہ اس کا ماضی تھی۔۔۔تم اس کا آج ہو۔۔۔اور اگر اس نے تم سے یہ بات کہی ہے تو جھوٹ تو نہیں بولا ہو گا نا۔۔۔اور تمہارے نزدیک یہ اچھی بات نہیں ہے کیا۔۔۔کہ وہ تم سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔۔خود کو بیکار باتوں میں مت الجھاؤ۔۔"ردابہ نے پوری بات کرتے ہوئے آخر میں اسے تھوڑا سا گھرکنے کا انداز اپنایا۔

"اس نے نہیں کہا مجھے۔۔۔نا ہی کبھی ہمارے بیچ محبت اور محبت کے اظہار جیسے کوئی لمحے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"اب کہ وہ اتنی آہستگی سے بولی کہ فاران تک بمشکل روشنی کی آواز آئی تھی۔

"تو پھر تم کیسے کہہ رہی ہو مجھے لگا اس نے تم سے یہ سب کہا ہو گا۔۔"ردابہ کو سچ میں حیرت ہوئی۔

"مجھے محسوس ہوتا ہے۔۔۔اس کی آنکھوں سے۔۔اس کے انداز سے۔۔۔وہ میرا اتنا خیال رکھتا ہے۔۔۔اور یہ اس فاران سے بہت الگ ہے جب ہماری شادی ہوئی تھی۔۔۔"وہ آہستگی سے بولے گئی۔

"چاچی۔۔۔فرید سے شادی ہوئی تو میں نے اس سے محبت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا۔مجھ میں ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔دوبارہ سے محبت کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں میں اس سے مخلص تھی۔وہ میرا شوہر تھا۔۔۔لیکن محبت بہت دور کی بات تھی۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن فاران وہ تو کرتا تھا نا زروہ سے محبت۔۔۔۔پھر وہ کیسے وہی احساسات دوبارہ سے زروہ کے علاوہ کسی اور کے لیے محسوس کر سکتا ہے۔۔۔۔مجھے تو کبھی بھی کسی سے اس انداز میں۔۔۔۔"

"بس بس۔۔۔۔کیا کہی جا رہی ہو لڑکی۔۔۔۔بجائے اس بات کے خوش ہونے کے تم اس میں سے جانے کیا نکالنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔کیوں بال کی کھال اتار رہی ہو۔۔۔۔زروہ" تھی"۔۔۔۔۔۔۔تم "ہو"۔۔۔۔۔۔بس بات ختم۔۔۔"ردابہ زچ ہوئیں اور اسے گھورنے لگیں۔

"اب یہ باتیں فاران سے نا کرنے بیٹھ جانا۔۔۔۔"انھوں نے اسے سرزنش کی۔

"تو میری الجھن کون دور کرے گا۔۔۔"وہ بے بسی سے بولی۔

"کوئی الجھن نہیں ہے یہ۔۔۔روشنی۔۔۔یہ زندگی ہے۔۔۔اور زندگی کا نام ہے چلتے رہنا یہ کسی کے لیے نہیں رکتی۔۔۔۔اور نا کسی بہت اپنے کے جانے سے سے اسے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔۔جو زندہ ہے اسے جینا ہے ہر صورت اور محبت کے بغیر زندگی کا تصور نہیں۔۔۔۔۔۔۔اور میری بات غور سے سنو غور سے۔۔۔۔اگر زروہ تم لوگوں کی زندگی میں نا آتی تو فاران کو تم سے ہی محبت ہوتی یہ بات فاران بھی جان چکا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ردابہ ایک دم صاف لہجے میں بات کر رہیں تھیں۔

"آپ کیسے کہہ سکتیں ہیں یہ۔۔۔"ان کی آخری بات پر روشنی سوال کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔

"بس کہہ رہی ہوں۔۔۔۔اور یہ بات تمہیں خود فاران کہے گا۔۔۔کب مجھے نہیں پتہ لیکن کہے گا ضرور۔۔۔"چاچی نے تو اس کی الجھن کو اور بڑھا دیا تھا۔

"لیکن۔۔"

"اب بس رات بہت ہو چکی ہے۔۔۔اپنے دماغ کو فضول کی سوچوں میں مت الجھاؤ۔۔۔۔"اس کے پھر سے سوال کرنے پر ردابہ نے اسے ٹوک دیا۔تو وہ خاموش ہو گئی۔فاران جو اتنی دیر خاموشی سے کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔پلٹ کر اندر گیا تھا۔ردابہ اور روشنی کو بلکل بھی اندازہ نا ہو پایا کہ اس رات ان دونوں کے درمیان ہوئیں باتوں کو کسی اور نے بھی سنا تھا۔وہ خاموشی سے کمرے میں جا کر لیٹ گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد روشنی آئی اور ان دونوں کی نیند خراب نا ہو تو بنا آہٹ کیے اپنی جگہ پر لیٹی تھی۔حسبِ معمول ریان بیچ میں تھا۔اور فاران کی طرف ہی کروٹ لے کر سویا تھا۔کافی دیر بعد فاران نے کروٹ بدلی تو روشنی اسی کی طرف چہرہ کیے ہوئے تھی۔جانے سوئی تھی یا جاگ رہی تھی اسے اندازہ نا ہوا۔فاران نے ہاتھ بڑھایا جو ریان کے اوپر رکھے روشنی کے ہاتھ پر جا کر ٹھہرا تھا۔۔۔۔اس رات بہت سی سوچیں تھیں جو ان دونوں کے دماغ میں پیدا ہوئیں تھیں۔۔۔۔لیکن شاید یہ ان کے درمیان موجود آخری گرہ کے کھلنے کا آغاز تھا۔۔۔۔

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

چائے آچکی تھی۔اور ٹھنڈی بھی ہو چکی تھی۔روشنی کی باتیں پھر سے دہرانے میں وہ اتنا مگن ہوا اسے احساس نا ہوا۔فاران کو مسئلہ اس کے سوال سے نہیں تھا۔اگر وہ ایسا سوچ رہی تھی تو ٹھیک سوچ رہی تھی۔اسی طرح فاران کے ذہن میں بھی یہ سوال کلبلا رہا تھا۔کیا روشنی کو بھی اس سے محبت ہوئی ہے۔۔۔پھر سے۔۔۔کیا اس نے اسے معاف کر دیا ہے۔۔۔کیا وہ چاہتی ہے کہ فاران اس سے اس بات کا اظہار کرے کہ وہ اس کے لیے بہت اہم ہو چکی ہے۔۔۔بہت سی باتیں تھیں جو فاران کے ذہن میں ابھر رہیں تھیں۔لیکن روشنی سے بات

کرنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی اسے۔۔۔جانے کیوں وہ اس سے بات کرتا کرتا رک جاتا۔۔۔بہت مرتبہ وہ تمہید باندھتا۔۔۔بات کا آغاز کرنے کے لیے پچھلی ہوئی باتوں کا ذکر کرکے کے پھر خود ہی خاموش ہو جاتا۔۔۔وہ سوچتا شاید کہ وہ یقین کرے نا کرے۔۔۔اس کی بات کو سمجھے کہ نہیں۔۔۔یا وہ کسی غلط فہمی کا شکار نا ہو جائے۔۔۔اور وہی بات ہوئی۔۔۔وہ واقعی بے یقین تھی۔۔۔اس رات کی باتوں کو فاران کو یہی اندازہ ہوا تھا۔۔۔

عجیب بات لگ رہی ہے نا کہ ہم جن سے محبت کرتے ہوں ان سے اظہار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔۔۔لوگ صرف آئی لو یو کہہ کر بری الزمہ ہو جاتے ہیں کہ کام ختم ہوا اظہار ہو گیا۔۔۔اگلا فریق جان گیا ہماری محبت کو۔۔۔خود کے لیے ہمارے جذبات کو۔۔۔محبت تین لفظوں کا اظہار تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔یہ تو محبت کرنے والے جانتے ہیں۔۔۔محبت کے اظہار کے لیے تین لفظ آئی لو یو ناکافی ہوتے ہیں ہر طرح سے۔۔۔محبت کے اظہار کے لیے تو لفظ ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔اور پھر بھی لگتا ہے کہ جیسے کچھ تو ابھی بھی باقی ہے۔۔۔اور یہ اظہار ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔بلکل نہیں ہوتی۔۔۔۔

فاران کو لگتا تھا زروہ کی طرح اسے بھی "آئی لو یو" کہنے دینے سے بات چل جائے گی۔۔۔لیکن وہ جو سمجھ رہا تھا ویسا بلکل نہیں تھا۔۔۔کیا واقعی زروہ ان کے درمیان نہیں آتی تو اسے روشنی سے ہی محبت ہوتی۔۔۔اس نے سوچا تھا۔۔۔شاید نہیں۔۔۔۔اتنی نہیں ہوتی جتنی محبت وہ اب روشنی کے لیے خود میں محسوس کرتا ہے۔۔۔۔اور یہ پہلی محبت نہیں تھی۔۔۔یہ آخری محبت تھی۔۔۔وہ والی آخری محبت جس کے بعد بس فل سٹاپ لگتا ہے۔۔۔۔فل سٹاپ۔۔ !!

سب سوچوں کو پرے کر کے اس نے خود کو حال میں حاضر کیا۔اور موبائل پکڑا۔ آن کیا تو روشنی کی ڈیڑھ گھنٹا پہلے دو مس بیلز تھیں۔اس نے کال بیک کی۔ تیسری بیل پر اس نے فون اٹھایا۔اور سلام کیا۔

"خیریت تھی میں بزی تھا ابھی دیکھی مس بیلز۔۔"سلام کا جواب دیتے فاران کا لہجہ فکر مند ہوا۔

"ہوں خیریت تھی۔۔۔بس گھر میں اداسی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔"

"گھر بات کر لینی تھی۔۔"

" تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہے سب سے بات۔۔۔"فاران کو اس کا لہجہ ابھی بھی بجھا بجھا سا لگا۔

"اچھا۔۔۔ایسا کرتے ہیں۔۔۔باہر چلتے ہیں میں بس نکلتا ہوں تم اور ریان تیار ہو جاؤ۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"روشنی کو بھی یہی سہی لگا۔کچھ تو دل بہلتا۔۔فاران نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا وہ بھی ریان کو لیے واش روم گئی تا کہ اس کا منہ ہاتھ دھلوا کر کپڑے بدل دے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

اس دن وہ لوگ باہر گئے رات کا کھانا کھایا۔گھر میں اکیلے رہ کر تو روشنی کو لگا کر چیز میں اداسی رچ بس گئی تھی ویسے بھی فاران کے آنے سے بھی کافی اچھا لگتا تھا۔فاران پہلے بھی لیٹ آتا تھا کبھی اسے اس طرح محسوس نہیں ہوا لیکن امی، بابا، چاچو، چاچی اور بچوں کے جانے کے بعد بوریت کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہی تھی۔بوریت سے زیادہ اداسی۔۔۔۔ خیر دن گزرے وہ بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گئی۔۔۔۔فاران بھی اب کوشش کرتا

جلدی گھر آجائے۔۔۔سب ٹھیک تھا۔۔لیکن ابھی بھی دونوں میں سے کسی نے بھی "اُس" بارے میں بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔فاران کی گرمجوشی کو روشنی نے پہلے سے زیادہ محسوس کیا۔۔۔اور روشنی کے بارے میں فاران کو کچھ اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا۔روشنی کے خیالات جاننے کے بعد فاران میں جو بات کرنے کی رہی سہی ہمت تھی وہ بھی گئی تھی۔۔۔ابھی تو فاران کو ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔دن گزر رہے تھے۔۔۔پھر ہفتے۔۔۔اور ہفتے مہینوں میں ڈھل رہے تھے۔۔۔اور ریان کی سالگرہ آنے والی تھی پہلی سالگرہ اور سالگرہ کے ایک ہفتے بعد ان کی انیورسری بھی۔۔۔جب پہلی اینورسری تھی اس وقت وہ دونوں ساتھ نہیں تھے۔ریان دنیا میں آچکا تھا۔

فاران بہت پرجوش تھا بیٹے کی پہلی سالگرہ کے لیے اس نے کافی کچھ سوچ رکھا تھا۔سب کو انوائیٹ کرنا تھا۔وہ اس کی برتھ ڈے یادگار بنانا چاہتا تھا۔

چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دل سے پلان کر رہا تھا۔ان دنوں وہ تقریباً روز باہر شاپنگ کو جا رہے تھے۔ایک دو دن تک سب کو انوائیٹ کرنا تھا۔وہ چاہ رہا تھا کہ تیاری مکمل ہو جائے پھر سکون سے انویٹیشن دیں۔

لسٹ کے مطابق آج آخری دن تھا۔جس میں تمام اشیاء مکمل ہو جانی تھی۔پہلے کھانا کھایا پھر شاپنگ سینٹر کی طرف بڑھے۔روشنی ریان کی پرائم نکال کر اسے بٹھانے لگی اتنی دیر میں فاران گاڑی کو لاک لگا کر ان کی طرف آیا۔روشنی اور وہ دونوں آمنے سامنے تھے بیچ میں ریان تھا پرائم میں۔اچانک روشنی کے ہاتھ میں پکڑا کلچ جس میں اس کا موبائل تھا نیچے گرا وہ خود جھک کر اٹھانے لگی کہ فاران نے اشارے سے اسے روکا۔اور خود جھک گیا۔وہ جھکا ہی تھا کہ فاران کو بہت ہی عجیب سا احساس ہوا۔ساتھ ہی اسے ایک دم روشنی کی کراہتی آواز سنائی دی۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا روشنی کو دیکھنا چاہا لیکن دیکھ نا پایا روشنی بے جان سی اس کے اوپر گری تھی۔اس

طرح کہ وہ اسے سنبھال ناپایا۔فاران بدحواسی سے اسے سنبھالنے لگا۔کہ ایک دم ان کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹا۔وہی شیشہ جس کے آگے روشنی تھی۔اگر وہ گرتی ناتو یقیناً پہلی گولی کی طرح یہ گولی بھی روشنی کے اندر جاتی۔

"روشنی روشنی۔۔۔"

"۔۔۔کون ہے۔۔۔۔۔کس نے کیا ہے یہ۔۔۔۔روشنی۔۔۔۔"روشنی کا گال تھپتھپاتا فاران پوری قوت لگا کر چیخا تھا۔روشنی کی آنکھیں بند ہو چکیں تھیں۔ریان رو رہا تھا۔فاران کے اعصاب ماؤف ہو چکے تھے۔وہ نہیں جانتا کیسے وہ روشنی لو لے کر ہاسپٹل پہنچا تھا۔اور ریان کس کے پاس تھا۔۔۔۔

****

روشنی آپریشن روم میں تھی۔ڈاکٹر کے مطابق اسے دو گولیاں لگی تھیں۔ایک بائیں کندھے کو چھو کر گئی تھی۔دوسری بائیں طرف سینے سے کچھ اوپر لگی تھی۔فاران بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔معراج اس کے ساتھ تھا۔بلکے وہی اس وقت بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔اسی نے ہی اسے گھر فون کر کے اطلاع دینے کا کہا تھا۔اور خود اس نے عریشہ کے شوہر زین کو اطلاع دی۔

"کیا کہہ رہے ہو یار۔۔"حمدان کو لگا ان کے کانوں نے غلط سنا ہے۔

"ماموں۔۔۔مجھ میں ابھی ہمت نہیں ہے پلیز آپ آجائیں۔۔۔"فاران کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔حمدان کے لیے گویا زمین آسمان گھومے تھے۔فاران نے فون رکھ دیا لیکن وہ سکتے کی حالت میں وہی جمے رہے۔۔

"ڈاکٹر۔۔آر یو آل رائیٹ۔۔"انھیں سامنے کھڑے مخاطب کرنے والے شخص کا نام بھول گیا۔وہ کیسے گھر گئے وہ نہیں جانتے تھے۔

فاران کی ہمت جواب دے چکی تھی۔اس کے اعصاب کو دھچکا لگا تھا۔سب اتنا اچانک ہوا تھا۔کہ اس کا ذہن ابھی تک ماؤف تھا۔اسے نہیں معلوم تھا اب زندگی آگے کیسی کروٹ بدلے گی۔۔۔اسے واقعی کچھ معلوم نا ہو رہا تھا۔۔۔

پریشان سے حمدان اسلام آباد ہاسپٹل پہنچے وہ اکیلے نہیں تھے۔تیمور اور سکندر صاحب بھی ساتھ تھے۔اتنی دیر سے ہمت رکھے فاران حوصلہ چھوڑ گیا اور سکندر صاحب کے گلے لگتے اس کی سرخ آنکھوں سے آنسو بہے۔وہ لوگ پہلے ہی پریشان تھے فاران کی بکھری حالت دیکھ کر۔ان کے دل بے ہنگم انداز میں دھڑکنے لگے۔حمدان اور تیمور دونوں نے فق چہرے کے ساتھ معراج کو دیکھا تھا۔معراج کیا کہتا وہ خود اس افتاد پر پریشان تھا۔زین اسی وقت ان کے قریب آیا۔

"حوصلہ کرو یار اللہ نے چاہا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔انکل کو کیوں پریشان کر رہے ہو۔۔"زین نے فاران کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔وہ چہرہ صاف کرتا خود پر قابو پاتا ان سے الگ ہوا۔

"روشنی آئی سی یو میں ہے۔۔۔گولیاں تو نکال دی گئیں ہیں لیکن اس کی حالت سنبھلی نہیں ابھی تک۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہیں۔۔۔یعنی کہ اس کی حالت سنبھل بھی سکتی ہے اور مزید بگڑ بھی سکتی ہے۔۔۔"زین نے بتایا۔

"میں ڈاکٹر سے ملنا چاہتا ہوں۔۔"حمدان ساری بات سن کر ضبط کی کڑی منزلوں سے گزر کر بولے۔

"آیئے میں لے چلتا ہوں۔۔"معراج نے کہا اور انھیں لیے ڈاکٹر کے کمرے کی جانب بڑھا۔

"ریان کہاں ہے۔۔۔"تیمور نے ستے ہوئے چہرے سے سوال کیا۔

"وہ عریشہ کے پاس۔۔۔"زین آہستگی سے بولے۔

"کیا عریشہ کو معلوم ہے۔۔۔"

"ہمم بہت مشکل سے وہ بھی سنبھلی ہے۔۔۔۔گھر بیجھا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔۔ریان بہت رو رہا تھا اور عریشہ کے علاوہ کسی اور سے سنبھل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔"تیمور اور زین بات کر رہے تھے جبکہ سکندر صاحب نے کرسی پر فاران کے ساتھ بیٹھے تھے۔وہ اس کے ساتھ ہیں تسلی دینے کے لیے۔انھوں نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔تیمور نے بھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہمت دی۔

روشنی کے ساتھ اچانک ہوئے حادثے نے سب کے اعصاب کو شدید جھٹکا دیا تھا۔وہ بھی ایسا حادثہ جو فی الوقت سب کی سمجھ سے باہر تھا۔اور اس حادثے کی وجہ سے روشنی زندگی اور موت کے بیچ پڑی تھی۔اور وہ سب بے بس تھے۔

لیکن یہ حرکت کس کی ہے۔یہ سب کس نے کیا ہے۔کیسے کیا اور کیوں۔۔۔یہ سوال سب کے دماغ میں کلبلا رہا تھا۔اور سب سے زیادہ فاران کے دماغ میں۔اور اس کے ذہن میں جو نام آرہا تھا۔اگر وہ ہی اس سب کے پیچھے ہوا تو فاران کے لیے اب خود کو قابو نہیں کرنے والا تھا۔

* *

چوبیس گھنٹے گزرے اور بمشکل گزرے تھے۔لیکن چوبیس گھنٹوں بعد بھی ڈاکٹر کا جواب تسلی بخش نا تھا۔حمدان نے خود ساری بات تفصیل سے کی۔جس کا صدِ باب یہی تھا کہ روشنی کی زندگی کی ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہے۔باہمی مشورے کے ساتھ انھوں نے انوار صاحب اور باقی سب کو بھی انفارم کر دیا۔حمدان بھائی کے لیے

فکر مند تھے۔ جانے کیسے خود کو سنبھالیں گے۔ اور اگلے دن سب اسلام آباد موجود تھے۔ وہاں پیچھے کوئی بھی رکنے کو تیار نہیں تھا۔

انوار صاحب اور سلمی بیگم کی حالت بہت خراب تھی ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ نڈھال تھے۔ اور یہی حالت زاہدہ بیگم اور آمنہ بیگم اور باقی سب کی تھی۔ بہت مشکل سے خود کو سنبھالے بہنیں بھائی بھاوج کو حوصلہ دے رہیں تھیں۔۔

"جانے کس کی نظر لگ گئی میری بیٹی کو۔۔۔ کتنی خوش تھی۔۔۔ میں نے تو نظر بھر کے دیکھا بھی نہیں تھا اسے۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔" سلمی بیگم نے روتے ہوئے بمشکل بات پوری کی۔ زاہدہ بیگن اور آمنہ بیگم کی آنکھیں بھر آئیں۔ ان کے دل اور زبان روشنی کی زندگی کے لیے ہر وقت دعا گو تھے۔ ریان ماں کے بغیر بے چین تھا۔ بہت مشکل سے سنبھل رہا تھا۔ کبھی خالہ کی گود میں ہوتا کبھی دادی کی کبھی نانی کی۔ دن میں تو بچے بہلا لیتے لیکن رات میں ماں کو یاد کرتا تھا۔ عریشہ نے گھر میں آیت کریمہ کا ورد شروع کیا۔ اور روشنی کے لیے خصوصی دعا کروائی۔ سب کے دلوں میں ایک خوف سا بیٹھ چکا تھا۔ جانے اگلے لمحے کیا ہو جائے۔ خوشیوں کے لمحے اتنے مختصر ہوں گے کسی نے نا سوچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روشنی سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ صرف دور سے دیکھ سکتے تھے۔ یہ تیسری رات تھی۔ آج بھی دن میں فاران کو بمشکل انھوں نے گھر بھیجا تھا۔ تین گھنٹوں بعد وہ پھر ہاسپٹل تھا۔ اس وقت صرف حمدان اور فاران ہی ہاسپٹل میں موجود تھے باقی سب کو حمدان نے گھر بھیج دیا تھا۔ فاران اب خاموش تھا۔ ایک چپ تھی جو اس کو لگی تھی۔ کوئی بات کرتا تو جواب دے دیتا ورنہ خاموش گم رہتا۔

"یہ سب کس نے کیا ہے۔۔"اب بھی وہ خاموش نظریں سامنے دیوار پر جمائے تھا۔جب حمدان نے اسے مخاطب کیا۔اتنے دنوں کا ذہن میں کلبلاتا سوال زبان پر آیا تھا۔سب کو معلوم ہو چکا تھا۔یہ حادثہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ سوچی سمجھی چال ہے۔یہ پولیس کیس تھا۔لیکن معراج اور زین نے پولیس والے معاملے کو خود ہینڈل کیا تھا۔

"فرید نے۔۔۔"فاران نے نظریں ہٹا کر انھیں دیکھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔۔"حمدان کے ماتھے پر لکریں پڑیں۔

"ہاں۔۔"وہ حمدان کو دیکھتا ہوا بولا۔

"اس کی اتنی ہمت۔۔"حمدان کا خون کھولا۔

"اس کی ہمت نہیں ماموں اس کا پلان۔۔۔۔بہت اچھا پلان بنایا اس نے۔۔۔۔سوچا سمجھا پلان۔۔۔۔ایک مہینے سے اوپر ہو چکا ہے وہ باہر کے ملک جا چکا ہے اور وہیں ہے۔۔۔۔اس نے وہاں بیٹھ کر یہ چال چلی ہے۔۔۔اور آپ جانتے ہیں ماموں کلر کا ٹارگٹ میں تھا روشنی نہیں۔۔۔۔یہ بلکل اتفاق ہے کہ میری بجائے اسے گولی لگی ہے نہیں تو آج آئی سی یو میں روشنی نہیں میں ہوتا۔۔"فاران کی بات کے جواب میں حمدان کو سمجھ نا آئی وہ کیا کہیں۔اس وقت سب سے اہم روشنی کی زندگی تھی۔فی الوقت سب باتیں بے معنی تھی۔دشمن اپنے نشانے سے چوکا تھا لیکن ناکام نہیں ہوا تھا۔

"اور یہ میری غلطی ہے کہ میں نے اس گھٹیا انسان کو اگنور کیا۔۔۔مجھے کچھ دن پہلے معلوم ہوا کہ وہ اپنی فیملی سمیت باہر سیٹل ہو گیا ہے۔۔۔اس سے پہلے میری اس پر پوری نظر تھی۔۔۔لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ

کمینہ انسان اپنی کمینگی دکھا کر رہے گا۔۔۔"ضبط کے باوجود بھی بولتے ہوئے فاران کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوا۔اس بات کا فاران کو خود پر بھی غصہ تھا۔حمدان نے اس کا ہاتھ تھپتھپا کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔اس وقت ان سب باتوں سے اہم روشنی تھی۔

اسی رات فاران نے حمدان سے کہا وہ ڈاکٹر سے بات کریں کہ وہ روشنی کے پاس جانا چاہتا ہے۔حمدان اسے منع نہیں کر سکے۔اور آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر نے فاران کو ماسک اور گلوز پہن کر روشنی کے پاس جانے کی اجازت دی تھی۔

وہ آئی سی یو میں گیا تو روشنی آنکھیں بند کیے لیٹی یوں لگی جیسے سو رہی ہو۔اسے آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔دونوں ہاتھ بے جان سے پہلوؤں میں پڑے تھے۔ایک نرس ادھر ہی تھی۔کچھ منٹ بعد وہ باہر نکل گئی۔فاران جو کھڑا تھا۔بیڈ کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھا۔اور روشنی کا دائیاں ہاتھ تھاما۔اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا ہاتھ تھاما اور اس سے سر ٹکا لیا۔اس کے دل میں بہت سی باتیں تھیں جو وہ اس سے کرنا چاہتا تھا۔اپنے احساسات اپنی جذبات وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔اس نے چہرہ اُٹھا کر روشنی کو دیکھا۔جانے اس وقت وہ کیسی اذیت میں تھی۔

اس نے سوچا تھا ریان کی سالگرہ پر روشنی کو خوبصورت تحفہ دے گا۔اس سے محبت کا اظہار کرے گا۔اس دن سے بہتر دن کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔اس نے سب روشنی کے لیے سرپرائز رکھا تھا۔اسے بنا بتائے اس سے چھپ کر اس متعلق سب تیاری کی تھی۔لیکن زندگی نے اچانک کیا کروٹ لی۔سب بکھر کر رہ گیا تھا۔

وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔روشنی جب تم تکلیف میں تھی میں بھی خوش نہیں تھا۔

جب حمدان نے اسے روشنی کے بارے میں سب سچائی بتائی تھی۔وہ اس پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔روشنی کو اس سے محبت تھی۔اتنی شدید محبت۔۔۔۔روشنی سے شادی کے بعد اسے وہ محبت کبھی خود کے لیے محسوس نہیں ہوئی۔کیوں نہیں ہوئی تھی۔اگر حمدان نا بتاتے وہ ساری عمر نا جان پاتا کہ روشنی نے اس سے محبت کی۔

حمدان کے کیے گئے باقی دوسرے انکشافات نے بھی اسے اندر تک خاموش کر دیا تھا۔اور وہ روشنی کو قصوروار سمجھتا رہا۔حمدان کے کہنے پر وہ اسے وہیں ہاسپٹل چھوڑ کر واپس تو آ گیا تھا۔لیکن خود بے سکون ہو چکا تھا۔لیکن وہ سمجھتا تھا اس سب میں وہ بھی روشنی کا قصوروار ہے۔گھر واپس آ تو گیا تھا لیکن گھر اسے اب گھر نہیں لگتا تھا۔وہ بھی تو باقی سب کی طرح ہی اسے تکلیف دے چکا تھا۔فاران کے دماغ سے اس کی وہ بات نا نکلتی جس وقت وہ چلائی تھی۔اور بے ہوش ہو گئی تھی۔گو کہ حمدان اسے اس کی حالت کا بتا رہے تھے کہ اب وہ ٹھیک ہے۔پہلے سے بہتر ہے۔لیکن اس کو جو بے سکونی ہوئی تھی۔وہ ہنوز برقرار تھی۔اسے نیند نہیں آتی تھی۔ہر وقت ذہن جانے کیا کیا سوچتا تھا۔اسے ڈپریشن ہونے لگا اپنے کام پر توجہ نا ہونے کے برابر تھی۔اور اس کی یہ حالت معراج نے نوٹ کی تو پوچھے بنا نا رہ پایا۔فاران نے اسے گول مول جواب دیا۔معراج سمجھ گیا وہ اسے نہیں بتانا چاہتا۔

"یہ ایک ڈاکٹر ہیں۔۔ماہرِ نفسیات ہیں۔۔۔اگر دل کرے تو ان کے پاس چلے جانا۔۔۔شاید تمہاری مشکل حل ہو جائے۔۔۔بلکہ میں تو کہوں گا یقیناً حل ہو گا۔۔۔"

معراج نے اسے کارڈ دیتے ہوئے کہا۔فاران نے خاموشی سے کارڈ تھاما۔

اور کچھ دنوں بعد اس نے ڈاکٹر سے رابطہ کیا۔اپائیمنٹ لی۔اور ان کے پاس گیا۔اپنی سب الجھنوں کو ان کے سامنے رکھ دیا۔اسے کیا چیز تنگ کر رہی ہے۔کن سوچوں سے وہ خود کو آزاد نہیں کروا پا رہا۔

"آپ کو گلٹ ہے۔۔۔"یہ ان سیشن میں ہونی والی ایک دن کی گفتگو تھی۔جب ڈاکٹر نے اس سے پوچھا تو کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔

"ہاں۔۔"

"کس چیز کا۔۔سکون سے سوچیے۔۔۔تسلی سے۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے۔۔۔"

اس نے آنکھیں بند کی۔ذہن کے پردے پر بہت سے چہرے ابھرے۔۔۔۔زروہ کا بھی۔۔۔۔لیکن روشنی پر آکر اس کے دل کی دھڑکن سست ہوئی تھی۔

"روشنی۔۔"وہ اس کا نام لے کر رہ گیا۔

"ہوں۔۔۔بولیے۔۔"

"مجھے اس بات کا گلٹ ہے کہ روشنی کے ساتھ اچھا نہیں ہوا تو میں بھی اس کو خوش نہیں رکھ پایا۔۔۔۔"

"آپ کے پاس چانس ہے۔؟؟۔۔"ڈاکٹر نے اس سے پوچھا۔

"آپ کے پاس موقع ہے۔؟؟۔۔"وہ خاموش رہا تو وہ دوبارہ بولا۔

"شاید۔۔۔"اس نہیں پتہ تھا۔اس نے شاید کیوں بولا۔اسے تو کوئی امید نہیں نظر آرہی تھی۔

"شاید نہیں یقیناً ہے۔۔۔اور اس موقع کو آخری موقع سمجھیے۔۔۔اور آپ خود دیکھیں گے کہ آپ کا ساتھ اسے خوشی دے گا۔۔۔"

"اور اگر وہ نا آئی۔۔۔اس نے مجھے موقع نا دیا۔۔۔"

"فاران صاحب۔۔۔عورت بہت مشکل چیز ہی۔۔۔یہ وہاں سے ہار مانتی ہے۔۔۔جہاں وہ خود بے بس نہیں ہوتی۔۔۔بلکہ جہاں اس کے اپنے تکلیف میں ہوتے ہیں۔۔۔آپ دونوں کا بچہ۔۔۔۔اس وقت روشنی کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔۔۔وہ آپ کی طرف ہی پلٹے گی۔۔۔لیکن آپ کو تحمل سے کام لینا ہو گا۔۔۔ان کو خود اپنے قدم آپ کی طرف بڑھانے دیں اور جب وہ ایک قدم بڑھائیں۔۔۔آپ چار قدم بڑھائیں۔۔۔۔انھیں بتائیں کہ وہ آپ کے لیے اہم ہیں۔۔۔بس۔۔۔"

"لیکن کیسے۔۔۔میں اس سے ملنا چاہتا ہوں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔لیکن وہ شاید مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہے۔کہ اب وہ کبھی نہیں آئے گی۔۔۔"وہ تھکے انداز میں بولا۔

"آپ اس بات کو وقت پر چھوڑ دیں۔۔۔مت سوچیں کہ وہ آئے گی یا نہیں۔۔۔یہ بعد کی بات ہے۔۔۔پر سکون رہیں۔۔۔۔"

اور اسے اس وقت ڈاکٹر کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔اس نے پھر بھی حمدان ماموں کو فون کیا روشنی سے بات کرنے کے لیے۔جب انھوں نے پھر منع کیا۔اسے غصہ آیا تھا۔اسے لگ رہا تھا روشنی خود اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔اس کی بہت سی الجھنیں ڈاکٹر کے پاس جا کر سلجھیں تھی۔لیکن کچھ جوں کی توں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر اس نے گھر بدلنے کا سوچا۔ یہ ان دنوں کی بات تھی جب ریان کی پیدائش کا اسے پتہ لگا تھا۔ یہ بات اسے ڈاکٹر بہت پہلے بھی کہہ چکا تھا۔ لیکن اب وہ سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنے لگا۔ وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا اس کا بیٹا اس گھر میں آئے۔ وہ اس کو اپنا گھر دینا چاہتا تھا۔ یہ گھر زروہ کا تھا۔ جو اسے اپنے والدین کی طرف سے ملا تھا۔ وہ دونوں اسی گھر میں شفٹ ہو گئے۔ اس نے اس گھر کی مرمت اور باقی کام خود اپنے پیسوں سے کروایا تھا۔ اس وقت وہ اتنا کامیاب نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے کوشش کر کے زروہ کے اکاؤنٹ میں اس گھر کے رینٹ کے پیسے جمع کروائے تھے۔ اور اب وہ اتنا صاحب حیثیت تو تھا۔ کہ اپنے بچے کو گھر دے سکے۔ اس نے گھر خریدا اور وہاں شفٹنگ کی۔ اور گھر فی الحال اس نے بند کیا تھا۔ اور کچھ دنوں بعد جا کر اس کی چابیاں اس کی مام کو دے چکا تھا۔ اس نے ان سے کوئی بھی پچھلی بات نا کی۔ وہ حیران تھیں۔ تجسس میں تھیں۔ لیکن فاران نے ان سے کوئی اور بات کیے بنا۔ انھیں چابیاں دیں۔ زروہ کے اکاؤنٹ میں سے رینٹ کی جو بھی رقم بنتی تھی وہ بھی انہیں دی۔ جبکہ اس کے اکاؤنٹ کے باقی کی رقم زروہ کے نام پر یتیم بچوں کے ٹرسٹ میں دی تھی۔ اور مزید کوئی بات کیے بنا وہاں سے اٹھا تھا۔

وہ انھیں کیا کہتا۔۔۔ وہ کسی کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خود بھی اسی لائن میں تھا جنہوں نے روشنی کو تکلیف دی تھی۔

وقت گزرنے کے بعد وہ بھی سنبھل گیا تھا۔ اور اب صرف انتظار کر رہا تھا۔ کہ روشنی کب اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔۔ صرف ایک قدم۔۔۔۔

اور اس کا انتظار جلدی ختم ہوا تھا۔روشنی خود کے لیے نہیں ریان کے لیے بے بس ہو کر آئی تھی۔اور فاران نے اسے سمیٹ لیا تھا۔اپنی اس محبت سے جو اس عرصے میں اس سے جدا رہ کر اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی۔۔۔اور جو اب آخری محبت تھی۔۔۔

وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔اظہار کرنے والا تھا۔

۔لیکن قسمت نے الٹی چال چلی۔اور وہ ہوا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔

فاران فرید پر پوری طرح نظر رکھے ہوئے تھا۔وہ چوکنا تھا۔وہ اسے پہلے بھی سبق سکھا چکا تھا۔اور جانتا تھا کہ فرید کتنے پانی میں ہے۔لیکن وہ باہر جا رہا ہے اس بات نے اسے حیران تو کیا تھا لیکن دل میں کہیں سکون بھی ہوا تھا۔بلکل ویسا سکون جب کوئی بلا خود ہی ٹل جائے تو ہوتا ہے۔پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ اپنی فیملی سمیت باہر جا چکا ہے۔اور یہ ہی سب سے بڑا مسئلہ بھی بنا۔جب وہ تھوڑا سا ریلیکس ہوا۔فرید کے علاوہ اسے کسی سے کوئی خطرہ نا تھا۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا۔

کہ فرید سکون سے یونہی نہیں بیٹھا۔اس کا گندا کھیل باقی تھا۔اور اس نے موقع کا بھرپور فائدہ لیا تھا۔فاران جانتا تھا اس کا نشانہ روشنی نہیں وہ تھا۔اب اسے روشنی کے ٹھیک ہونے کا انتظار تھا۔۔۔

جانے کتنا وقت گزرا اسے معلوم نا ہوا۔نرس اندر آئی اور اسے جانے کا کہا۔

"مجھے یقین ہے تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔"اس کے دل سے آواز نکلی۔

فاران نے اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ لیا نرمی سے اس کا ہاتھ واپس رکھا۔اور باہر نکل آیا۔

اگلے دن ڈاکٹر کے مطابق اس کی حالت میں بہتری تھی لیکن اتنی نہیں وہ اب بھی آئی سی یو میں تھی۔اگلی رات میں بھی فاران اس کے پاس گیا تھا۔وہ تیسری رات تھی۔جب رات میں وہ دس منٹ اس کے پاس سے بیٹھ کر آیا تھا۔وہ کچھ نہیں بولتا تھا بس خاموشی سے اس کے پاس بیٹھا رہتا۔

رات کے بارہ بج چکے تھے۔اس پہر دن والی گہما گہمی نہیں تھی۔وہ سگریٹ سلگانے کے لیے باہر گیا۔

اور دو گھنٹوں بعد آیا تھا۔آکر اپنی جگہ پر بیٹھا ہی تھا کہ نرس اس کے طرف تیزی سے آئی۔

"کہاں تھے آپ۔۔۔اتنی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے اور وہ پہلے سے بہت بہتر ہیں۔۔۔جلدی سے یہ انجیکشن لے آئیں ان کو لگانے ہیں۔۔"نرس اس کے پاس آکر تیزی سے بولنے لگی اور دوائی والی پرچی اس کو پکڑائی۔

"کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔۔"خوشی فاران کے ایک ایک لفظ سے ظاہر تھی۔

"نہیں شاید آپ کو صبح ملنے دیا جائے۔۔آپ جلدی سے یہ میڈیسن لا دیں پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔۔"نرس کے کہنے پر وہ جلدی سے فارمیسی کی جانب بڑھا۔پہلے میڈیسن لا کر نرس کو دیں پھر گھر فون ملایا۔سب ان کے گھر ہی تھے۔اس نے حمدان کو فون کیا جو انھوں نے دوسری بیل پر اٹھایا۔

"ہاں بولو خیریت ہے۔۔"ان کی فکر مند آواز اُبھری۔

"جی ماموں۔۔۔روشنی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔"فاران کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

"کیاواقعی۔۔۔اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔میں آتا ہوں۔۔"

"ماموں آپ آرام سے صبح کو آجایئے گا۔۔۔ابھی روشنی سے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔اور گھر میں سب کو بتادیں۔۔۔۔"اس نے انھیں منع کیا۔اور اگلے دن داکٹر نے اوکے کا سائن دیا۔روشنی خطرے سے باہر تھی۔لیکن زیادہ تر دوائیوں کے اثر میں رہتی۔ڈاکٹر نے ملنے کی اجازت دے دی تھی۔

"میری بچی۔۔"امی اس کے سر پر بوسہ دیتیں رو پڑیں۔

"بس بس۔۔۔وہ پریشان ہو جائے گی۔۔"بابا نے انھیں روکا۔

روشنی تکلیف میں تھی۔لیکن اس وقت امی بابا کو دیکھ کر اسے لگا چھوٹے بچے کی طرح اس کی تکلیف ختم ہوئی ہو جیسے۔اس نے امی کا ہاتھ تھاما۔جو انھون نے اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔اور سر ہلایا گویا انھیں تسلی دی۔

سب اس کے پاس جا کر مل چکے تھے۔سب سے آخر میں فاران آیا تو وہ غنودگی میں تھی۔دوائی کے زیر اثر تھی۔وہ اس کے پاس پہلے بھی تھا لیکن اِس وقت وہ اکیلا تھا۔پہلے سب تھے۔وہ سو رہی تھی۔اور پہلے سے بہتر لگ رہی تھی۔فاران اس کے قریب بیڈ پر بیٹھا۔اور سینے پر پڑا اس کا ہاتھ پکڑا۔اور دوسرا ہاتھ اس کے دوسری طرف رکھے جھکا۔اس کی سانس نارمل تھی۔فاران نے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔

اب یہاں بس انوار صاحب اور سلمی بیگم تھیں۔باقی سب جا چکے تھے۔کچھ دنوں بعد روشنی گھر آگئی۔زخم ابھی بھرے نہیں تھے لیکن پہلے سے بہت بہتر تھے۔زاہدہ بیگم نے لاہور جا کر شکرانے کی نیاز بانٹی۔اور فاران نے اس کا صدقہ دیا۔دوسری زندگی ملی تھی اسے۔ریان اب اس کے پاس آنے کی ضد کرتا تھا۔لیکن روشنی تکلیف کی وجہ سے اسے پکڑ نا پاتی۔گھر میں اس کے پاس عریشہ اور امی تھیں جو اسے سنبھال لیتیں۔سب کی موجودگی

میں فاران کو اس سے اکیلے میں بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔رات میں اسے کسی چیز کی ضرورت نا ہو امی اس کے پاس ہوتیں تھیں۔اور امی اسے بتا چکی تھیں جتنا وہ اس کے لیے پریشان رہا۔حمدان چاچو،چاچی،عریشہ سب نے ذکر کیا تھا۔روشنی کو تو وہ پہلے سے کمزور لگا۔

اس رات عریشہ ریان کو اپنے ساتھ سلانے لے گئی تھی۔امی بھی آج اپنے کمرے میں تھیں۔جس وقت فاران آیا وہ اکیلی تھی۔اور جاگ رہی تھی۔

فاران اسے دیکھ کر حیران ہوا عموماً وہ اس وقت دوائی کے زیرِ اثر سو رہی ہوتی تھی۔

"کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے۔۔"وہ پریشانی میں اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

"ہوں۔۔"دونوں کی نظریں ملیں۔بہت سے جذبے،بہت سے احساس دونوں کی آنکھوں سے عیاں ہو رہے تھے۔

"اب بہتر ہو۔۔۔"فاران نے نرمی سے اس کے گال کو چھوا۔

"ہوں۔۔"

ان دونوں میں سے کسی نے بھی نہیں سوچا تھا۔حالات یوں پلٹا کھائے گے۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس دھچکے اور تکلیف سے باہر آ رہے تھے۔سنبھل رہے تھے۔

"کھانا کھایا۔۔"روشنی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔

"ہوں۔۔"

روشنی اس کے نزدیک ہوئی۔اس کے کندھے سے سر لگا لیا۔

"میں بہت ڈر گئی تھی فاران۔۔"روشنی کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔

"میں بھی۔۔۔"فاران نے اسے حصار میں لیتے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھے۔

دونوں کے دلوں میں محبت پہلے سے بھی شدید ہوئی تھی۔

* *

فرید کا پلان ناکام ہوا تھا۔اس کا نشانہ فاران تھا۔لیکن نشانہ چوک گیا۔اس نے یہ چال بہت سوچ سمجھ کر اور ٹھنڈے دماغ سے چلی تھی۔جس سے سانپ بھی مر جاتا اور لاٹھی بھی نا ٹوٹتی۔۔۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا ایک سب سے بہتر چال چلنے والا اوپر بھی ہے اور جب وہ اپنی چال چلتا ہے پھر سب چالیں ناکام ہو جاتیں ہیں۔کلرا اپنے پیسے پہلے ہی لے چکا تھا۔اس کا اس سے کوئی رابطہ نا تھا بلکہ فرید نے خود ہی اس سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔اگر یہی کام وہ پاکستان میں رہ کر کرتا تو وہ ضرور پھنستا۔فاران کا سیدھے شک اسی پر جانا تھا۔روشنی سے کی گئی سارہ کی باتیں۔ان کے شک کو یقین میں بدلتیں۔اور وہ اتنا بے وقوف نہیں تھا۔اسی دوران اس نے بہت سوچ سمجھ کر چال چلی تھی۔اور اس چال کے مطابق سب سے پہلا کام سارہ کو شیشے میں اتارنا تھا جو مشکل ثابت نا ہوا۔کوئی شک نہیں سارہ کی ہی کوششوں سے وہ باہر آ پایا تھا۔اس کے مطابق اس کی زندگی میں سکون آ جاتا اگر فاران مر جاتا۔لیکن خیر اس نے خود کو تسلی دی۔پھر بھی وہ پر سکون زندگی جی رہا تھا۔اپنی من مرضی کی۔لیکن پھر بھی دل میں کسک تھی جو دھواں چھوڑتی تھی۔

اور کون جانتا ہے کہ اس کا یہ سکون وقتی اور عارضی ثابت ہونے والا تھا۔

****

دو مہینوں تک روشنی بلکل تو نہیں لیکن کافی ٹھیک ہو گئی تھی۔اور اتنا عرصہ سلمی بیگم اور انوار صاحب اس کے پاس رہے۔زاہدہ بیگم بھی رہنے آئی ہوئی تھیں۔اب ان کا اصرار تھا کہ روشنی ان کے ساتھ لاہور چلے۔فاران کا دل نہیں مان رہا تھا۔لیکن وہ لوگ بضد ہوئے تو کچھ کہہ نا سکا۔سو وہ بھی سب کے ساتھ ہی لاہور چھوڑنے گیا۔اس کے آفس کا بھی مسئلہ تھا۔دو دن ان کے ساتھ رہ کر روشنی کو اپنا اور ریان کا خیال رکھنے کی تاکید کر کے وہ واپس اسلام آباد آیا تھا۔اب اسے وہ ایک خاص کام کرنا تھا۔اور یکسوئی سے کرنا تھا۔

کچھ مہینوں کے بعد کی بات تھی۔تب تک سارہ اور فرید میں صورت حال بگڑ چکی تھی۔اور کسی حد تک سارہ بھی اس کی چالا کی جان چکی تھی۔اس نے فرید کو بلکل ہی اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔اور اپنے بچوں کو لے کر الگ ہو چکی تھی۔فرید یہاں پر اور ہی رنگ ڈھنگ اپنا چکا تھا۔بچے بھی باپ کے انداز خوب سمجھنے لگے تھے۔زیادہ تر باپ سے دور رہے تھے۔کبھی باپ کو بہت پیار تھا ان سے لیکن اب اسے ان کی پرواہ نہیں تھی۔

اور کچھ دنوں بعد سارہ کو معلوم ہوا فرید غیر قانونی اسلحہ اور منشیات سمیت پکڑا گیا ہے۔اسے صدمہ ہوا فرید اس حد تک گر چکا تھا۔فرید نے اس تک بڑی مشکل سے پیغام پہنچایا وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔سارہ نے ان پیغامات کو نظر انداز کیا۔لیکن ایک دن خود مجبور ہو کر چلی گئی۔دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔۔۔۔

ایک کمرے میں شیشے کی دیوار کے پار ہتھکڑی لگے فرید اسے آتا دکھائی دیا۔وہ اس کے سامنے آکر بیٹھا۔درمیان میں شیشے کی دیوار تھی۔اور رابطے کا ذریعہ فون تھا۔

"سارہ پلیز میرا یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔مجھے نہیں پتا وہ سب کیسے آیا میرے پاس۔۔۔"فون اٹھاتے ہی یقین دلانے والے انداز میں وہ جلدی جلدی بول رہا تھا۔

"سب ثبوت تمہارے خلاف ہیں۔۔۔ان کے پاس سی سی ٹی کی فوٹیج ہے فرید۔۔"سارہ کا لہجہ سرد ہوا۔

"جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔سب جھوٹ ہے۔۔۔پلیز سارہ مجھے بچالو۔۔۔پلیز۔۔۔۔بچوں کے لیے۔۔۔"

"بچوں کا نام مت لو۔۔۔اب سارہ ان کے لیے نہیں جھکے گی۔۔۔"

"ایسا مت کہو سارہ مجھے بچوں سے بہت محبت ہے۔۔۔"

"اگر تمہیں بچوں سے محبت ہوتی تم کبھی بھی ہمیں اس مقام تک نا لاتے۔۔۔۔اگر تمہیں بچوں سے محبت ہوتی تم کبھی روشنی سے شادی نا کرتے۔۔۔۔جھوٹ بولنا بند کرو۔۔۔۔جن کو بچوں سے محبت ہوتی ہے ان کی فکر ہوتی ہے نا وہ ان چاہے رشتے بھی نبھا لیتے ہیں۔۔۔۔لیکن تم صرف اپنے لیے جیتے ہو۔۔۔۔"

"پلیز سارہ نہیں ایسا مت کرو۔۔۔پلیز میری بات تو سنو۔۔"

"اب تم میری بات سنو۔۔۔مجھے آئندہ مت بلانا۔۔۔ہمارے لیے تم مر چکے ہو۔۔۔۔بچوں کے لیے اتنی ہی بد نصیبی کافی ہے کہ وہ ساری عمر یہ سنتے بڑے ہوں کہ ان کا باپ غیر قانونی اسلحہ اور منشیات سمیت پکڑا گیا ہے۔۔۔۔تم بچوں کا کبھی نہیں سوچتے نا۔۔۔۔کیوں کہ تمہیں صرف اپنی پرواہ ہے۔۔۔۔اب سکون سے رہو اکیلے۔۔۔"

باوجود کوشش کے بھی سارہ کا گلا رندھا تھا۔ وہ فون رکھ کر فرید کی مزید کوئی بات سنے تیزی سے اٹھی تھی اور باہر نکلی تھی۔ پیچھے فرید اسے پاگلوں کی طرح اونچی اونچی پکارنے لگا۔ پاس کھڑے پولیس کے یونیفارم میں ملبوس اونچے قد کے آدمی نے اسے دو تھپڑ لگا کر خاموش کروایا تھا۔ وہ دیوار میں لگ کر زمین پر گرا تھا۔ اور اونچی آواز میں رونے لگا۔ یہ پاکستان کی جیل بلکل نہیں تھی۔

****

"یہ تمہاری فیورٹ جگہ ہے نا۔۔۔"

وہ دونوں اس وقت درختوں کے بیچ پہاڑ کے اوپر ٹھنڈیانی مقام پر اسی جگہ کھڑے تھے۔ جہاں پہلے بھی آئے تھے۔

"نہیں۔۔۔" فاران نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ روشنی کے جواب نے اسے حیران کیا تھا۔

"کیا مطلب۔۔"

"مطلب کہ میری فیورٹ جگہ وہ ہے جہاں فاران اور ریان میرے ساتھ ہوں۔۔۔" روشنی نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے سکون سے جواب دیا۔

"اور ابھی ریان نہیں ہے۔۔" فاران نے اس کے گرد حصار باندھا۔ روشنی کچھ نا بولی۔ بس خاموشی سے آنکھیں بند کیے پرندوں کی چہچہاہٹ، ہوا سے درختوں کے پتوں میں ہونے والی سرسراہٹ اور فاران کے دھڑکتے دل کو سنتے رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بات پوچھوں۔۔"

"پوچھیں۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر کہا۔وہ اس کے گھیرے میں اسکے قریب تر تھی۔

"کیا۔۔۔تمہیں۔۔۔"الفاظ فاران کے لبوں پر آکر رک گئے۔جانے کیوں اس میں وہ بات کرنے کی ہمت کیوں نا ہوتی۔اس کی طرف دیکھتی روشنی نے لب آپس میں بھینچ کر ہنسی دبائی۔اور پوچھا۔

"کیا۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔"اس نے کہا تو روشنی اس کے حصار سے نکلتی پیچھے کو ہوئی۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔پوچھیں نا کیا پوچھنا تھا۔۔۔"وہ ٹھنکی۔لیکن فاران پھر بھی کچھ نا بولا بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"چلیں میں خود ہی بتا دیتی ہوں کہ مجھے ریان کے بابا سے محبت ہے۔۔"اس نے روانی میں کہا۔

"ہر ماں کو اپنے بچوں کے باپ سے ہوتی ہے۔۔۔"فاران کی تسلی نا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔۔تو مجھے فاران سکندر سے محبت ہے۔۔"وہ اس کے بازو میں اپنا بازو ڈال کر اسے دیکھتی روانی میں بولی۔

۔فاران اسے دیکھتا رہ گیا۔کچھ دیر بولا۔

"تم نہیں پوچھوں گی مجھ سے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"روشنی سکون سے بولتی اب سامنے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔"

"کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"فاران اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اب بھی سامنے دیکھ رہی تھی۔روشنی کی آنکھیں قدرت کے حسین منظر کو قید کر رہی تھیں۔

"کیسے۔۔۔"

"آپ کی آنکھیں بتا دیتیں ہیں۔۔"اب کہ روشنی نے اسے دیکھا۔فاران کو اس کی آنکھوں میں روشنیاں سی بھری لگیں۔جن روشنیوں نے اسے قید کیا تھا۔اسے پھر وہی لمحہ یاد آیا۔

"تمہیں یاد ہے جب تم گھر آئی تھیں اور ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔اس وقت تم نے مجھے دیکھا تھا۔۔لیکن تم نے صرف دیکھا نہیں تھا مجھے قید بھی کر لیا تھا۔۔۔کیسے کیا تھا وہ تم نے۔۔۔صرف ایک پل کے لیے دیکھا تھا تم نے مجھے۔۔۔اور نظریں موڑ لیں تھیں۔۔"وہ کہے بنا نا رہ پایا۔اس کی بات نے روشنی کو ساکت کیا تھا۔اسے اپنی وہ دعائیں نہیں بھولیں تھیں جو اس نے اپنی محبت کے لیے اللہ سے رو رو کر مانگی تھیں۔

جو دعائیں پوری نا ہو وہ ہمیں بھولتی ہی کب ہیں۔وہ تو یاد رہتیں ہیں۔اور یہ تو محبت میں کی گئی دعائیں تھیں۔وہ کیسے بھول جاتی۔

"کیا ہوا۔۔۔"اسے منجمد دیکھ فاران پریشان ہوا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"وہ ہوش میں آئی جیسے۔آج اس کا یقین مزید پختہ ہوا تھا۔کہ سچے دل سے مانگی گئی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔فاران یہ بات نا بھی بتاتا پھر وہ اس کی محبت کو محسوس کر چکی تھی۔لیکن جس لمحے کی وہ بات کر رہا

تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔اللہ کب کس وقت دعاؤں کو پورا کر دے ہم نہیں جانتے۔یہ بھید اللہ کے ہی ہیں۔

"بتاؤنا۔۔۔"وہ ابھی بھی اس سے جواب کا منتظر تھا۔کہ اس کا فون بجا۔

"لگتا ہے ہمارے لاڈلے نے اپنی خالہ کی ساری انرجی ختم کر دی ہے۔۔"فاران اقراء کا نمبر دیکھ کر بولا تو روشنی کو ہنسی آئی۔ریان نے جب سے چلنا سیکھا تھا ٹکتا ہی نہیں تھا۔

"جی۔۔۔ہاں ہاں ہم ابھی آرہے ہیں۔۔۔۔بس بس پہنچ گئے۔۔۔تم فون رکھو ابھی آئے۔۔۔"اقراء فون اٹھاتے ہی شروع ہوئی تھی۔

"چلیں بیگم آپ کا بیٹا ریس میں فرسٹ آیا ہو گا لیکن خالہ کو خوب تھکا دیا ہے اس نے۔۔۔۔۔"فاران نے فون بند کر کے اسے کہا۔تو وہ مسکرا کر سر ہلاتی اس کے ہم قدم ہوئی۔

چلو اک بار پھر سے۔۔

راہی ساتھ چلتے ہیں۔۔۔

رنجشیں بھلاتیں ہیں۔۔۔۔

اک قدم میں بڑھاتا ہوں۔۔۔

اک قدم تم بڑھاؤ۔۔۔

کہ شاید اب بھی ہمارے رد میان۔۔۔

کچھ محبت کی ساعتیں ہیں۔۔۔۔

امید کی لہروں پر۔۔۔۔

پھر کشتی اتارتے ہیں۔۔۔۔۔

چلو اک بار پھر سے۔۔۔

محبت کرتے ہیں۔۔۔

راہی ساتھ چلتے ہیں۔۔۔

ختم شد

اسلام و علیکم۔امید ہے سب خیریت سے ہوں گے۔

اللہ کے فضل سے میرا پہلا ناول "راہی ساتھ چلتے ہیں" اپنے اختتام کو پہنچا۔

امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔اپنی ہر طرح کی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

اور یہ بھی کیا آپ اگلا ناول پڑھنا چاہیں گے۔؟؟

اور آپ کو اس ناول میں سب سے زیادہ کیا پسند آیا۔

آپ کے فیڈ کا اسی طرح انتظار رہے جیسے آپ کو ناول کی قسط کا تھا۔

آپ سب قارین کی محبت پر دل سے مشکور ہوں۔

دعاؤں میں یاد رکھیے۔خوش رہیے۔خوش رکھیے۔

اگلے ناول تک کے لیے اللہ حافظ۔

ارم راحیل احمد۔

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com